مؤلف:
عبداللہ بن احمد العلاف

مترجم:
خلیق الرحمن قدر

نظرِ ثانی:
عبد اللطیف اختر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الطریق الی الجنّة
(کا اردو ترجمہ)
جنّت کا راستہ
مؤلف:
عبداللہ بن احمد العلاف
مترجم:
خلیق الرحمن قادر
نظر ثانی:
عبداللطیف اختر
www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	:	جنت کا راستہ
تالیف	:	عبداللہ بن محمد العلاف رحمہ اللہ
ترجمہ	:	خلیق الرحمٰن قدر صاحب حفظہ اللہ
نظر ثانی	:	عبداللطیف اختر صاحب حفظہ اللہ
ناشر	:	دائرہ نور القرآن
پیشکش	:	عبدالحمید صغیر 03003943119
اشاعت سوئم	:	رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ بمطابق اگست 2012ء

ملنے کا پتہ

فضلی بک سپر مارکیٹ، اردو بازار کراچی

0213-2212991, 2629724

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمۃ

ان الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا، من یھدہ اللہ فلا مضل لہ، ومن یضلل فلا ھادی لہ
و اشھد ان لآ الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ
اما بعد! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَ مَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ ﴿٥٧﴾ (الذاریات)

(ترجمہ) "میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں، میں ان سے رزق کا طالب نہیں اور نہ ہی میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں۔"

یہ آیات اس بات کی صراحت کرتی ہیں کہ جن و انس کو صرف عبادت الٰہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لہٰذا انہیں چاہئے کہ وہ جس مقصد کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اس کی طرف توجہ دیں اور ایسی دنیا کے حصول میں اپنی زندگی نہ گزار دیں جو نہ تو مستقل، نہ ہی اس کی کوئی اہمیت بلکہ ایک مسافر خانہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ عقل مند انسان وہ ہے جو اپنے لئے آخرت کی تیاری کرتے ہوئے دنیا میں گناہوں سے اجتناب کرے اور عبادتِ الٰہی میں مگن ہو جائے۔

ہماری تخلیق کا جب مقصد ہی عبادتِ الٰہی ہے تو ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے نفسانی خواہشات کو قابو میں رکھیں اور اپنے عقل و شعور کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے آپ کو سلفِ صالحین کی راہ پر گامزن کریں اور عبادت کے لئے وہی طریقہ اختیار کریں جو رسول اکرم ﷺ سے صحیح احادیث کی روشنی میں ثابت ہے اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی دعوت دیں کہ وہ اپنی تخلیق کا اصل مقصد یاد رکھیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ترجمہ) "جو بھی شخص کسی بھلائی کی جانب اپنے بھائی کی رہنمائی کرتا ہے تو اس کے لئے اتنا اجر ہے جتنا اجر اس بھلائی کرنے والے کو ملتا ہے۔" (مسلم)
سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لئے آپ ﷺ نے فرمایا: (ترجمہ) "تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ اگر کسی کو ہدایت دے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔" (بخاری)
جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے جب احسان کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ (ترجمہ)

''تم اللہ تعالٰی کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو، اگر یہ کیفیت نہیں پیدا ہو سکتی تو کم از کم یہ کیفیت ضرور ہو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔'' (بخاری)

یاد رہے کہ عبادت بغیر احسان کے نامکمل ہے۔احسان سے تقویٰ اور خشوع وخضوع مراد ہے۔

عبادت بدنی ہو یا مالی، قولی ہو یا کوئی اور اس کی تکمیل کے لئے دو شرطیں انتہائی اہم ہیں۔

۱۔ کہ وہ عبادت خالص اللہ ہی کے لئے ہو۔

۲۔ اور وہ عبادت رسول اللہ ﷺ کی رہنمائی کے عین مطابق ہو۔

جس طرح کوئی پرندہ دو پروں کے بغیر پرواز نہیں کر سکتا اسی طرح ان دونوں شرطوں کے بغیر کوئی عبادت بھی قبول نہیں ہوتی۔

ان دونوں شرائط کو سمجھنے کے لئے ہمیں دین کو سمجھنا ہوگا اور اس راستے کو بھی سمجھنا ہوگا جو جنت کی طرف جاتا ہے جس کا وعدہ اللہ تعالٰی نے اپنے نیک بندوں سے کیا ہوا ہے۔اور جہنم سے بھی بچنے کی تدبیر کرنی ہوگی۔ نیک کام کرنا اور گناہوں سے بچنا ہی دراصل جنت کا راستہ ہے۔

''دین ہر ایک کے لئے نصیحت ہے'' اسی نظریے کے تحت یہ نصیحتوں کا ایک گلدستہ جسے **''جنت کا راستہ''** نام دیا گیا ہے آپ کی خدمت میں پیش ہے۔اس رسالے میں عقائد، ارکان اسلام، ایمان، فضائل اعمال، اوامر و نواہی پر مشتمل ہر خاص و عام کے لئے مفید مضامین جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر اس رسالے میں کوئی بات سمجھنے میں دشواری پیش آئے تو کسی مستند عالم سے رجوع فرمائیں تاکہ آپ کو مسئلہ مکمل وضاحت مل سکے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالٰی اس کے لکھنے، مرتب، طباعت، ترجمہ اور نشر و اشاعت میں حصہ لینے والوں اور دیگر متعلقین کے لئے یہ ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین ثم آمین۔

وصلی اللہ علی نبینا و سیدنا محمد وآلہ و صحبہ اجمعین

کتبۂ محبکم فی اللہ

عبداللہ بن احمد آل علاف الغامدی

ترجمہ خلیق الرحمن قمار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنت کا راستہ

عقیدۂ مسلم: اے میری بہنو اور بھائیو! ایک مسلمان کا عقیدہ کیا ہونا چاہیے؟ ہمیں اس عقیدے کا علم ہونا بہت ضروری ہے۔ علم و معرفت کے بعد عقیدۂ توحید کی دعوت دینا اور اس راہ میں آنے والی مشکلات پر صبر کرنا بھی فرض ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ وَالْعَصْرِ o اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ o اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴾ (العصر)

ترجمہ: ”قسم ہے زمانے کی۔ بیشک انسان خسارے میں ہے۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح اعمال کئے اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی تلقین کی۔“

توحید

اس بات کا اعتقاد رکھنا کہ صرف ایک ”اللہ تعالیٰ“ ہی اپنی بادشاہت، افعال، الوہیت اور معبودیت میں یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ توحید کی تین قسمیں ہیں:

1 توحید ربوبیت:

توحید کا معنی یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی خالق، رازق، مدبر اور پرورش کرنے کے اعتبار سے اکیلا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔“ (الفاتحۃ: 2)

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴾

ترجمہ: ”اللہ وہ ذات ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر تم کو رزق دیا، پھر تم کو موت

دے گا۔ پھر زندہ کرے گا۔ کیا تمہارے (مقرر کردہ) شریکوں میں کوئی ہے جو یہ کام کرے؟ اللہ پاک اور بلند ہے تمہارے شرک سے۔" (الروم: 40)

2 توحید اُلوہیت:

صرف اللہ تعالیٰ کو ہی معبود ماننا اور شرک سے اپنے آپ کو بچانا۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ وَ قَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ ﴾ (الاسراء: 23)

ترجمہ: "اور تیرے رب نے فیصلہ کیا کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو۔"

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْـًٔا﴾ (النساء: 36)

ترجمہ: "اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔"

4 توحید اسماء وصفات:

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے جو نام اور صفات خاص کی ہیں ان پر ایمان لانا، اسی طرح جو صفات رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے لئے خاص کی ہیں، ان پر اس طرح ایمان لانا کہ ان کی کیفیت تبدیل نہ ہو۔ ان صفات کی کوئی مثال نہیں ہے اور ان صفات کو معطل کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ...... ﴾ (الشوریٰ: 11)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کے مانند کوئی چیز نہیں ہے اور وہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔"

توحید کے مخالف اُمور (شرک)

شرک کی دو اقسام ہیں۔ ① شرکِ اکبر: جو دین سے خارج کر دیتا ہے۔

② شرکِ اصغر: جو توحید کی کاملیت میں نقص پیدا کرتا ہے۔

عبادات میں سے کسی بھی عبادت کو غیر اللہ کیلئے انجام دینا شرک اکبر ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ﴾

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرے گا، اور اس کے علاوہ ہر گناہ جسے وہ چاہے بخش دے گا۔" (النساء: 48)

شرکِ اکبر کی اقسام درج ذیل ہیں:

❶ دعاء میں شرک کرنا: فرمانِ الٰہی ہے:

﴿فَاِذَا رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ یُشْرِكُوْنَ﴾

ترجمہ: ''جب لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں (اور وہ بھنور میں پھنس جاتی ہے) تو خالص ہو کر صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں اور جب (اللہ) انہیں خشکی کی طرف نجات دے دیتا ہے تو پھر وہ شرک کرنے لگتے ہیں۔'' (العنکبوت: 65)

❷ نیت، ارادے اور مقصد میں شرک کرنا:

﴿مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَیْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِیْهَا وَهُمْ فِیْهَا لَا یُبْخَسُوْنَ﴾ (ھود: 15)

ترجمہ: ''جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت چاہتا ہے تو ہم اس کے اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی دیں گے اور کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔''

فرمانِ الٰہی ہے:

ترجمہ: ''یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں سوائے جہنم کے کچھ بھی نہیں ہے۔ ان کا ہر کام ضائع ہو گیا اور ہر عمل باطل ٹھہرا۔'' (ھود: 16)

❸ اطاعت میں شرک کرنا:

﴿اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾

ترجمہ: ''ان (یہود و نصاریٰ) نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے علما اور راہبوں کو رب بنایا ہوا تھا۔'' (التوبۃ: 31)

❹ محبت میں شرک کرنا: فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾

ترجمہ: ''کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ کے علاوہ لوگوں کو شریک بنایا ہے۔

یہ ان سے اللہ تعالیٰ کی محبت جیسی محبت کرتے ہیں، اور ایمان والے تو صرف اللہ تعالیٰ سے شدید محبت کرتے ہیں۔" (البقرۃ: 165)

شرکِ اصغر:

شرک کی یہ ایسی قسم ہے جو شرکِ اکبر کی طرف لے جانے کا ذریعہ ہے، جیسا کہ ریاکاری کرنا۔ مثال کے طور پر ایک شخص کسی کو یوں کہے: "جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں"۔ وغیرہ۔ یا نماز تو مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے لئے پڑھی لیکن جب کسی نے دیکھا تو نماز کے کسی ایک رُکن کو تھوڑا سا لمبا کیا اور خوب سنوار کر ادا کیا کیونکہ کوئی دیکھ رہا ہے۔ چنانچہ یہ بھی شرکِ اصغر ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا معنیٰ

کلمۂ توحید کا مطلب ہے کہ اکیلے اللہ کے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں ہے۔ اس کلمے پر کماحقہٗ عمل کرنے کی بہت سی شرطیں ہیں جو درج ذیل ہیں:

(1) علم:

یعنی اس کلمے کے مطلب کا علم ہونا ضروری ہے۔ اس کلمے میں پہلے انکار ہے پھر اثبات ہے۔ اس بات کا علم ہونا چاہیے۔ یہ بھی واضح رہے کہ علم جہالت کے منافی ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾ (محمد: 19)

ترجمہ: "(اے نبی ﷺ) جان لو! کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔"

(2) یقین کامل:

دوسری شرط ایسا یقین رکھنا ہے کہ جس میں شک کی کوئی گنجائش نہ ہو۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا ﴾

ترجمہ: "بے شک مومن وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں، پھر ان میں کسی قسم کا شک نہیں کرتے۔" (الحجرات: 15)

③ اخلاص:

تیسری شرط ایسا اخلاص ہے کہ جس میں شرک کی آمیزش نہ ہو۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ﴾

ترجمہ: ''خبردار! دین خالصتاً اللہ ہی کے لئے ہے۔'' (الزمر: 3)

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُو اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ﴾

ترجمہ: ''اور لوگوں کو صرف یک طرفہ ہوکر خالصتاً اللہ ہی کی عبادت کا حکم دیا گیا ہے۔'' (البینۃ: 5)

④ تصدیق کرنا، سچ بولنا:

چوتھی شرط ایسی صداقت ہے جس میں جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿الٓمّٓ ﴿١﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿٢﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ لَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ﴾

ترجمہ: ''الٓمّٓ۔ کیا لوگ سمجھتے ہیں کہ انہیں یونہی چھوڑ دیا جائے گا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور انہیں آزمایا نہیں جائے گا؟ اور البتہ تحقیق ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو بھی آزمایا ہے، تاکہ اللہ تعالیٰ سچ بولنے والوں اور جھوٹوں میں امتیاز کر دے۔'' (العنکبوت: 2-1)

⑤ محبت کرنا:

اس کلمے اور اس کے تقاضوں سے محبت کرنا بھی ایک اہم شرط ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾

ترجمہ: ''اور لوگوں میں سے بعض اللہ کے علاوہ شریکوں سے ایسی محبت کرتے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ سے محبت کی جاتی ہے۔ (لیکن) ایمان والے تو صرف اللہ

سے شدید محبت کرتے ہیں۔" (البقرۃ:165)

⑥ فرمانبرداری کرنا:

کلمۂ توحید جن اُمور پر دلالت کرتا ہے ان کاموں کو بجالانا بھی ضروری ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى﴾

ترجمہ: "جو شخص اپنے چہرے کو نیکی کرتے ہوئے اللہ کے لئے جھکا دے، تو تحقیق اس نے ایک مضبوط کڑے کو تھام لیا ہے۔" (لقمان:22)

⑦ قبول کرنا:

اس کلمے کے تقاضوں کو قولاً وعملاً قبول کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ وَ يَقُوْلُوْنَ اَىِٕنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ۝﴾

ترجمہ: "بے شک ان (مشرکین) کو جب کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو یہ تکبر کرنے لگتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک مجنوں، شاعر کے لئے چھوڑ دیں۔" (الصافات:35-36)

کفر کی اقسام

❶ بڑا کفر: (کفر اکبر)

یہ کفر ایمان کے مکمل منافی ہوتا ہے۔ مثلاً آسمانی کتابوں اور اللہ کے رسولوں کا انکار کرنا، یا ان میں سے کسی ایک رسول کا انکار کرنا۔ وغیرہ۔ کفر اکبر کی قسمیں درج ذیل ہیں:

❶ کفرِ جہالت اور کفرِ تکذیب: فرمانِ الٰہی ہے:

﴿بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ﴾

ترجمہ: "بلکہ یہ لوگ (دین کی) ایسی باتوں کو جھٹلاتے ہیں، جن کو یہ جانتے نہیں اور ان کا مطلب بھی ان کو معلوم نہیں ہے۔" (یونس:39)

مزید فرمایا:

﴿اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتَابِ وَبِمَآ أَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ﴾

ترجمہ: ''یہ لوگ کتاب کو اور رسولوں کے ساتھ بھیجی گئی شریعت کو جھٹلاتے ہیں۔ عنقریب یہ جان لیں گے۔'' (غافر: 70)

❷ کفر انکار: فرعون اور اس کی قوم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ﴾

ترجمہ: ''اور انہوں نے دین کا انکار کیا اور اپنے نفسوں کے لئے ظلم و زیادتی کو یقینی بنا لیا۔'' (النمل: 14)

اسی طرح فرمایا:

﴿فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظَّالِمِيْنَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ﴾

ترجمہ: ''بے شک (یہ کفار) آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم تو اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔'' (الانعام: 33)

❸ سرکشی اور تکبر کرنا: جس طرح کافر ابلیس نے کیا تھا۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿اِلَّا اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ﴾

ترجمہ: ''مگر ابلیس نے تکبر کیا اور انکار کیا۔ اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔'' (البقرۃ: 34)

❹ منافقت کرنا: ظاہراً اسلام لانا اور اندر سے کافر ہی رہنا۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾

ترجمہ: ''بے شک منافقین جہنم کے نچلے گڑھے میں ہوں گے۔'' (النساء: 145)

❺ اللہ کے دین سے منہ پھیرنا: فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ﴾

ترجمہ: ''اور کافر لوگ، جب ان کو ڈرایا جاتا ہے تو وہ منہ پھیر لیتے ہیں۔'' (الاحقاف: 3)

❻ شک کرنا: اللہ تعالیٰ نے باغ والوں کا قول بیان فرمایا ہے:

﴿وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّىْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ٥ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِىْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ٥ لٰكِنَّا۟ هُوَ اللّٰهُ رَبِّىْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّىْٓ اَحَدًا ٥﴾

ترجمہ: ''کہنے لگا کہ میں خیال نہیں کر سکتا کہ کسی وقت بھی یہ برباد ہو جائے۔ اور نہ میں قیامت کو قائم ہونے والی سمجھتا ہوں اور اگر (بالفرض) میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو یقیناً میں (قیامت کے دن) کو اس (دنیا) سے بھی بہتر پاؤں گا۔ اس کے ساتھی نے اس سے باتیں کرتے ہوئے کہا کیا تو اس (معبود) سے کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے تجھے پورا آدمی بنا دیا۔ لیکن میں تو عقیدہ رکھتا ہوں کہ وہی اللہ میرا ربّ ہے۔ میں اپنے ربّ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں گا۔'' (الکھف: 35-38)

2 کفر اصغر:

یعنی چھوٹا کفر، اس کفر سے دائرہ اسلام سے خارج تو نہیں ہوا جاتا لیکن یہ ایمان کی کاملیت کے منافی ہے۔ مثلاً فرمانِ رسول ہے:

﴿ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهٗ كُفْرٌ ﴾

ترجمہ: ''مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔'' (رواہ مسلم: 164)

اسلام

اسلام لانے کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو مکمل طور پر قبول کرنا، اطاعت و فرمانبرداری کرنا اور شرک اور مشرکوں سے مکمل دُوری اختیار کرنا۔

اسلام کے ارکان:

''توحید و رسالت کی گواہی دینا، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج ہیں۔'' (بخاری: 136)

ایمان قول و عمل کا نام ہے:

ایمان میں کمی بیشی آتی رہتی ہے۔ قول، دل اور زبان سے ہوتا ہے۔ دل کے قول کا

مطلب ہے: اقرار کرنا اور دلی تصدیق کرنا۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝﴾

ترجمہ: ''اور وہ صداقت کے ساتھ آیا اور (دین) کی تصدیق کی۔ یہی لوگ حقیقی متقی ہیں۔ (الزمر: 33)

اور دل کے عمل کا مطلب ہے: دل سے اطاعت وفرمانبرداری کرنا۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ﴾

ترجمہ: ''اور تم رجوع کرو اپنے رب کی طرف اور مطیع وفرمانبردار ہو جاؤ۔'' (الزمر: 54)

زبان کے قول کا مطلب تلاوتِ قرآن کرنا، تمام اذکارِ مسنونہ، نماز اور حج ادا کرنا ہے۔

ایمان میں اطاعت سے اضافہ اور نافرمانی سے کمی واقع ہوتی ہے:

ایمان میں زیادتی کی مثال یہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِیْمَانًا﴾

ترجمہ: ''اور اہل ایمان کا ایمان مزید بڑھ جاتا ہے۔'' (المدثر: 31)

اور اسی طرح یہ فرمان بھی ہے:

﴿وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا﴾

ترجمہ: ''اور جب قرآن کی آیات ان پر پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔'' (الأنفال: 2)

ایمان میں کمی کی مثال یہ ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''ایمان کپڑے کی طرح پرانا ہوتا رہتا ہے۔ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو تمہارے دلوں میں تازہ کرتا رہے۔'' (صحیح الجامع: 1590)

ارکانِ ایمان:

اللہ تعالیٰ، فرشتوں، کتابوں، رسولوں، قیامت، اچھی اور بری تقدیر کے برحق ہونے پر ایمان لانا۔ (مسلم: 8)

تقدیر پر ایمان لانے کے دو مراتب ہیں۔ پہلا مرتبہ علم ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا﴾

ترجمہ: ''تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو احاطہ کئے ہوئے ہے۔'' (الطلاق: 12)

دوسرا مرتبہ تقدیر کو لکھا ہوا ماننا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ﴾

ترجمہ: ''اور ہر چیز کو ہم نے لوحِ محفوظ میں شمار کیا ہوا ہے۔'' (یٰس: 12)

مزید فرمایا:

﴿قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسٰی﴾

ترجمہ: ''(تقدیر) کا علم میرے رب کے پاس کتاب میں ہے۔ میرا رب نہ تو بھولتا ہے اور نہ ہی غلطی کر سکتا ہے۔'' (طٰہٰ: 52)

تیسرا مرتبہ ہے اللہ تعالیٰ کی چاہت پر ایمان لانا۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا﴾

ترجمہ: ''اور تم نہیں چاہتے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہے۔'' (الانسان: 30)

چوتھا مرتبہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق پر ایمان لانا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ﴾

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے۔'' (الزمر: 62)

اسلام کی عمارت کو ڈھا دینے والے دس اُمور

① شرک کرنا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور غیر اللہ کے لئے ذبح کرنا، ایک مسلمان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ

﴿وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا﴾

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شرک کرنے والوں کو معاف نہیں کرے گا۔ اور اس کے علاوہ جس کو چاہے گا معاف کر دے گا۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے تو وہ بہت بڑا گناہ کماتا ہے۔“ (النساء: 116)

② اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان واسطوں اور وسیلوں کو مقرر کرنا اور ان سے دعائیں مانگنا بھی شرک ہے۔ (مشرکین اللہ کے علاوہ جن معبودوں کو پکارتے تھے انہیں وہ اللہ تعالیٰ کی قربت کے حصول کا وسیلہ اور ذریعہ سمجھتے تھے) مشرکین اپنے معبودوں کے متعلق کہتے تھے:

﴿هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾

ترجمہ: ”یہ لوگ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔“ (یونس: 18)

نیز یہ بھی گمان رکھتے تھے:

﴿مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾

ترجمہ: ”ہم تو ان معبودوں کی صرف اس لئے عبادت کرتے ہیں تاکہ ہمیں یہ اللہ کی قربت کا ذریعہ بنیں۔“ (الزمر: 3)

③ جو شخص مشرکوں کو کافر نہ کہے یا ان کے کفر میں شک کرے یا ان کے مذہب کو اچھا سمجھے تو ایسا شخص خود بھی کافر ہے۔ (البقرہ 120-121)

④ جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ رسول اللہ ﷺ کی ہدایت سے بڑھ کر کسی دوسرے کی ہدایت و رہنمائی ہے یا کسی انسان کا حکم، رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر ہے۔ جیسے کہ لوگ موجودہ طاغوتی حکمرانوں کے احکام کو رسول اللہ ﷺ کے احکامات سے (قولاً نہیں، عملاً) افضل مانتے ہیں تو ایسے لوگ کافر ہیں۔ (مفہوم آیت: النساء: 65)

⑤ رسول اللہ ﷺ کی شریعت کو ناپسند کرنا یا اس سے بغض و نفرت کرنا بھی کفریہ فعل ہے اگرچہ عمل بھی کرتے ہوں۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ﴾

ترجمہ: ”یہ (سزا) اس لئے ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دین کو ناپسند کرتے

ہیں۔ سو اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا۔'' (محمد: 9)

⑥ جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین کو یا ثواب و عتاب (جیسے حدود میں ہاتھ کاٹنے اور زنا ہونے پر سنگسار کرنے کی سزا وغیرہ) کے ہونے پر مذاق کرے، طنز کرے، تو وہ کافر ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ○ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾

ترجمہ: ''اور اگر ان سے پوچھا جاتا ہے کہ (یہ کام کیوں کرتے ہو) تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو کھیل رہے تھے اور مذاق کر رہے تھے۔ فرما دیجئے کہ کیا اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول ہی مذاق کے لئے ہیں؟ اب کوئی معذرت نہ کرو، تم نے اپنے ایمان کے بعد کفر کر لیا ہے۔'' (التوبۃ: 65-66)

⑦ جادو کرنا، جادوگری کے ذریعے انسان کو اپنی خواہشات کے مطابق معمول بنا لینا۔ جیسے کہ کسی شخص کی بیوی کو اس کے شوہر سے متنفر کرنا۔ یا اپنے معمول سے شیطانی کام کرنا۔ لہٰذا جو جادو کرے یا اس فعل سے راضی ہو جائے وہ کافر ہے۔ (مفہوم آیت: البقرہ 102)

⑧ مسلمانوں کے خلاف مشرکوں کی مدد کرنا،

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ○﴾

ترجمہ: ''اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ یہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ یہ جو تم میں سے ان (کافروں) کو دوست بنائے گا تو وہ انہی میں شامل ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔'' (المائدۃ: 51)

⑨ جو اعتقاد رکھے کہ بعض لوگ نبی کریم ﷺ کی شریعت سے خارج بھی ہو سکتے ہیں یعنی ان کے لئے یہ جائز ہے تو ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے۔

⑩ اللہ تعالیٰ کے دین سے اعراض کرنا، منہ پھیرنا، نہ سیکھنا، نہ عمل کرنا۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ﴾

ترجمہ: ''اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون شخص ہے جو رب کی آیات کو سن کر منہ پھیر لیتا ہے۔ بے شک ہم مجرموں سے انتقام لیں گے۔'' (السجدۃ: 22)

نفاق اور اس کی اقسام

منافقت کی دو اقسام ہیں۔ ایک اعتقادی منافقت اور دوسری عملی منافقت۔

(الف) اعتقادی منافقت کا مطلب ہے کہ ظاہراً مسلمان ہوا جائے اور باطنی طور پر کفر پر رہا جائے۔ اس منافقت کی چھ اقسام ہیں۔ ❶ رسول اللہ ﷺ کو جھٹلانا۔ ❷ یا شریعت محمدی ﷺ کی تکذیب کرنا۔ ❸ رسول اللہ ﷺ سے بغض رکھنا۔ ❹ یا شریعت میں سے کسی ایک حکم سے بغض رکھنا۔ ❺ دین اسلام کی کمزوری یا مسلمانوں کی شکست پر خوشی منانا۔ ❻ دین اسلام کی مدد کرتے وقت ناپسندیدگی کرنا۔

(ب) نفاق عملی کی پانچ انواع حدیث میں بیان کی گئی ہیں: منافق کی پانچ نشانیاں ہیں:

❶ بات کرے تو جھوٹ بولے۔ ❷ وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ ❸ امانت رکھے تو خیانت کرے۔ ❹ جھگڑا کرے تو گالی دے۔ ❺ معاہدہ کرے تو غداری کرے۔ (بخاری: 34، مسلم: 58)

شرک کے خطرات

اے اللہ کے بندو! اللہ تمہیں راہِ حق پر چلائے۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ جس چیز سے منع کیا ہے وہ شرک ہے۔ یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔ اس گناہ پر دنیا و آخرت کی تمام تر سزاؤں کو مقرر کیا گیا ہے۔ شرک کی بنیاد پر ہی تو مشرکوں کا خون کرنا جائز، ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنانا درست قرار پاتا ہے۔ توبہ کے بغیر یہ گناہ کبھی معاف نہیں ہوتا۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرے گا۔ اس کے علاوہ جس کو چاہے بخش دے گا۔“ (النساء: 116)

شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔ یہ اللہ رب العالمین کی توہین ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حق کو غیروں کے لئے ادا کرنا ہے۔ یہ بڑی ناانصافی ہے۔ بے شک مشرک تو اللہ تعالیٰ کے خالق و مالک ہونے کی نفی کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے تکبرانہ روگردانی کرتا ہے۔ خالق کی صفات کو مخلوق کے مشابہ کرنا انتہائی کبیرہ گناہ ہے۔ بلکہ انسان کی عزت و کرامت کے منافی حرکت ہے۔ دیکھئے! انسان کی حیثیت تو ایک حقیر قطرے سے بڑھ کر نہیں۔ یہ انسان تو اپنی ایک ایک ضرورت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتا ہے۔ عاجزی و انکساری کرتا ہے۔ چہ جائے کہ شرک کرتا پھرے۔ اور شرک تو ہوتا ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور صفات میں مخلوقات میں سے کسی کو شریک ٹھہرانا ہے۔ موجودہ دور میں بہت سے ایسے جاہل مسلمان، جو دین کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ طرح طرح کے خطرناک شرک میں مبتلا ہیں۔ ساتھ ساتھ ان کا یہ گمان بھی ہوتا ہے کہ وہ بڑے توحید پرست ہیں۔ وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ شرک تو صرف پتھر اور درختوں کی عبادت کا نام ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ایسے شرک کرتے ہیں کہ ان کو خود بھی خبر نہیں ہوتی کہ وہ کوئی اسلامی کام کر رہے ہیں یا شرک کر رہے ہیں۔ مثلاً غیر اللہ کو پکارنا۔ رسول، ولی یا جنوں کو مدد کے لئے پکارنا، غیر اللہ پر توکل کرنا، ان سے ڈرنا اور اُمیدیں رکھنا۔ غیر اللہ کے لئے جانوروں کو قربان کرنا اور ذبح کرنا۔ قبروں، ولیوں کے لئے ذبیحہ کرنا، غیر اللہ کے لئے نذر و نیاز کرنا، مدد طلب کرنا یا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات (نعوذ باللہ) ہمارے کسی بزرگ میں حلول کر گئی ہے۔ شرک تصرف و اختیار بھی بڑا شرک ہے۔ یعنی کہ ہمارے قطب صاحب یا ولی کو بھی اللہ تعالیٰ کے اُمور میں اختیار حاصل ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کوئی بھی عبادت مثلاً نماز، زکوٰۃ، حج، نذر و نیاز، توکل، ذبح، سجود، رکوع طواف وغیرہ صرف اللہ ہی کے لئے ہونی چاہیئے۔ اس کے علاوہ کچھ ایسے اُمور بھی جو چھوٹے شرک کی طرف راغب کرنے والا ہیں مثلاً ریاکاری، تصنع کرنا، نماز اور نیک اعمال کرتے تو اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں لیکن لوگوں کو دیکھ کر ان میں بہتری پیدا کرنے کی کوشش

کرنا، وغیرہ ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''میں تم سے سب سے بڑھ کر شرک اصغر سے ڈرتا ہوں اور وہ ریا کاری ہے۔'' (السلسلة الصحيحة: 951)

غیراللہ کے لئے قسم کھانا بھی شرک اصغر میں شامل ہے۔

﴿مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ أَشْرَكَ﴾

ترجمہ: ''جو غیراللہ کی قسم کھاتا ہے تو تحقیق اس نے شرک کیا۔'' (الترمذی: 1535)

غیراللہ کی قسم اس وقت شرک اکبر بن جاتی ہے جب قسم کھانے والا، یہ کام بطورِ تعظیم کرتا ہے اور یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اگر کسی ولی کی جھوٹی قسم کھائی گئی تو وہ نقصان پہنچانے پر قادر ہے۔ اسی طرح یہ کہنا کہ جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ چاہیں، یہ بھی شرک اصغر ہے۔

اے بندگانِ الٰہی! جب آپ نے شرک کی قباحت اور خطرات کا علم حاصل کر لیا ہے تو آپ پر لازم ہے کہ آپ اس شرک سے اجتناب کریں۔ شرک ہمیشہ جہنم میں رہنے کا بڑا سبب ہے اور اوہام پرستی، باطل نظریات، بے عملی اور فسادِ اُمت و انسانیت کا سرچشمہ ہے۔

صحیح مسلم میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص تشریف لایا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! واجب کرنے والی دو چیزوں کی خبر دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''① جو اس حال میں مرے کہ کبھی شرک نہ کیا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔
② اور جو مرے اور وہ مشرک ہو تو وہ جہنم میں جائے گا۔ (مسلم: 93)

وضو اور غسل کی صفات

☆ دل سے وضو کرنے کا عزم و ارادہ یعنی نیت کرنا۔ ☆ ابتداء میں ''بسم اللہ'' پڑھنا۔
☆ دائیں طرف سے شروع کرنا۔ ☆ ابتدائے وضو میں ہاتھوں کو تین بار دھونا۔ ☆ ہاتھوں کی انگلیوں کا اچھی طرح خلال کرنا۔ ☆ کلی کرنا ☆ ناک میں پانی چڑھا کر جھاڑنا

☆ چہرے کو دھونا۔ ☆ داڑھی کا خلال کرنا۔ ☆ ہاتھوں کو کہنیوں تک دھونا۔ ☆ سر کا مسح کرنا۔ ☆ پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا۔ ☆ پاؤں کی انگلیوں کا اچھی طرح خلال کرنا۔

☆ ترتیب کے مطابق دھونا۔ ☆ ایک ہی وقت میں مسلسل اعضاء وضو کو دھونا۔

☆ اعضاء کو تین تین بار دھونا۔ ☆ وضو کے بعد یہ دعا پڑھنا:

﴿ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴾

ترجمہ: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں اے اللہ! توبہ کرنے اور پاک صاف رہنے والوں میں میرا شمار فرما۔'' (ترمذی:55)

وضو کی مکمل کیفیت:

پہلے نیت کریں۔ بسم اللہ پڑھ کر تین بار ہاتھوں کو دھوئیں۔ پھر تین بار کلی کریں اور تین بار ناک میں پانی چڑھائیں۔اور ناک کو جھاڑیں۔ پھر چہرے کو دھوئیں۔ (مکمل چہرہ داڑھی سمیت)۔ پھر سیدھے ہاتھ کو کہنی تک اور بائیں ہاتھ کو کہنی تک دھوئیں۔ سر کا مسح کریں۔ پھر کانوں کا مسح کریں۔ پہلے دائیں پاؤں اور پھر بائیں پاؤں کو دھوئیں۔ پھر مذکورہ بالا دعائیں پڑھیں۔

وضو کو توڑنے والے اُمور:

① پیشاب یا پاخانے کے راستے سے کوئی بھی چیز خارج ہو جائے۔ ② گہری نیند میں ڈوب جانا کہ مکمل بے خبری طاری ہو جائے (یعنی ٹیک لگا کر سونا)۔ ③ ہاتھوں سے (بغیر لباس کے) شرمگاہ کو چھونا۔ ④ بے ہوشی طاری ہونا۔ یا کسی دواء یا نشے سے مدہوش ہو جانا۔

⑤ شہوت کی حالت میں بیوی کو چھونا۔ ⑥ اسلام سے مرتد ہو جانا۔

⑦ اونٹ کا گوشت کھانا۔ (ابن ماجہ: 494، مسلم: کتاب الحیض، باب الوضوء من لحوم الابل)

غسل کو واجب کرنے والے اُمور:

① جنابت اور نیند کی حالت میں یا جاگتے ہوئے منی کا شہوت کے ساتھ خارج ہونا،

جماع کرنا یا مرد و زن کی شرمگاہوں کا بغیر انزال سے بھی ملنا، غسل واجب کر دیتا ہے۔

① حیض و نفاس کے خون کا بند ہونا۔ ③ موت طاری ہونا۔ ④ کافر کا مسلمان ہونا۔

کیفیت غسل:

غسل کی نیت کرنے کے بعد (کپڑے اتارنے سے پہلے) ''بسم اللہ'' پڑھنا۔ نجاست کو صاف کرنے کے بعد ہاتھوں کو تین بار دھونا۔ پھر وضو کرنا۔ پھر سر کو کانوں سمیت غسل دینا۔ پھر دائیں طرف سے تمام جسم پر پانی بہانا۔ پھر بائیں طرف تمام جسم پر پانی بہانا۔ آخر میں پاؤں دھونا۔

جنبی پر کیا اُمور حرام ہیں؟

① نفلی یا فرضی نماز پڑھنا۔ ② قرآن مجید کو ہاتھ لگانا۔ ③ طوافِ کعبہ کرنا۔

④ قرآن مجید کی قرأت کرنا۔

نماز نبوی ﷺ

زیر نظر سطور میں مختصراً میں نے نبی کریم ﷺ کی نماز کا ذکر کیا ہے۔ اور نماز کو ابتداء میں اس لئے لایا گیا ہے تاکہ ہر مسلمان مرد و عورت اس معاملے میں پیارے نبی ﷺ کی پیروی کرے اور آپ ﷺ کے اس قول کی عملی تفسیر بن جائے۔ فرمان ہے:

﴿صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ﴾ (رواہ البخاري: 631)

ترجمۃ: ''تم نماز اس طرح پڑھو جیسے نماز پڑھتے ہوئے تم نے مجھے دیکھا ہے۔''

مکمل نماز درج ذیل ہیں:

① مکمل وضو کرنا۔ جس طرح وضو کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ (المائدۃ: 6)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک ہاتھوں کو اور ٹخنوں تک پاؤں کو دھولو۔ اور سر کا مسح کرو۔''

اور پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''نماز بغیر پاکیزگی کے قبول نہیں ہوتی اور خیانت والا صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔'' (رَوَاہُ مُسْلِم)

اور آپ ﷺ نے نماز سکھاتے ہوئے فرمایا:

ترجمہ: ''جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ تو اچھی طرح مکمل وضو کرو۔'' (بخاری:6251)

② نمازی، قبلے کی طرف متوجہ ہو جائے۔ قبلہ کعبہ کو کہتے ہیں۔ نمازی دنیا کے کسی بھی کونے میں ہو اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے بدن اور تمام تر دِلی ارادوں کیساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے۔ نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ زبان سے نیت ادا نہیں ہوتی، زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا درست نہیں ہیں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کبھی زبانی نیت نہیں کی۔ اور اپنے سامنے کسی چیز کو بطورِ آڑ (سترہ) رکھ لے۔ قبلے کی طرف منہ کرنا، نماز میں شرط ہے۔

③ تکبیر تحریمہ ''اللہ اکبر'' کہے: اس وقت نگاہوں کو سجدہ کی جگہ پر رکھے۔ (بخاری:737)

④ تکبیر کے وقت دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک یا کانوں کی لو تک اُٹھائے۔ (بخاری:738)

⑤ حالت قیام میں دونوں ہاتھوں کو سینے پر رکھیں۔ دائیں ہاتھ، جوڑا اور کلائی کو بائیں ہاتھ، جوڑ اور کلائی پر رکھیں۔ (اس کا ثبوت سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور قبیصہ بن ھلب الطائی رحمہ اللہ کی احادیث میں ہے۔ (مسند احمد، ابن خزیمہ)

⑥ دعائے استفتاح پڑھیں:

﴿ اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ﴾

ترجمہ: ''اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال دے۔ جس

طرح مشرق و مغرب میں دوری ہے۔ اے اللہ مجھے گناہوں سے اس طرح پاک صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے پاک ہوتا ہے۔ اے اللہ میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولے سے دھو دے۔'' (رَوَاهُ الْبُخَارِي :744)

اس دعا کے بجائے یہ دعا بھی پڑھی جا سکتی ہے:

﴿سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ﴾

اے ہمارے رب! آپ اپنی حمد کے ساتھ پاک ہیں، آپ کا نام بابرکت اور بہت بلند ہے۔

افضل بات یہ ہے کہ کبھی یہ دُعا پڑھی جائے اور کبھی پہلے والی۔ ان دعاؤں کے بعد ﴿اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ اور ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھے۔(ابوداؤد:755) اس کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھیں چاہے امام ہوں یا مقتدی یا اکیلے نماز پڑھیں۔ کیونکہ آپ ﷺ کا اِرشاد ہے سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی:

﴿لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ﴾ (بخاری:756، مسلم:394)

سورۂ فاتحہ کے بعد ''آمین'' کہے۔ جہری قرأت والی نمازوں میں اونچی آواز سے اور سری نمازوں میں آہستہ آمین کہے۔ پھر اس کے بعد قرآنِ مجید میں سے کچھ نہ کچھ تلاوت کرے۔ بہتر ہے کہ ظہر، عصر اور عشاء میں درمیانی سورتیں اور فجر میں طویل سورتیں اور مغرب میں چھوٹی سورتیں تلاوت کر لے۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ عصر کو ظہر سے ہلکا کر کے پڑھا کرتے تھے۔

⑦ رفع الیدین کرتے (ہاتھوں کو پہلی تکبیر کی طرح اٹھاتے ہوئے) ہوئے رکوع میں جائے۔ رکوع میں سر، کمر کے برابر سطح پر ہونا چاہیئے۔ ہاتھوں کو گھٹنوں پر جما کر رکھیں اور انگلیاں کھلی ہوئی ہوں۔ رکوع اطمینان سے ہو اور رکوع میں یہ دعائیں پڑھیں: ﴿سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ﴾ اور ﴿سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ﴾ دعا کو تین یا زائد بار پڑھنا افضل ہے۔(بخاری:794، ترمذی:262)۔ رفع الیدین کرتے ہوئے سر کو رکوع سے اٹھائیں اور ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ﴾ کہیں (بخاری:795،109) امام ہو یا اکیلا نمازی، یہ دعا ضرور پڑھیں۔ رکوع سے دوبارہ کھڑے ہو کر یہ پڑھیں:

﴿رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ﴾ (مسلم 476،190)

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت مقتدی کیلئے لازمی ہے کہ وہ ﴿رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ﴾ سے آخر تک پڑھے

8 تکبیر کہہ کر سجدہ کرے۔ پہلے ہاتھوں کو اور بعد میں گھٹنوں کو زمین پر رکھے۔(ترمذی) ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ رکھے اور سجدہ کرتے وقت جسم کی تمام سات ہڈیوں (والے اعضاء) کو زمین پر رکھے۔ سات اعضاء سے مراد: پیشانی/ناک، دو ہاتھ، دو گھٹنے اور دو پاؤں ہیں۔ (بخاری:770)

سجدے میں یہ دعا ﴿سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى﴾ تین بار پڑھے۔ (مسلم:264) اور حالت سجدہ میں (بندہ اللہ سے قریب تر ہوتا ہے اس لئے) زیادہ سے زیادہ دعائیں مانگیں۔

کیونکہ فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

ترجمہ: ''رکوع میں تم اپنے رب کی تعظیم بیان کرو، اور سجدہ میں زیادہ دعائیں مانگو۔ کیونکہ سجدے میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔'' (رَوَاهُ مُسْلِم :482)

اور فرمان ہے:

ترجمہ: ''جب بندہ سجدہ میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب کے بہت نزدیک ہوتا ہے۔ لہٰذا تم سجدوں میں بکثرت دعائیں مانگو۔'' (رَوَاهُ مُسْلِم :482)

(نوٹ: نماز میں عربی زبان کے علاوہ کسی دوسری زبان میں کوئی بھی کلمہ ادا کرنا درست نہیں)

اپنے رب سے، اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کی بھلائی کے لئے دعائیں مانگو۔ نماز فرض ہو یا نفلی دعاؤں کو بکثرت جاری رکھو۔

سجدے میں اپنے بازوؤں کو پہلو سے دُور رکھے اور پیٹ کو ران، ران کو پنڈلی سے دور رکھے اور کہنیوں کو زمین سے اٹھائے رکھے۔ کیونکہ آپ ﷺ کا اِرشاد ہے:

ترجمہ: '' سجدوں میں اعتدال کرو، اور اپنی کہنیوں کو زمین پر نہ بچھاؤ، جس طرح کتا بچھاتا ہے۔'' (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ :822)

⑨ ﴿اَللّٰہُ اَکْبَرُ﴾ کہتے ہوئے سجدے سے سر اٹھائے۔ بائیں پاؤں کو زمین پر بچھا کر اس پر بیٹھ جائے۔ دائیں پاؤں کو کھڑا رکھے اور اپنے ہاتھوں کو رانوں اور گھٹنوں پر رکھے۔

اور یہ دعا پڑھے:

﴿رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ﴾

ترجمہ: ''اے اللہ مجھے بخش دے۔ مجھ پر رحم فرما، سیدھا راستہ دکھا، رزق، عافیت عطا فرما اور مجھے ہمت عطا فرما۔'' (ابوداؤد:820)

جسم کی ہر ہڈی اپنے اپنے مقام پر آجانے تک مطمئن ہوکر بیٹھے۔

⑩ تکبیر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ بھی پہلے سجدے کی طرح ادا کرے۔

⑪ دوسری رکعت کیلئے کھڑا ہونے سے قبل چند لمحوں کے لئے بیٹھے۔ اس کو ''جلسہ استراحت'' کہتے ہیں۔ یہ بیٹھنا مستحب ہے۔ پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔ زمین پر ہاتھوں کو ٹیکا کر کھڑا ہونا مسنون ہے۔ پھر اسی طرح دوسری رکعت ادا کرے۔ مقتدی، امام سے سبقت نہ لے جائے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اپنی اُمت کو اس فعل سے ڈرایا ہے۔ سنت یہ ہے کہ مقتدی امام کے نقش قدم پر پیچھے پیچھے چلے۔

کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

ترجمہ: ''امام کو بنایا ہی اسی لئے گیا ہے تاکہ تم اس کی اقتداء کرو۔ امام سے اختلاف نہ کرو۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب وہ رکوع کرے پھر تم رکوع کرو۔ جب امام ﴿سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ﴾ کہے، تو ﴿رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ﴾ کہو۔ جب امام سجدہ کرے تو پھر سجدہ کرو۔'' (رَوَاہُ الْبُخَارِيّ :733)

⑫ تشہد کا طریقہ یہ ہے کہ دوسرے سجدے کے بعد اس طرح بیٹھا جائے کہ دائیں پاؤں کو زمین پر نصب کریں۔ بائیں پاؤں کو بچھائیں۔ دائیں ہاتھ کو سیدھی ران پر رکھیں اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھیں۔ شہادت کی انگلی کو کھول کر باقی تمام انگلیوں کو بند

کریں۔ اور اس شہادت کی انگلی کو دعا مانگتے وقت ہلکا سا اشارہ دیں۔ اسی طرح انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنا کر، شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا بھی درست ہے۔ بلکہ بہتر ہے۔
پھر تشہد میں یہ دعا پڑھیں:

﴿ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ﴾

ترجمہ: ''تمام قولی، بدنی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اے نبی آپ پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی، رحمت اور برکت ہو۔ سلامتی ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔'' (بخاری:831)

﴿ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴾

ترجمہ: ''اے اللہ! رحمتیں نازل فرما محمد ﷺ پر اور آلِ محمد ﷺ پر۔ جس طرح آپ نے ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر رحمتیں نازل فرمائیں۔ بیشک آپ تعریف کئے ہوئے بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ برکتیں نازل فرما محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر جس طرح تو نے برکتیں نازل کیں ابراہیم علیہ السلام پر اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر۔ بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔'' (بخاری:6357)

پھر یہ دعائیں پڑھیں:

﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ﴾ (بخاری:832)

ترجمہ: ''اے اللہ! میں عذابِ قبر، جہنم کے عذاب، زندگی و موت کے فتنے اور مسیح دجال کے فتنے سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔''

پھر دنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے جو چاہے مانگے۔ بلکہ والدین اور تمام مسلمانوں کے لئے بھی دعائیں مانگے۔ نماز فرض ہو یا نفلی، کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا یہ حکم عام ہے کہ

ترجمہ: ''پھر تم کو اپنے پسند کی دعا مانگنے کا اختیار ہے۔'' (بخاری:835)

یہ حکم عام ہے اور دنیا و آخرت دونوں کے لئے ہے۔ پھر آخر میں دائیں بائیں سلام پھیر لے۔ اور سلام پھیرتے وقت یہ کہیے: ﴿اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ﴾ (ابوداؤد:996)

⑬ اگر نماز میں دو تشہد ہوں جیسے کہ مغرب، عشاء اور ظہر و عصر میں ہوتے ہیں تو پہلے تشہد میں التحیات اور درود شریف کے بعد تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو کر رفع الیدین کرے۔ اور آخری تشہد میں مکمل دعائیں شامل کی جائیں۔ ظہر و عصر کی تیسری، چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد مزید کوئی سورت تلاوت کی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اور پہلے تشہد میں درود شریف نہ پڑھیں تو کوئی حرج کی بات نہیں۔ کیونکہ یہ امور مستحب ہیں۔ واجب نہیں ہیں۔

سلام کے بعد ایک مرتبہ بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ پڑھیں۔ اور یہ دعائیں پڑھیں:

﴿اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ﴾

ترجمہ: ''اے اللہ تو سلام ہے، سلامتی تجھ سے ہے۔ اے جلال و اکرام والے تو بڑا بابرکت ہے۔'' (مسلم:591،583)

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ﴾ (بخاری:844)

ترجمہ: ''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کے لئے بادشاہی ہے اور تعریف بھی۔ اور وہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نیکی کی طاقت اور گناہوں سے بچنے کی ہمت صرف اللہ ہی دیتا ہے۔ اے اللہ! جس کو تو عطا کرے،

اس کو منع کرنے والا کوئی نہیں اور جس کو منع کر دے اس کو دینے والا کوئی نہیں۔ اور تجھ سے بڑھ کر کوئی بزرگی والا اور نفع بخش بھی کوئی نہیں۔"

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ﴾

ترجمہ: "اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کے لئے نعمت، فضل اور اچھی تعریف ہے۔ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ ہم خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں اگرچہ کافروں کو پسند نہ آئے۔" (مسلم:594)

نماز کے بعد کے اذکار میں 33 بار ﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ﴾ 33 بار ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ 33 بار ﴿اَللّٰهُ اَكْبَرُ﴾ آخر میں یہ پڑھے:

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

ترجمہ: "اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لئے بادشاہی ہے اور تعریف بھی۔ اور وہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔" (مسلم:597)

آیت الکرسی

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـــوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ﴾

(ترجمہ) "اللہ (ایسا ہے) کہ اسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ زندہ ہے۔ (تمام عالم کا) سنبھالنے والا ہے نہ اس کو اونگھ دبا سکتی ہے اور نہ ہی نیند۔ اسی کی ملکیت میں ہے سب کچھ جو آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں۔ ایسا کون ہے؟ جو اس کے پاس (کسی کی) سفارش کر سکے بغیر اس کی اجازت کے۔ وہ جانتا ہے ان کے تمام حاضر و غائب حالات کو اور وہ (لوگ)

اس کے علم میں سے کسی چیز کو اپنے احاطہ علمی میں نہیں لا سکتے مگر جس قدر (علم دینا) وہ چاہے۔ اس کی کرسی کی وسعت نے تمام آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور اللہ کو ان کی حفاظت کچھ گراں نہیں گزرتی۔ اور وہ عالی شان اور عظیم الشان ہے۔" (البقرہ:255)

اور "قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" بھی پڑھنا مسنون عمل ہے۔ (عمل الیوم واللیلۃ للنسائی:100، ابوداؤد:5082) مغرب اور فجر کی نمازوں کے بعد تین تین بار یہ تینوں سورتیں پڑھیں اور ﴿ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَـهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾ دس دس مرتبہ پڑھنا بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ (ابوداؤد:5077) یہ اذکار امام اور مقتدی دونوں کیلئے ہیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ یہ اذکار پڑھنا سنت ہے فرض نہیں ہیں۔

ہر مسلمان مرد عورت کے لئے بہتر ہے کہ وہ ظہر سے پہلے چار رکعات سنتیں پڑھے۔ بعد از ظہر دو رکعتیں۔ مغرب کے بعد دو رکعتیں۔ عشاء کے بعد دو رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں سنتیں ادا کرے۔ یہ کل بارہ رکعات ہو جائیں گے۔ ان کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ یہ سنت مؤکدہ بھی کہلاتی ہیں۔ (مسلم:728)

سفر میں آپ ﷺ فجر کی دو رکعات (سنت) کے علاوہ باقی تمام سنتیں چھوڑ دیتے تھے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ حضر و سفر میں ان کی محافظت فرماتے تھے۔ اور آپ ﷺ ہمارے لئے اُسوۂ حسنہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ (الاحزاب:21)

ترجمہ: "بے شک رسول اللہ (ﷺ) تمہارے لئے بہترین نمونہ عمل ہیں۔"

اسی طرح فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

ترجمہ: "تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم مجھے پڑھتے دیکھتے ہو۔" (بخاری:631)

افضل عمل یہ ہے کہ تم ان مؤکدہ سنتوں اور وتر کو گھر میں ادا کرو لیکن اگر مسجد میں پڑھی جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ فرمانِ رسول ﷺ ہے:

ترجمہ: "آدمی کی گھر میں پڑھی جانے والی نماز سب سے افضل ہے سوائے فرض نماز کے (اس کے لئے مسجد ضروری ہے)۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ:731)

صحیح مسلم میں سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''ہر وہ مسلمان جو اللہ کے لئے دن میں بارہ رکعات نفل (سنت مؤکدہ) ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا'' (ترمذی: 414)

عصر سے پہلے چار رکعات پڑھنے والے کی فضیلت میں فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعات نفل نماز پڑھتا ہے۔'' (ابوداؤد: 1271)

اسی طرح فرمایا:

ترجمہ: ''اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے۔ اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے۔ تیسری بار فرمایا: ''جو چاہے''۔ یعنی یہ فرض نہیں ہے۔ (بخاری: 627)

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

ترجمہ: ''جو شخص ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعات پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دے گا۔'' (سنن ترمذی: 428، مسند احمد: 426/6)

نماز نہ پڑھنے والوں کے متعلق حکم

زیرِ نظر سطور میں ہم آپ کے لئے فضیلۃ الشیخ محمد بن العثیمین سے کئے گئے چند سوال و جواب تحریر کر رہے ہیں۔

سوال: ایک شخص جب اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے کا حکم دے اور وہ اس حکم پر کان نہ دھریں تو وہ شخص کیا کرے؟ کیا اپنے گھر والوں سے میل جول رکھے یا گھر چھوڑ کر خود نکل جائے؟

جواب: اگر کسی شخص کے گھر والے ہمیشہ کے لئے تارکِ صلوٰۃ ہیں اور انہوں نے کبھی بھی نماز نہیں پڑھی تو ایسے لوگ بالکل کافر اور مرتد ہیں۔ ان کے ساتھ رہنا جائز نہیں ہے۔ لیکن وہ شخص اپنے گھر والوں کو بار بار نماز کی دعوت دیتا رہے۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے دے۔ کیونکہ کتاب و سنت اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم کے مطابق نماز کو چھوڑنے والا کافر ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾

ترجمہ: ''اگر یہ لوگ توبہ کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ ہم علم رکھنے والی قوم کے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔'' (التوبۃ:11)

اس آیت کا مفہومِ مخالف یہ نکلتا ہے کہ اگر وہ نماز قائم نہیں کرتے تو پھر ہمارے بھائی نہیں ہیں۔ واضح رہے کہ گناہوں کی وجہ سے دینی اخوت ختم نہیں ہوتی۔ ظاہر ہے، اسلام سے خروج ہی دینی اخوت کو ختم کرتا ہے۔

فرمانِ رسول ﷺ ہے:

ترجمہ: ''آدمی اور کفر و شرک کے درمیان فرق نماز کا ترک کرنا ہے۔'' (مسلم:82)

دوسری حدیث ہے:

ترجمہ: ''ہمارے اور کافروں کے درمیان حدِ فاصل نماز ہے جو نماز کو چھوڑتا ہے وہ کافر ہے۔'' (ترمذی:2621)

امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جو شخص نماز کو چھوڑتا ہے، اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے'' (مؤطا:79) یہاں پر قلیل و کثیر تمام حصوں کی نفی کی گئی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کسی بھی چیز کے ترک کرنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے، علاوہ نماز کے۔'' (ترمذی:2622)

اگر ہم عقل سلیم کے اعتبار سے دیکھیں تو ذرا سوچیے۔ میں نے ایسی دلیلوں پر بہت غور وفکر کیا ہے جو نماز نہ پڑھنے والوں کو کافر قرار نہیں دیتے وہ چار حالتوں سے خالی نہیں: ① یا تو یہ دلیل حقیقتاً دلیل بننے کے لائق نہیں ہے۔ ② یا اس دلیل میں کسی ایسی صفت کی قید لگائی گئی ہے جو نماز پڑھنے میں رکاوٹ ہو۔ ③ یا پھر اس دلیل میں کسی عذر کا تذکرہ ہے جو ترکِ صلوٰۃ کا سبب بنا۔ ④ یا پھر یہ دلائل عام ہیں۔ لہٰذا یہ کفر والی احادیث نے اس عام حکم کو خاص کر دیا ہے۔

مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ ترکِ نماز کفر ہے۔ لہٰذا نماز چھوڑنے والوں پہ مرتدوں کے احکام نافذ کرنے چاہئیں۔ کسی بھی حدیث میں یہ ذکر نہیں ہے کہ تارکِ صلوٰۃ مومن ہے۔ یا وہ جنت میں جائے گا۔ کچھ لوگ ان احادیث کی تاویل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کفر سے مراد کفرِ نعمت ہے۔ یا یہ چھوٹا کفر ہے۔ لیکن جواباً عرض ہے:

❶ نماز چھوڑنے والے سے شادی بیاہ نہیں کرنی چاہئے۔ اگر نکاح ہو جائے اور وہ نماز نہ پڑھتا ہو تو اس کا نکاح باطل ہوگا۔ اس کی بیوی اس کے لئے جائز نہیں ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۭ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۭ ﴾

ترجمہ: ''اگر تمہیں علم ہے کہ یہ عورتیں مومن ہیں تو پھر انہیں کافروں کی طرف مت لوٹاؤ۔ یہ کافر ان عورتوں کے لئے اور یہ عورتیں ان کافروں کے لئے حلال نہیں ہیں۔'' (الممتحنۃ:10)

اگر کوئی شخص پہلے نماز پڑھتا ہو پھر وہ چھوڑ دے تو بھی اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا۔ اس کی بیوی اس کے لئے جائز نہیں ہے۔

❷ بے نمازی کو مکہ میں داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ﴾

ترجمہ: ''اے ایمان والو! بے شک مشرک لوگ ناپاک ہیں۔ یہ لوگ اس سال کے بعد مسجد حرام میں داخل نہ ہوں۔'' (التوبۃ:28)

❸ بے نمازی کو میراث میں حق بھی نہیں ملنا چاہیے۔

کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكُفَّارَ وَلَا الْكُفَّارُ الْمُسْلِمَ ﴾

ترجمہ: ''کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا۔''

اسی طرح بیٹا بے نمازی ہے تو اس کو وارث نہ بنایا جائے بلکہ کسی دوسرے قریبی کو وارث بنایا جائے۔ (بخاری:6764، مسلم:4140)

④ اگر بے نمازی مر جائے تو اس کو نہ غسل دیا جائے، نہ کفن اور نہ نمازِ جنازہ ہو۔ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی نہیں چاہیے۔ بلکہ کسی بھی میدان، صحراء میں گڑھا کھود کر دفن کر دیا جائے۔

⑤ قیامت کے دن ایسے شخص کا حشر فرعون، قارون اور ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔ کسی بھی شخص کے لئے جائز نہیں ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت و رحمت کرے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِينَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ﴾

ترجمہ: "نبی اور ایمان والوں کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ مشرکوں کیلئے دعائے مغفرت کریں اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ یہ واضح ہو چکا ہے کہ وہ جہنمی ہیں۔" (التوبۃ:113)

اے میرے بھائیو! یہ مسئلہ بڑا خطرناک ہے۔ ہم سب کو اس پر غور کرنا چاہیے۔

نمازِ جنازہ

امام کو چاہیے کہ وہ مرد (میت) کے سینے کے برابر اور عورت کے درمیان میں کھڑا ہو۔ مقتدیوں کی تین صفیں بنانا مسنون ہے۔ (ابوداؤد:3168) تکبیر تحریمہ کے بعد ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ اور بسم اللہ کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھیں۔ دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھیں۔ تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے دعائیں مانگیں:

﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا اِنَّكَ تَعْلَمُ مُنْقَلَبَنَا وَمَثْوَانَا وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالسُّنَّةِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا

فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَ لَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ﴾

ترجمہ: ''اے اللہ! ہمارے زندوں، مردوں، حاضر، غائب، بڑوں، چھوٹوں، مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ اے اللہ تو ہمارے ٹھکانوں اور مقامات کو جانتا ہے۔ اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ ہم سے جو زندہ رہے اس کو اسلام پر زندہ رکھ۔ اور جس کو تو فوت کر دے اس کو ایمان پر موت دینا۔ اے اللہ ہمیں اجر سے محروم نہ کرنا اور اس کے بعد (مزید) نہ بھٹکانا۔'' (ابوداؤد: 3201)

﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَ اَوْسِعْ مُدْخَلَهُ وَ اغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَ خَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَ اَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَ اَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ زَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ النَّارِ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ﴾

ترجمہ: ''اے اللہ! اس (میت) کو بخش دے، اس پر رحم و عافیت فرما۔ اس کی باعزت مہمانی فرما۔ اس کی قبر کو وسیع کر دے۔ اور اس کو پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال دے۔ اور اس کو گناہوں اور غلطیوں سے پاک صاف کر دے۔ جس طرح تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کرتا ہے۔ اے اللہ اس کے (دنیاوی) گھر سے بڑھ کر گھر عطا کر۔ بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما۔ اس کو جنت میں داخل کر اور جہنم سے نکال دے۔ اور عذاب قبر سے محفوظ رکھ۔ قبر کو وسیع کر دے اور روشن فرما۔'' (مسلم:963)

اگر میت کوئی چھوٹا بچہ ہو تو اس کے لئے یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا وَّ ذُخْرًا لِوَالِدَيْهِ وَشَفِيْعًا مُجَابًا اَللّٰهُمَّ ثَقِّلْ بِهٖ مَوَازِيْنَهُمَا وَاَعْظِمْ بِهٖ اُجُوْرَهُمَا وَاَلْحِقْهُ بِصَالِحِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاجْعَلْهُ فِيْ كَفَالَةِ اِبْرَاهِيْمَ وَقِهٖ بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ الْجَحِيْمِ

ترجمہ: اے اللہ! اس کو والدین کے لئے ذخیرہ آخرت اور میزبان بنا دے۔ اور قیامت کے دن سفارش کرنے والا بنا دے۔ اے اللہ! اس (بچے) کی وجہ سے والدین کے میزان کو بھاری کر دینا اور اپنی رحمت کے ساتھ اس کو عذابِ جہنم

سے بچا لینا۔ (الملخص الفقھی۔ صالح الفوزان)

پھر چوتھی تکبیر کہنے کے بعد سلام پھیر دیں۔ کوئی شخص نمازِ جنازہ شروع ہونے کے بعد شامل ہوتا ہے تو وہ جتنا حصہ امام کے ساتھ حاصل کر لے اس کو امام کے ساتھ ہی ادا کرے۔ اور فوت شدہ حصے کو فوراً بعد میں قضا کر لے۔ اس کے بعد سلام پھیرے۔ نمازِ جنازہ میں حاضر نہ ہونے والے کیلئے غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنا مسنون ہے۔ اگر کوئی بچہ قبل از وقت مردہ پیدا ہو تو اس کی نمازِ جنازہ ہوگی۔ اگر حمل چار ماہ سے کم کا ہو تو اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔ واللہ اعلم۔

صبح و شام کے اذکار

اللہ تعالیٰ کا ذکر، صبح و شام اور فجر و مغرب کے بعد کرنا چاہیے۔

① آیۃ الکرسی، سورۂ بقرہ کی آخری آیات اور تینوں قل (سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۃ الناس) کو تین تین بار پڑھنا ہر چیز کو کفایت کرتا ہے۔ (ترمذی:3402)

② جو شخص یہ دعا صبح و شام تین تین بار پڑھتا ہے تو اس کو کوئی چیز نقصان نہ دے گی:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَآءِ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (ترمذی:3328)

ترجمہ: "اللہ کے نام سے، جس کے نام (کی برکت) سے آسمان و زمین کی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ (اللہ) سننے اور جاننے والا ہے۔"

﴿اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ﴾

ترجمہ: "اے اللہ میرے جسم میں عافیت دے۔ اے اللہ میرے کانوں میں عافیت دے۔ اے اللہ میری آنکھوں میں عافیت دے۔ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔" (ابوداؤد:5090)

مندرجہ بالا دعا تین مرتبہ پڑھنی چاہیے۔

③ ایک بار ﴿يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ﴾

ترجمہ: ''اے ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والے۔ تیری رحمت سے میں مدد طلب کرتا ہوں۔ میرے ہر معاملے کو سلجھا دے اور مجھے میرے نفس کے سپرد ایک لمحے کے لئے بھی نہ کرنا۔'' (الترغیب والترھیب:657، عمل الیوم واللیلة للنسائی:570)

④ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''جو شخص یہ دعا پڑھے اور شام سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہوگا۔ اور رات کو پڑھے اور صبح سے پہلے مر جائے تو وہ بھی جنتی ہوگا۔'' دعا یہ ہے:

﴿اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ اَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ﴾

ترجمہ: ''اے اللہ تو ہی میرا رب ہے۔ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں۔ اور میں تیرے عہد و پیمان پر قائم ہوں۔ اپنے آپ پر تیری رحمت کا اقرار کرتا ہوں۔ جس قدر طاقت رکھتا ہوں۔ میں نے جو کچھ کیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں۔ مجھے بخش دے۔ کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔''

(رواه البخاري :6306)

جمعة المبارک کے آداب

جمعة المبارک کی فضیلت کے متعلق فرمانِ الٰہی ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (الجمعة:9)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کی پکار لگائی جائے تو تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑتے چلے آؤ۔ اور کاروبار چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھنے والے ہو۔''

اور فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

ترجمہ: "تمہارے لئے دنوں میں بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔" (ابوداؤد:1047)

جمعۃ المبارک کے بہت سے آداب، واحکام ہیں۔ جن کی پیروی اور عمل ہر مسلمان پر لازم ہے۔ ہم درج ذیل سطور میں پیارے نبی ﷺ کے وہ تمام فرامین نقل کر رہے ہیں جو آپ ﷺ نے جمعہ کے بارے میں ارشاد کئے تھے:

1. نبی کریم ﷺ جمعۃ المبارک کے دن فجر کی نماز میں "سورۂ سجدہ" اور "سورۂ دھر" پڑھا کرتے تھے۔ (رَوَاهُ البخاري:891)

2. آپ ﷺ کا اِرشاد ہے:

ترجمہ: "جمعۃ المبارک کے دن تمام نمازوں میں سب سے بہترین نماز فجر کی ہے۔"
(السلسلة الصحيحه للالبانی:1566)

3. رسول اللہ ﷺ کا اِرشادِ گرامی ہے:

ترجمہ: "مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعرات کو کثرت سے درود پڑھا کرو۔" (نیل الاوطار:3/304)

اور فرمایا:

ترجمہ: "سب سے بہترین دن جمعۃ المبارک کا ہے، اسی دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، فوت کیا گیا، قیامت کے دن صور پھونکنا اور بے ہوشی اسی دن ہوگی، لہٰذا تم مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔ بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے" (ابوداؤد:883)

4. غسل کرنا آپ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: "جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھنے آئے تو غسل ضرور کرے۔" (بخاری:877)

5. خوشبو لگانا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: "جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے، اور اگر میسر ہو تو خوشبو لگاتا ہے، اور اچھے کپڑے پہنتا ہے، پرسکون، باوقار طریقے سے مسجد جاتا ہے، پھر کچھ رکعات نفل پڑھتا ہے، کسی کو تکلیف نہیں دیتا، امام کے آنے پر نماز پڑھنے تک خاموش رہتا ہے، تو اس کا یہ عمل (اسکے گذشتہ جمعہ تک کے صغیرہ گناہوں) کا کفارہ بن جاتا ہے۔" (بخاری:910)

مزید فرمایا:

ترجمہ: ''ہر بالغ پر جمعۃ المبارک کے دن غسل اور مسواک کرنا لازم ہے اور اگر میسر ہو تو خوشبو بھی لگائے۔'' (رَوَاہُ مُسْلِم :846)

⑥ جلدی آنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازوں پر کھڑے ہوتے ہیں، پہلے پہل آنے والوں کے نام لکھتے ہیں، لہٰذا جو شخص جمعہ کے دن جلدی آتا ہے، تو اسکے لئے اونٹ کی قربانی کا اجر لکھتے ہیں۔ اسکے بعد آنے والوں کے لئے بالترتیب گائے، مینڈھا، مرغی اور انڈے کی قربانی کا اجر و ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو فرشتے اپنے صحیفوں کو لپیٹ دیتے ہیں اور بیٹھ کر ذکر سننے لگ جاتے ہیں۔'' (بخاری:881)

⑦ ممنوعات جمعۃ المبارک: دورانِ خطبہ جمعہ بات چیت کرنا منع ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''جب تم اپنے ساتھی کو کہو کہ خاموش ہو جاؤ! جبکہ امام خطبہ دے رہا ہے تو یہ کام بھی لغو (غلط اور بے کار) ہے۔'' (بخاری:934)

ایک شخص جمعے کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آگے آ رہا تھا، جبکہ پیارے نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''بیٹھ جاؤ! تم نے تکلیف دی ہے۔'' (مسند احمد:188/4)

اور ایک روایت کے مطابق:

ترجمہ: ''بیٹھ جاؤ تم دیر سے آئے ہو۔'' (ابوداؤد:1118)

احتیاط:

① آپ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''کوئی شخص اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے، بلکہ تم کہو کہ کھلے کھلے ہو جاؤ (تاکہ سب بیٹھ سکیں)۔ (رَوَاہُ مُسْلِم :2177)

② سورۂ کہف کی فضیلت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''جو بندہ جمعۃ المبارک کے دن سورۂ کہف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف

سے اس کیلئے اگلے جمعہ تک "نور" روشن کیا جاتا ہے۔" (الحاکم 8/2 تا ثانی)

③ نوافل کی فضیلت: نبی کریم ﷺ کے متعلق مروی ہے کہ آپ ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری:937)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: "جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ پہلے دو رکعات پڑھے پھر بیٹھے۔" (مسلم:875)

④ جمعۃ المبارک نہ پڑھنے والے کا نقصان: فرمان رسول ﷺ ہے:

ترجمہ: "لوگ جمعہ کو چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پہ مہر لگا دے گا اور ان کو غافلوں میں سے بنا دے گا۔" (مسلم:865)

⑤ گناہوں کی معافی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: "جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور اچھی طرح غسل کرے اور جلدی جلدی آکر مسجد میں بیٹھ جائے، امام کے قریب ہو، خاموشی سے بیٹھا رہے، اس کے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور قیام کا اجر ملے گا اور یہ اللہ پر آسان ہے۔" (مسند احمد:2/209)

⑥ جمعے کے دن موت آنا: فرمایا:

ترجمہ: "جو شخص جمعہ والے دن یا رات کو وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا۔" (سنن الترمذی کتاب الجنائز باب ماجاء فیمن مات یوم الجمعۃ)

⑦ قبولیت کی گھڑی: فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

ترجمہ: "بے شک جمعۃ المبارک کے دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس وقت کوئی مسلمان بندہ نماز میں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا کرتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ وہ گھڑی بہت چھوٹی ہے۔" (بخاری:935)

قبولیت کے اس لمحے کے متعلق علماء کا اختلاف ہے۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی

روایت کے مطابق یہ لمحہ ''امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز ختم کرنے تک ہے''۔ ابوداؤد (1048) اور نسائی (1430) کے الفاظ میں: ''جمعہ کے دن کی آخری گھڑی میں تلاش کرو''۔ یہ نماز عصر کے بعد کا وقت ہے۔ بہر کیف ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مساجد کا حکم۔ مسجد میں جانے کے آداب

مساجد کے کچھ احکام، مسائل اور آداب ہیں، ہم درج ذیل سطور میں پیارے نبی ﷺ کی سنت اقوال وافعال کے ذریعے کچھ مسائل و آداب تحریر کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہماری نمازیں قبول ہوں۔ اللہ تعالیٰ کاتب، مترجم اور تمام مسلمانوں کو اس رسالے کے ذریعے خیر کثیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے قول وعمل میں اخلاص پیدا فرمائے۔ آمین۔

① فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴾

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ کی مساجد وہ شخص بناتا ہے جو اللہ و آخرت پر ایمان لاتا ہے۔ نماز پڑھتا اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے نہیں ڈرتا۔ یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔'' (التوبۃ: 18)

② اور فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

ترجمہ: ''آدمی کی مسجد میں نماز (باجماعت) اس کے گھر کی نماز سے اور بازار کی نماز سے پچیس گنا بڑھ کر اجر وثواب والی ہوتی ہے۔ اور یہ اس لئے ہے کہ جب بندہ اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد جائے صرف نماز کے لئے تو اس کے ہر قدم کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک نیکی بڑھا دیتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔ اور جب تک نماز میں ہے تو اس وقت تک فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔ اور اس کے مصلّی پر موجود ہونے تک کہتے رہتے ہیں کہ اے اللہ اس پر رحمت و برکت نازل فرما۔ اور جب تک کوئی نماز کا منتظر رہتا ہے تو وہ

بھی گویا نماز میں ہی ہے۔" (بخاری:647، مسلم:649)

③ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْآ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴾ (الاعراف: 31)

ترجمہ: "اے بنی آدم! مسجد میں جاتے وقت زیب و زینت کو اپناؤ۔ کھاؤ پیو لیکن اسراف نہ کرو (حد سے نہ بڑھ جانا)۔ اللہ تعالیٰ فضول خرچی کو پسند نہیں فرماتا۔"

④ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔ تکبر یہ ہے کہ حق بات کو ٹھکرانے اور لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔" (مسلم:91)

⑤ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: "جب تم نماز پڑھو تو دونوں لباس پہنو بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے زینت اختیار کرنا زیادہ ضروری ہے (یعنی شلوار قمیض دونوں پہنو یا مکمل لباس پہنو)۔"

(المعجم الکبیر للطبرانی:450)

⑥ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: "تم میں سے جب کوئی جمائی لے تو اپنے منہ کو ہاتھ سے ڈھانپ دے۔ کیونکہ شیطان داخل ہو جاتا ہے" (مسلم:2995)

⑦ مزید فرمایا:

ترجمہ: "جو شخص یہ سبزی (پیاز، لہسن اور گندنا) کھائے وہ ہماری مسجدوں میں نہ آئے۔ بلاشبہ اس سے فرشتوں کو ایذا پہنچتی ہے جیسے انسان کو تکلیف پہنچتی ہے۔" (مسلم:564)

⑧ مزید فرمایا:

ترجمہ: "اگر میں اپنی اُمت پر مشکل نہ سمجھتا تو میں ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم دیتا۔" (مسلم:887)

مزید فرمایا:

⑨ ترجمہ: ''مسواک منہ کی پاکیزگی اور رب کی رضامندی کا ذریعہ ہے۔'' (نسائی)

⑩ مزید فرمایا:

ترجمہ: ''اذان اور اقامت کے درمیان دعائیں رد نہیں ہوتیں۔ لہٰذا دُعا مانگا کرو۔'' (ابوداؤد: 521)

⑪ مزید فرمایا:

ترجمہ: ''جب امام (نماز میں) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو بے شک جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی تو اس کے پچھلے تمام (صغیرہ) گناہ معاف ہوں گے۔'' (بخاری: 780، مسلم: 410)

⑫ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''کیا میں تمہاری رہنمائی نہ کروں کہ کونسی چیز خطاؤں کو مٹانے اور درجات کو بڑھانے والی ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی! کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول ﷺ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مشقت کے باوجود مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف کثرت سے قدم بڑھانا، ایک نماز (پڑھنے) کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، یہی تو رباط ہے۔'' (مسلم: 251)

رباط: سے مراد نمازوں کو انتظار کے ذریعہ ایک دوسرے سے ملانا ہے۔

⑬ مزید فرمایا:

ترجمہ: ''نماز کا سب سے زیادہ اجر لینے والے وہ لوگ ہیں جو سب سے زیادہ دور سے چل کر آتے ہیں۔ جو شخص نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے تاکہ وہ امام کے ساتھ پڑھ سکے، وہ نماز (اکیلے میں) پڑھ کر سو جانے والے سے بہت زیادہ اجر والا ہے'' (مسلم: 662)

⑭ مزید فرمایا:

ترجمہ: ''جو لوگ دنیا میں مسجد کی طرف اندھیرے میں چل کر آتے ہیں، ان کو قیامت کے

دن مکمل نور کی خوشخبری سنا دو۔" (ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب ما جاء فی المشیء الی الصلاۃ فی الظلام)

⑮ فرمان نبوی ﷺ ہے:

ترجمہ: "جب تم اقامت سنو تو نماز کی طرف چل پڑو۔ لیکن سکون و وقار کو ملحوظ خاطر رکھو۔ تیز تیز دوڑ کر نہ آؤ۔ جو نماز مل جائے وہ پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے وہ مکمل کر لو۔" (بخاری:636، مسلم:602)

⑯ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: "جب کوئی شخص بہترین وضو کر کے مسجد کی طرف نکلتا ہے تو اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں نہ چٹخائے۔ کیونکہ وہ نماز میں ہے۔" (ابوداؤد:562)

⑰ مزید فرمایا:

ترجمہ: "تم میں جو عقلمند اور فہم و فراست والے ہیں وہ نماز میں میرے قریب کھڑے ہوں۔ پھر ان کے بعد والے پھر ان کے بعد والے۔" (مسلم:432)

⑱ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

ترجمہ: "نبی کریم ﷺ ہر کام میں کوشش کر کے دائیں طرف کو پسند کرتے تھے۔ مثلاً وضو کرتے ہوئے، کنگھی کرتے ہوئے اور جوتا پہنتے ہوئے۔" (بخاری:5927)

⑲ مزید فرمایا:

ترجمہ: "جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو یوں کہے: ﴿اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾ (اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔)

اور جب مسجد سے نکلے تو یوں کہے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ﴾ (اے اللہ میں آپ سے آپ کے فضل کا سوال کرتا ہوں)۔ (مسلم:913)

⑳ مزید فرمایا:

ترجمہ: "اگر لوگ جان لیں کہ اذان دینے اور صف اول میں کھڑا ہونے کا کیا اجر ہے تو ضرور وہ قرعہ اندازی کر کے اس عمل میں حصہ لیں۔ اگر لوگ جان لیں کہ جلد نماز کے لئے جانے اور عشاء و فجر کا کیا اجر و ثواب ہے تو اگر ان کو گھسٹ کر آنا پڑے تو بھی ضرور آئیں۔" (بخاری کتاب الاذان الاستھام فی الاذان)

㉑ مزید فرمایا:

ترجمہ: ''مسجد نبوی ﷺ میں نماز پڑھنا ایک ہزار نمازوں سے بڑھ کر یا اس جیسی ہے۔ یہ اہمیت مسجد حرام کے علاوہ تمام مساجد کے بارے میں ہے۔'' (بخاری:1189)

㉒ مزید فرمایا:

ترجمہ: ''جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ضرور پڑھے۔'' (بخاری:1189)

㉓ مزید فرمایا:

ترجمہ: ''جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی اور نماز نہیں ہو سکتی۔'' (مسلم:710)

㉔ مزید فرمایا:

ترجمہ: ''جب کوئی نماز پڑھنے لگے تو اپنے سترے کے قریب ہو کر پڑھے۔ اور کسی کو اپنے آگے سے گذرنے نہ دے۔ اگر کوئی گذرے تو اس کو روک دے کیونکہ وہ شیطان ہے۔'' (ابوداؤد:698)

㉕ مزید فرمایا:

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ جگہ مسجد اور سب سے ناپسندیدہ جگہ بازار ہے۔'' (رَوَاہُ مُسْلِم :671)

㉖ مزید فرمایا:

ترجمہ: ''یہ مساجد پیشاب پاخانے یا گندگی وغیرہ کیلئے نہیں بنائی گئیں۔ بے شک یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بنائی گئی ہیں۔ اور نماز و قرآن کے لئے بنائی گئی ہیں۔'' (رَوَاہُ مُسْلِم :536)

㉗ مزید فرمایا:

ترجمہ: ''جب تم دیکھو کہ کوئی شخص مسجد میں خرید و فروخت کر رہا ہے تو کہو: اللہ تمہاری تجارت میں فائدہ نہ پہنچائے۔ اور کوئی گمشدہ چیز کا اعلان کر رہا ہو تو کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں نہ لوٹائے''۔ (الترمذی، کتاب البیوع، باب النھی عن البیع فی المسجد)

(28) آپ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ”اپنی صفوں کو سیدھا کرو، بے شک صفوں کا سیدھا کرنا نماز کو مکمل کرنا ہے۔“ (رَوَاہُ مُسْلِم: 433)

(29) سیدنا ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرماتے: ”سیدھے ہو جاؤ، باہم اختلاف نہ کرو، وگرنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دے گا۔“ (مسلم: 437)

(30) سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ”تم لازماً صفوں کو برابر کرو وگرنہ اللہ تمہارے اندر اختلاف ڈال دے گا۔“ (مسلم: 436)

(31) مزید فرمایا:

ترجمہ: ”صفوں کو سیدھا کرو، کندھوں کو برابر کرو، ایک دوسرے کے درمیان خلا کو بند کرو۔ اور شیطان کے لئے راستہ نہ چھوڑو۔ جو صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ملاتا ہے۔ اور جو صفوں کو قطع کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کو قطع کر دیتا ہے۔“ (ابوداؤد: 666)

(32) مزید فرمایا:

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے لوگوں کے لئے مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں۔“ (ابوداؤد: 664)

(33) مزید فرمایا:

ترجمہ: ”امام بنایا ہی اس لئے جاتا ہے کہ تاکہ تم اس کی اقتداء کرو، جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ قرأت شروع کرے تو تم خاموش ہو جاؤ۔“ (مسلم: 444)

(34) فرمایا:

ترجمہ: ”جو شخص اپنی نماز میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔“ (بخاری: 756)

(35) مزید فرمایا:

ترجمہ: ”اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلے میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا 27 گنا زیادہ فضیلت والا ہے۔“ (بخاری: 645)

(36) سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں اعتکاف کیا۔ آپ ﷺ اپنے خیمے میں تھے کہ آپ نے سنا لوگ اونچی آواز سے قرأت کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے خیمے کا پردہ ہٹایا اور فرمایا: خبردار تم میں سے ہر شخص اپنے رب کے ساتھ مناجات کر رہا ہے، لہٰذا کوئی کسی کو تکلیف نہ دے اور اپنی قرأت کی آواز بلند نہ کرے۔''

(مسند احمد، السلسلة الصحيحه للالبانی رحمہ اللہ)

(37) مزید فرمایا:

ترجمہ: ''ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ سات دنوں میں سے ایک دن نہائے۔ سر اور جسم کو دھوئے۔'' (بخاری:897)

(38) مزید فرمایا:

ترجمہ: ''جو شخص جمعۃ المبارک کے لئے آئے وہ غسل کرے۔'' (بخاری:877)

(39) مزید فرمایا:

ترجمہ: ''جو شخص بہتر طریقے سے وضو کرے، پھر جمعہ کے لئے آئے، کان لگا کر خطبہ سنے، خاموش رہے، تو اس کو اگلے جمعے تک مزید تین دن تک بخش دیا جائیگا (صغیرہ گناہوں کو) اور جو کنکریوں سے کھیلتا رہا تو اس نے لغو (اور فضول) کام کیا۔'' (مسلم:897)

(40) مزید فرمایا:

ترجمہ: '' تم اپنی عورتوں کو مسجد جانے سے نہ روکو۔ اور ان کے گھر ان کے لئے بہتر ہیں۔'' (ابوداؤد:567)

(41) مزید فرمایا:

''جب کوئی عورت مسجد میں آئے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔'' (مسلم:443)

(42) مزید فرمایا:

ترجمہ: ''مردوں کی پہلی صف بہترین ہے اور آخری بدتر ہے۔ عورتوں کی آخری صف اچھی ہے اور پہلی صف بدتر ہے۔'' (مسلم:440)

43 مزید فرمایا:

ترجمہ: ''کوئی نماز پڑھے تو اپنے آگے کوئی چیز بطور سترہ رکھ لے جیسا کہ سواری کا پالان ہوتا ہے۔ اگر کوئی سترہ نہ ہو تو نماز کو گدھا، عورت اور سیاہ کتا قطع کر سکتا ہے''۔ (راوی) میں نے ابوذر سے سوال کیا کہ یہ کالے کتے کو لال پیلے کتوں سے علیحدہ کیوں کیا گیا ہے؟ تو ابوذر نے فرمایا: ''میں نے بھی آپ ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔'' (مسلم: 510)

نماز کی قدر و منزلت

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ﴾

ترجمہ: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے تو گویا اس کا دِل بہت متقی ہے۔'' (الحج 32)

علمائے کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ظاہر نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی بڑی اہمیت اور مقام ہے۔ یہ عبادت دیگر تمام عبادات سے بڑھ کر امتیازات و خصائص کی حامل ہے۔ کچھ خصوصیات ذیل میں درج ہیں:

1 اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید پر ایمان رکھنے کا حکم دینے کے بعد سب سے پہلے نماز کو فرض کیا تھا۔

2 توحید الٰہی کے بعد سب سے بڑھ کر عظمت نماز کو حاصل ہے۔ ارکانِ اسلام میں توحید کے بعد سب سے بڑا رکن نماز ہے۔ حج، زکوٰۃ، روزہ اس کے بعد ہیں۔

3 مسلمان کا سب سے بہترین عمل نماز ہے۔ فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ ترجمہ: ''خوب جان لو تمہارے اعمال میں سے بہترین عمل نماز ہے۔'' (مسند احمد)

4 معراج کے موقع پر آسمانوں میں نماز فرض کی گئی تھی۔ دیگر تمام ارکان زمین پر فرض کیے گئے تھے۔

⑤ نماز کو تمام رسولوں اور نبیوں پر فرض کیا گیا ہے بلکہ آسمانوں اور زمین دونوں پر عبادت اسی طریقے سے کی جاتی ہے۔

⑥ نماز بچپن ہی سے پڑھنے کا حکم ہے۔ جس طرح کہ حدیث ہے:

ترجمہ: ''اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دو۔'' (ابوداؤد: 494)

⑦ پیارے نبی ﷺ کی آخری وصیت بھی نماز کے متعلق تھی۔ جیسا کہ مروی ہے کہ آپ ﷺ نے آخری حکم جو دیا تو وہ یہ تھا کہ ''نماز، نماز اور غلاموں کا خیال کرنا۔'' (نسائی)

⑧ یہ ایسا فریضہ ہے جو کسی مسلم پر کبھی بھی ساقط نہیں ہوتا۔ علاوہ حائضہ اور نفاس والی عورت کے۔ مسافر، بیمار اور حالت خوف والے کو حسب استطاعت نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ اس کے برعکس روزے، زکوۃ اور حج، عذر کی حالت میں فرض نہیں رہتے۔

⑨ نبی کریم ﷺ سے نماز کے ترک کے علاوہ کفر کا حکم کسی اور عمل کے ترک پر مروی نہیں ہے۔

⑩ نماز ایک ایسا عمل ہے جو دین میں آخر تک چلے گا۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ

ترجمہ: ''لوگوں کا آخری دینی عمل نماز باقی رہے گا۔'' (صحیح الجامع۔ البانی)

⑪ اللہ تعالیٰ نے نماز کا نام ایمان رکھا ہے۔ جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ﴾

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کرے گا۔'' (البقرۃ: 143)

⑫ انسان سجدے کی حالت میں اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

⑬ جنت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ پانے کا ذریعہ، سب سے بڑھ کر نماز ہے۔ آپ ﷺ سے جنت میں رفاقت کا سوال کرنے والے کو فرمایا گیا کہ ''تم میری مدد کثرتِ سجود سے کرو۔'' (رَوَاہُ مُسْلِم: 489)

⑭ قیامت کے دن مومنوں اور منافقوں کا فرق سجدے سے واضح ہوگا۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ﴾

ترجمہ: ''جس دن اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی ظاہر کرے گا تو (لوگوں کو) سجدے کی دعوت دی جائے گی (تو منافق لوگ) سجدہ نہ کر سکیں گے۔'' (القلم: 42)

⑮ اُمت محمدیہ کی سب سے واضح ترین علامت نماز ہوگی۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''بے شک میری اُمت کو قیامت کے دن پکارا جائے گا۔ ان کے وضو کے اعضاء چمک رہے ہوں گے۔'' (بخاری: 136، مسلم: 246)

⑯ نمازی کو نماز جہنم کی آگ سے بچائے گی۔ اگرچہ یہ نمازی جہنم میں داخل کیوں نہ ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ کا اِرشاد ہے کہ: ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدے کے نشانات کو کھائے'' (بخاری: 136)

⑰ مسلمانوں کو فواحش، برائیوں اور جرائم سے روکنے کا بڑا سبب نماز ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ﴾

ترجمہ: ''بے شک نماز، فحاشی اور برائی سے روکتی ہے۔'' (العنکبوت: 45)

⑱ جان و مال کی حفاظت، ایمان لانے کے بعد سب سے زیادہ نماز سے ہوتی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ﴾

ترجمہ: ''اگر یہ توبہ کر لیں اور نماز کو قائم کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔'' (التوبۃ: 5)

اور اسی طرح حدیث میں فرمانِ رسول ﷺ ہے:

ترجمہ: ''بے شک مجھے نمازیوں کے قتل سے منع کیا گیا ہے۔'' (ابوداؤد: 4280)

⑲ اللہ تعالیٰ نے نماز کے ذریعے مدد طلب کرنے کا حکم دیا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم مدد طلب کرو، صبر اور نماز کے ذریعے، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' (البقرۃ: 153)

⑳ نبی کریم ﷺ کو جب کبھی کوئی بڑا معاملہ پیش آتا یا آپ ﷺ پر گھبراہٹ طاری ہوتی تو آپ نماز کی طرف فوراً چلے جاتے تھے۔ (ابوداؤد:4985)

㉑ آپ ﷺ جب بلال رضی اللہ عنہ کو نماز کا حکم دیتے تو یوں فرماتے تھے:

ترجمہ: ''اے بلال: کھڑے ہو جاؤ اور ہمیں نماز سے سکون پہنچاؤ (یعنی اذان دو)۔'' (ابوداؤد:4985)

㉒ فرمانِ رسول ﷺ ہے: ''میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے''۔ (احمد392/24)

㉓ نماز، تمام اعمال کے مقابلے میں ایک ترازو کی حیثیت رکھتی ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اِرشاد ہے:

ترجمہ: ''جو شخص نماز کی حفاظت کرتا ہے تو وہ دیگر اعمال کی بھی حفاظت کرے گا۔ اور جو شخص نماز کو ضائع کرتا ہے تو وہ دیگر اعمال کو بھی ضائع کرے گا۔'' (موطا:5)

㉔ جو شخص اپنا مقام و منزلت، اللہ تعالیٰ کے حضور دیکھنا چاہے تو وہ اپنا مقام نماز کے مطابق دیکھے۔ (قولِ امام احمد رحمہ اللہ)

㉕ اللہ تعالیٰ کی توحید، تعظیم، تکبیر اور حمد و ثناء، انسان کی عاجزی و انکساری ان تمام اُمور کا مجموعہ نماز ہے۔

㉖ نماز میں بندے اور پروردگار میں مناجات کا سلسلہ بھی رکھا گیا ہے۔ جب بندہ کہتا ہے کہ ''اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ '' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرے بندے نے میری تعریف بیان کی''۔ ''مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ '' کہنے پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''میرے بندے نے میری عظمت بیان کی۔'' (رَوَاهُ مُسْلِم :598)

اور ایک مقام پر فرمایا: ترجمہ: ''بے شک تم میں سے کوئی جب ایک نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے۔'' (بخاری:1214)

㉗ قیامت کے دن سب سے پہلے حساب و کتاب نماز کی بابت ہوگا۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ ''اگر نماز کا معاملہ درست ہوا تو سارے اعمال درست ہو جائیں گے اور اگر نماز کا معاملہ بگڑا تو سارے اعمال بگڑ جائیں گے۔'' (ابوداؤد:864)

(28) نماز گناہوں سے بخشش کا بڑا سبب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''جو بھی مسلمان، فرض نماز پڑھنے کے لئے اچھے طریقے سے وضو کرے اور خشوع وخضوع سے رکوع سجود کرے تو اس کا یہ عمل اس کے تمام گذشتہ گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔ بشرطیکہ وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے۔ اور یہ (ثواب) تمام عمر کے لئے ہے۔'' (ابو داؤد:906)

(29) دنیا وآخرت کی فلاح وخیر کا بڑا سبب نماز ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ o الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ o﴾ (المؤمنون:1تا2)

ترجمہ: ''تحقیق وہ مومن فلاح پا گئے جو اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع کرتے ہیں۔''

(30) تزکیہ نفس کے لئے نماز بڑا اہم ذریعہ ہے۔ انسان کو لڑائی جھگڑے، بخیلی اور برے اخلاق سے بچاتی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا o اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا o وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا o اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ o الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ دَائِمُوْنَ o﴾

ترجمہ: ''بے شک انسان بڑا بے صبرا ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو وہ جزع فزع کرنے لگتا ہے۔ اور جب خیر ملتی ہے تو (لوگوں کو دینے) سے منع کر دیتا ہے۔ مگر نماز پڑھنے والے (ایسے نہیں ہوتے)۔ (المعارج:19تا23)

(31) رزق کی کنجیوں میں ایک بڑی کنجی نماز ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى﴾ (طٰہٰ:132)

ترجمہ: ''اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور اس پر ڈٹے رہو۔ ہم تم سے رزق کا سوال نہیں کرتے بلکہ ہم ہی رزق دینے والے ہیں۔ اور اچھا انجام تو تقوی والوں کیلئے ہے۔''

(32) جو شخص نماز کی محافظت کرتا ہے تو اس کا اللہ پر حق ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں۔ جو شخص ان نمازوں میں، بہترین وضو کرے۔ اپنے اپنے اوقات پر نماز پڑھے۔ مکمل

رکوع کرے۔ عاجزی کے ساتھ پڑھے۔ تو اس کا اللہ تعالیٰ پر حق بنتا ہے کہ اللہ اس کو معاف فرما دے۔ اور جو ایسا نہ کرے گا تو اس کا کوئی حق نہیں بنے گا۔ اگر اللہ چاہے تو بخش دے، نہ چاہے تو عذاب دے۔'' (ابوداؤد:425)

33 نماز پڑھتے وقت کسی دوسرے کام میں مشغول نہیں ہوا جا سکتا۔ فرمانِ رسول ﷺ ہے:

ترجمہ: ''بے شک نماز کی اپنی ایک ،خاص مشغولیت ہے۔'' (رواہ البخاري ومسلم)

34 فرمان ہے: ''اس دین کا بنیادی معاملہ تو اسلام ہے اور ستون کی حیثیت نماز کو حاصل ہے۔ اور دین کی سربلندی جہاد سے حاصل ہوتی ہے۔'' (ترمذی:2616)

35 اس عبادت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو شرائط رکھی ہیں وہ کسی اور عبادت میں نہیں پائی جاتیں مثلاً مکمل پاکیزگی، صاف ستھرا لباس، قبلہ کی طرف منہ کرنا وغیرہ۔

36 اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اس عبادت پر ڈٹے رہنے کا حکم دیا ہے۔

37 دنیا میں آنے والے بچے کو سب سے پہلے نماز کی خبر ملتی ہے یعنی اس کی کان میں اذان دی جاتی ہے۔ اور مسلم کا دنیا سے آخری الوداعی معاملہ بھی نماز سے ہوتا ہے۔ یعنی کہ نمازِ جنازہ ادا کی جاتی ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ

اذان بعد تولد ، نماز بعد فنا
بس اتنی سی زندگی ہے اس جہاں کے لئے

38 قیامت کے دن جہنمیوں کی پہلی حسرت نماز چھوڑنے کے بارے میں ہوگی۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ﴾

ترجمہ: ''ان سے پوچھا جائے گا کہ کس وجہ سے تم جہنم میں ڈالے گئے تو یہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔'' (المدثر: 42)

39 جو نماز کی حفاظت کرے گا تو یہ نماز اس کے لئے نور، برھان اور باعث نجات ہوگی۔

فرمانِ رسول ﷺ:

''جو شخص نماز کی حفاظت کرتا ہے تو یہ نماز اس کے لئے نور، برھان اور قیامت کے دن نجات

کا ذریعہ ہوگی۔ جو حفاظت نہ کرے گا تو یہ نماز نہ تو اس کے لئے نور بنے گی نہ دلیل اور نہ باعث نجات ہوگی بلکہ بے نمازی قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان، ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔" (مسند احمد 13/326)

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سچا اور پکا نمازی بنائے۔ آمین۔

احکامِ زکوٰۃ

زیر نظر سطور لکھنے کا مقصد صرف اور صرف فریضہ زکوٰۃ کی یاد دہانی کے متعلق ہے۔ آج کے اکثر مسلمان اس فریضے میں غفلت کا شکار ہیں۔ شریعت کے مطابق زکوٰۃ نہیں نکالتے بلکہ اسلام کا ایک اہم رکن ہونے کے باوجود اس کے متعلق معلومات انتہائی ناقص ہیں۔ فرمانِ رسول ﷺ ہے کہ "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: ① اللہ تعالیٰ اور رسول کی گواہی دینا۔ ② نماز ادا کرنا۔ ③ زکوٰۃ دینا۔ ④ رمضان کے روزے رکھنا۔ ⑤ اور حج بیت اللہ کرنا۔

اسلام میں زکوٰۃ فرض کئے جانے کی وجہ سے مسلمانوں کے بے شمار مسائل حل ہوجاتے ہیں۔ اسلام کے فوائد کا بڑا اہم سبب زکوٰۃ بھی ہے۔ فقراء مساکین کی ضروریات و حاجات کا مداوا زکوٰۃ سے ہوتا ہے۔ مالداروں اور فقراء میں باہم رابطے کا ذریعہ بھی ہے۔ نفس کی پاکیزگی، کنجوسی، بخل سے دوری ونفرت کا ذریعہ بھی زکوٰۃ ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾

ترجمہ: "ان کے مالوں میں سے زکوٰۃ لے لو، اور ان کو پاک کردو، ان کا تزکیہ نفس کردو۔" (التوبۃ: 103)

مسلمان کی ایک صفت سخاوت بھی ہے۔ محتاجوں پر شفقت و مہربانی کرنا، شیوۂ مسلم ہے۔ خرچ کرنے سے برکت حاصل ہوتی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

ترجمہ: "اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو تو وہ (اللہ) اس کا بدلہ دے دیتا ہے۔ اور وہ بہترین

رزق والا ہے''۔ اسی طرح ایک حدیث میں یہی مضمون ہے کہ ''اے بنی آدم! تم خرچ کرو، تمہارے اوپر خرچ کیا جائے گا۔''

جو شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے حق میں شدید ترین وعید بیان کی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ﴾

ترجمہ: ''وہ لوگ جو سونا چاندی کو خزانوں میں جمع کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں عذاب شدید کی خوشخبری دے دو اس دن (ان کے مال کو) گرم کیا جائے گا جہنم کی آگ میں، اور ان کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پشتوں کو داغا جائے گا اور (کہا جائے گا) کہ یہ ہے تمہارا مال، جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا سو آج اس عذاب کا مزا چکھو، جو تم اپنے لئے جمع کرتے تھے۔'' (التوبۃ:35)

ہر وہ مال جس کا حق ادا نہیں کیا جاتا تو وہ ''کنز'' بن جاتا ہے۔ جس کے ذریعے صاحب مال کو بروزِ قیامت عذاب دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر وہ سونے چاندی والا جو اپنے مال کا حق ادا نہ کرتا ہوگا تو یہ قیامت کے دن جہنم کی آگ کا ٹکڑا بنے گا۔ جہنم کی آگ سے گرم کرنے کے بعد اس کی پیشانی کو، پہلو اور کمر کو داغا جائے گا۔ جب یہ مال ٹھنڈا ہوگا تو دوبارہ اس کو گرم کیا جائے گا۔ وہ دن پچاس ہزار سال جتنا بڑا ہوگا۔ اس وقت تک تمام مخلوق میں فیصلہ کر دیا جائے گا۔ پھر اس مالدار کو دیکھا جائے گا کہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے یا جنت۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اونٹ، بکری، گائے والوں کا ذکر ہونے پر فرمایا:

ترجمہ: ''جو شخص ایسا مال دلائے گا جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی ہوگی تو یہ مال ایک گنجے سانپ کی مانند بن جائے گا۔ اس کے دو منہ ہوں گے۔ یہ سانپ مالدار کے گلے میں بطورِ طوق ڈالا جائے گا پھر یہ اس کے جبڑوں کو ڈسے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سورۂ آلِ عمران کی یہ آیت

پڑھی۔

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے بخیلی کرنے والے یہ نہ سمجھیں کہ یہ عمل انکے لئے بہتر ہے۔بلکہ یہ انکے لئے برا کام ہے۔ قیامت کے دن انکی بخیلی انکی گردنوں کا طوق بن جائے گی۔" (بخاری:988، مسلم:1403)

زکوٰۃ چار قسم کے اموال پر فرض ہے۔ ❶ زمین سے حاصل شدہ اناج وپھل پر ❷ مویشی پر ❸ سونے چاندی پر ❹ اور سامانِ تجارت پر۔ یہ بھی واضح رہے کہ ان چاروں اقسام کا ایک مقرر شدہ نصاب ہے۔نصاب سے کم پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔ لہٰذا پھلوں اور اناج کا نصاب 5 وسق ہے جو (20 من) بنتا ہے۔ گائے ،اونٹ اور بکریاں کی تفصیل بھی احادیث نبوی میں موجود ہے۔ اگر اختصار کو مدنظر نہ رکھا جاتا تو ہم یہاں تفصیل ذکر کردیتے۔

سونے کی زکوٰۃ کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے جو ساڑھے سات تولے کی قیمت اپنے ملک کی کرنسی میں بھی ادا کرسکتے ہیں۔عربی ریال میں تقریباً 52 ریال بنتا ہے چاندی کی زکوٰۃ ساڑھے 52 تولہ پر فرض ہوتی ہے۔اس مال کو اگر ایک سال تک اپنی ملکیت میں رکھا جائے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔مال کا حاصل شدہ منافع بھی ملکیت میں شامل ہوتا ہے۔

سونے چاندی کے نصاب کے حکم میں موجودہ دور کی کرنسی بھی شامل ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ ہے۔عورتوں کے زیورات پر زکوٰۃ ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ زیورات ذاتی استعمال کی چیزیں ہوں پھر بھی زکوٰۃ لازمی ہے۔ کیونکہ حدیثِ نبوی موجود ہے کہ آپ نے ایک عورت کے ہاتھوں میں کنگن دیکھے تو فرمایا کیا تم اسکی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟اس عورت نے انکار کیا تو آپ نے فرمایا کیا تم پسند کرتی ہو کہ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسکو جہنم کی آگ بنا دے۔یہ سن کر اس عورت نے کنگن اتار دیئے اور کہا یہ مال اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے

لئے ہے۔ (ابو داؤد:1563)

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے سونے کا ایک زیور بنایا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''جس مال کی زکوٰۃ ادا کی جائے وہ کنز نہیں ہوتا' یعنی اسکی پکڑ نہیں ہوتی۔

سامانِ تجارت جو کاروبار کے لئے رکھا جائے اسکی سال کے آخر میں قیمت لگائی جائے گی اور اس قیمت کا ڈھائی فیصد زکوٰۃ میں ادا کیا جائے گا۔ سال کے آخر میں قیمت لگاتے وقت اس سامان کی موجودہ قیمت لگائی جائے گی۔ اگرچہ یہ قیمت سامان کے اصل ریٹ سے کم ہو یا زیادہ۔ سیدنا سمرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کاروبار کے لئے تیار کردہ سامان کی قیمت لگا کر زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا ہے۔ (ابو داؤد:1562)

اس سامانِ تجارت میں اراضی گھر اور مشینیں وغیرہ شامل ہیں جو تجارت کے لئے ہوں۔ وہ گھر جو بیچنے کے لئے نہ ہوں بلکہ کرائے پر دیئے جائیں تو ان گھروں یا دکانوں کی قیمت پر زکوٰۃ نہیں ہوگی بلکہ اسکے کرائے پر سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ ہوگی۔ اسی طرح ذاتی استعمال کی گاڑیوں اور ٹیکسیوں پر بھی زکوٰۃ نہیں ہوتی۔ لیکن ان گاڑیوں کے مالک کے پاس اگر نصاب کے مطابق رقم جمع ہوجائے اور اس پر سال بھی گزر جائے تو پھر زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے۔ اگرچہ یہ رقم خرچ، شادی یا زمین خریدنے کے لئے رکھی ہوتی ہو۔ اسی طرح یتیم یا مجنوں افراد کے پاس اتنا مال موجود ہو جس پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہو تو اسکے ولیوں کو چاہیے کہ وہ زکوٰۃ نکالیں۔

زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے اور مستحقین کا حق ہے، لہٰذا اسکو غیر مستحقین کو نہیں دینا چاہیے۔ اس زکوٰۃ کے ذریعے انسان کو فائدہ حاصل کرنا یا ذاتی نقصان سے بچنے کے لئے استعمال کرنا بھی درست نہیں ہے۔ بلکہ صرف خلوصِ نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے مستحقین کو زکوٰۃ ادا کی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے مصارفِ زکوٰۃ بیان فرمائے ہیں۔ فرمان الٰہی ہے (بے شک زکوٰۃ فقراء، مساکین، عاملین (زکوٰۃ اکٹھا کرنے والے) تالیفِ قلبی کے لئے۔ گردنوں کو آزاد کرنے

کے لئے۔ تاوان زدہ کے لئے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔ اور مسافروں کے لئے۔ یہ اللہ کا فریضہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ علیم وحکیم ہے۔

اس آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے یہ دو نام ذکر فرمائے ہیں۔ بندوں کیلئے اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے زکوٰۃ دینے اور نہ دینے کو جانتا ہے۔ اور اللہ حکیم بھی ہے اس کو خوب معلوم ہے کہ زکوٰۃ کا کون مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ اشیاء کی مقدار اور تعداد پر حکیم ہے۔ وہ کسی چیز یا شخص کو ضائع نہیں کرتا۔ اگرچہ بعض لوگوں پر یہ حکمتیں مخفی ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم بہتر سے بہتر عمل کریں۔ اور اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جائیں۔

صدقہ وزکوٰۃ کے فوائد

اللہ تعالیٰ نے مالداروں پر زکوٰۃ اس لئے فرض کی ہے تاکہ محتاج ،ضرورت منداور مسلمانوں کے عام منافع میں مدد کی جاسکے۔ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح خرچ کرنے والوں کی تعریف اور انکے اجر وثواب کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کی متواتر احادیث میں زکوٰۃ ادا کرنے اور مال ومویشی، سونے چاندی، نقدی وسامانِ تجارت میں زکوٰۃ کا نصاب بیان کیا گیا ہے۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں پر سخت وعید بھی سنائی گئی ہے۔ تمام مسلمانوں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ تارکِ زکوٰۃ کا دین وایمان نامکمل ہوتا ہے۔ لیکن تارکِ زکوٰۃ کے کافر ہونے میں اختلاف ہے۔ زکوٰۃ دینِ اسلام کے اہم ترین ارکان میں سے ایک ہے اور زکوٰۃ میں دین ودنیا کا کمال واقع ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ”زکوٰۃ ایک برھان ہے۔“ یعنی زکوٰۃ دینے والے کے ایمان کی دلیل وبرھان ہے۔ (مسلم، کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء)

فوائد زکوٰۃ میں یہ شامل ہے کہ زکوٰۃ مال کو پاک کرتی ہے۔ زکوٰۃ دینے والے کے اجر وثواب میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اور اس مال میں بھی برکت ہوتی رہتی ہے جس میں سے زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے اخلاق وکردار میں پختگی ہوتی ہے۔ بخیلی اور

اخلاق رذیلہ سے پاک ہو جاتا ہے۔زکوٰۃ دینا اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندوں کی نشانی ہے۔اور شکر کرنے سے برکت ہونا ایک فطری عمل ہے۔بہت سی دینی ودنیاوی برکتیں حاصل ہوتی ہیں اور بے شمار بلائیں و مصیبتیں ٹل جاتی ہے۔دعاؤں کو قبولیتِ عامہ حاصل ہوتی ہے۔پیارے نبی ﷺ کا فرمان ہے:

ترجمہ: ''صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا رھتا ہے۔'' (مسلم:2588)

اسی طرح بخاری مسلم کی ایک حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا:

ترجمہ: ''ہر صبح اللہ تعالیٰ کے دو فرشتے نازل ہوتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔اے اللہ خرچ کرنے والے کو مزید عطا فرما۔دوسرا دعا کرتا ہے کہ اے اللہ مال خرچ نہ کرنے والے کے مال کو تباہ کردے۔'' (مسلم:1010)

زکوٰۃ دینے والے کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ لینے والوں کو بھی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ظاہر ہے کہ محتاجوں،ضرورت مندوں اور مسافروں کو زکوٰۃ دی جاتی ہے۔جن سے ان کی ضرورتیں اور حاجات پوری ہوتی ہیں۔اگر تمام مالدار اپنی زکوٰۃ نکالتے رہیں او رصحیح مقامات پر خرچ کرتے رہیں تو یقیناً تمام غرباء کی ضروریات پوری ہوجائیں گی۔اس سے معاشرے میں بگاڑ اور فساد بہت حد تک ختم ہوجائیگا۔اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ اسلام کے محاسن میں سے بہت ہی حسین چیز زکوٰۃ ہے۔

رمضان المبارک

﴿ يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ○ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ وَ عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَ مَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُ

اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ o ﴾ (البقرۃ: 183 تا 185)

ترجمہ: ''اے مومنو! تم پر روزے فرض کئے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے۔ تاکہ تم پرہیز گار بنو۔ روزوں کے دن گنتی کے چند روز ہیں۔ جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں روزوں کا شمار پورا کرے۔ اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں وہ روزے کے بدلے محتاج کو کھانا کھلا دیں۔ اور جو شوق سے نیکی کرے تو اسکے حق میں اچھا ہے۔ اگر سمجھو تو روزہ رکھنا ہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن (اول اول) نازل ہوا۔ لوگوں کا راہنما ہے۔ اور جس میں ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور جو حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے۔ تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو' چاہیے کہ پورے مہینے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں رکھ کر انکا شمار پورا کرے۔ اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے۔ اور سختی نہیں چاہتا۔ اور یہ آسانی کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ تم روزوں کا شمار پورا کرلو۔ اور اس احسان کے بدلے کہ اللہ نے تم کو ہدایت بخشی ہے۔ تم اس کی بڑائی بیان کرو اور اسکا شکر ادا کرو۔''

واجبات:

رمضان المبارک کے واجبات درج ذیل ہیں:

1. بدنی اور قولی عبادات پر عمل کرنا۔
2. حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے اور سننے سے اجتناب کرنا۔
3. رمضان کے تمام مستحب آداب پر عمل کرنا مثلاً سحری تاخیر سے کرنا، افطار میں جلدی (اول وقت پر) کرنا، قرآن پڑھنا، ذکر، دعا اور صدقہ وخیرات کثرت سے کرنا۔

فضائل رمضان:

1. اس مہینے میں قرآن نازل ہوا۔

② گناہوں کی بخشش کا موقع حاصل ہوتا ہے''جو شخص رمضان کے روزے ایمان واحتساب کے ساتھ رکھے تو اللہ تعالیٰ اسکے گذشتہ صغیرہ گناہوں کو بخش دیتا ہے''۔ (بخاری:1910)

③ دعاؤں کی قبولیت کا حصول ہونا:

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''تین افراد کی دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں۔

①روزہ دار جب تک افطاری نہ کرے۔ ② عادل حکمران۔ ② اور مظلوم کی بددعا۔''

(حسن، الصحیح المسند من اذکار الیوم واللیلہ)

④رمضان میں''لیلۃ القدر'' حاصل ہوتی ہے۔

⑤شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔(بخاری:1899)

⑥روزے رکھنا گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔

چنانچہ فرمان رسول ﷺ ہے:

ترجمہ: ''جب تک کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے گا اسوقت تک ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کے روزے گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں۔'' (صحیح الجامع:4098)

روزوں کا لغوی مفہوم:

نیت کے ساتھ کھانے، پینے، جماع اور تمام ایسے اعمال سے رک جانا جو روزوں کو توڑنے کا باعث بنتے ہیں۔ یہ عمل طلوع فجر سے مغرب تک ہوتا ہے۔روزہ اسلام کا رکن ہے۔یہ ہر بالغ مرد .. رت پر فرض ہے۔ روزہ رکھنا چاند دیکھ کر اور روزوں کی تکمیل بھی رویتِ ہلال یا 30 روزوں کے مکمل ہونے پر ہوتی ہے۔فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

ترجمہ: ''چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو۔''(مشکوٰۃ کتاب الصیام فصل اول)

روزے دار کے لئے مباح و جائز کام:

① پورے دن مسواک کی جاسکتی ہے۔

② جائز کاموں کے لئے سفر اختیار کیا جاسکتا ہے۔

③ سخت گرمی میں پانی کے ذریعے ٹھنڈک حاصل کرنا۔

④ بیماری سے بچنے کے لئے انجکشن وغیرہ لگوانا جائز ہے لیکن طاقت کا انجکشن نہ ہو۔

⑤ خوشبو لگانا۔

⑥ سرمہ ڈالنا۔

روزے کو توڑنے والے امور:

① جماع کرنا۔

② کھانا پینا یا طاقت والے انجکشن لگانا۔*

③ سنگی لگا کر خون نکلوانا۔

④ قصداً قے کرنا۔

⑤ حیض یا نفاس کا خون جاری ہونا۔

روزہ کن لوگوں پر واجب نہیں ہے:

① کافر و غیر مسلم پر۔

② چھوٹا بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے۔ لڑکے کی بلوغت تین امور سے معلوم ہو جاتی ہے۔ احتلام ہونا، زیر ناف بالوں کا اگ آنا یا 15 سال کی عمر تک پہنچنا۔ لڑکی کی بلوغت میں حیض کا آنا بھی شامل ہے۔

③ پاگل پن۔

④ ایسا بڑھاپا کہ کسی چیز کی تمیز نہ رہے۔

⑤ ہمیشہ کا مریض یا معذور لیکن ایسے افراد پر فرض ہے کہ وہ فدیہ میں مسکین کا کھانا ادا کریں۔

وہ افراد جن پر قضاء واجب ہے:

① وہ مسافر جو حالت سفر میں روزہ نہ رکھ سکے۔

② وہ مریض جو شفا یابی کی امید رکھتا ہو۔ لیکن حالتِ مرض میں روزہ نہ رکھ سکے۔

③ حائضہ عورت کو روزہ رکھنا حرام ہے۔ حالت روزہ میں حیض آ جائے تو پھر فوراً روزہ

---

*طاقت والے انجکشن غذائیت کے اجزا میں شامل ہیں اس لئے اس کا حکم بھی کھانے پینے کے جیسا ہوگا۔(فتاوی اللجنۃ الدائمہ، ارکان الاسلام، مفسدات الصیام)

چھوڑنا چاہیے۔ بعد میں قضاء دی جائے گی۔ نفاس والی عورت کا حکم بھی یہی ہے۔
④ حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت جب کمزوری محسوس کرے تو روزہ چھوڑ سکتی ہے۔
⑤ کوئی بھی ایسی اضطراری یا مجبوری کی حالت جس میں روزہ چھوڑنا ضروری ہو جائے۔

افطار کا وقت:

سورج کے غروب کے فورا بعد افطار ہونا چاہیے۔ جلدی کرنا سنت ہے۔ فرمانِ نبوی ہے:
ترجمہ: ''لوگ اسوقت تک بہتری میں رہیں گے جب تک جلد افطار کرتے رہیں۔'' (رواہ البخاري :1957)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ترجمہ: ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افطاری چند کھجوروں کیساتھ کرتے تھے۔ اگر وہ نہ ملتیں تو چھوارے کھاتے اگر وہ بھی نہ ملتے تو پھر آپ صرف پانی پیتے تھے'' (ترمذی:696)

رسول اللہ نے فرمایا: ترجمہ: ''جو شخص کسی دوسرے کا روزہ افطار کرواتا ہے تو اسکو بھی اجر وثواب ملتا ہے۔ روزے دار کے اجر میں کمی نہیں ہوتی۔'' (ترمذی: 807)

تراویح:

رمضان کی راتوں میں قرآن اور نماز کے ذریعے شب بیداری کرنا، تراویح سنتِ نبوی ہے۔ تراویح کی تعداد گیارہ رکعت ہے۔ بخاری شریف (2013) میں اُمّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں گیارہ رکعات ہیں۔

قیام اللیل:

اُمّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آپ رات کو خود جاگتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے تھے'' (رواہ البخاري :2024)

سحری کرنا:

رسول اللہ نے فرمایا: ترجمہ: ''ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق سحری کا کھانا ہے'' (مسلم:1096)
مزید فرمایا: ترجمہ: ''سحری کرو بے شک سحری کرنے میں برکت ہے'' (مسلم:1095)

نفلی روزے:

① رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے سے پورے سال کے روزے رکھنے کا اجر وثواب ملتا ہے۔ (رَوَاهُ مُسْلِم :1164)

② پیر اور جمعرات کے روزے رکھنا مستحب ہے ان دونوں ایام میں اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں۔

③ ہر مہینے کی 15,14,13 تاریخ کو روزے رکھنا۔ (اسے ایام بیض کے روزے کہتے ہیں)

④ ذوالحجہ کی 9 تاریخ کو روزہ رکھنا (غیر حاجیوں کے لئے یوم عرفہ 9 تاریخ کا)۔

⑤ عاشورہ محرم کی 9 اور 10 تاریخ کو روزہ رکھنا۔

ممنوعہ روزے

① چاند دیکھے بغیر محض شک کی بنیاد پر روزہ رکھنا۔

② عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا۔

③ ایام التشریق کو روزے رکھنا منع ہے۔ ایام التشریق 11، 12 اور 13 ذوالحجہ ہیں۔

④ خاص طور پر صرف جمعۃ المبارک کا روزہ رکھنا منع ہے۔

⑤ بیوی کا شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزے رکھنا۔

اعتکاف:

اعتکاف میں بیٹھنا مستحب سنت ہے۔ رمضان کے مہینے کے آخری عشرے میں افضل ہے۔ اُمّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف میں بیٹھا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپکی وفات ہو گئی۔

فطرانہ:

سیدنا عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃِ فطر کو روزے داروں کو لغو، فحش کاموں سے

پاک کرنے اور مساکین کے کھانے کیلئے فرض کیا تھا۔ جو شخص نمازِ عید سے قبل زکوٰۃ فطر دے گا تو یہ مقبول ہوگی۔ اور جو نماز عید کے بعد دے گا یہ عام صدقہ ہوگا فطرانہ نہیں۔'' (ابوداؤد:1609)

یہ فطرانہ ہر شخص خود دے گا اور اپنے زیر کفالت افراد کی طرف سے بھی دے گا۔

روزے داروں کی توجہ کے لئے:

اے میرے مسلمان بھائی! رمضان کے روزے ایمان واحتساب کی نیت سے رکھو اللہ تعالیٰ تمہارے گذشتہ گناہوں کو بخش دے گا۔

بغیر عذر کے ایک دن کا روزہ بھی مت چھوڑو۔ یہ کبیرہ گناہ ہے۔ رمضان کی راتوں میں تراویح پڑھو۔ خاص طور پر لیلۃ القدر کی راتوں کو نوافل ادا کرو۔

اپنے کھانے پینے اور لباس کو حلال رزق سے بناؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو قبول فرمائے گا۔ دعاؤں کو قبولیت ملے گی۔ حرام رزق سے افطاری کرنے سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ روزے داروں کو افطاری کرواؤ۔ تاکہ تم بھی اجر وثواب حاصل کرو۔ نمازِ پنج گانہ کی اچھی طرح پابندی کرو۔ کثرت سے صدقہ وخیرات تقسیم کرو۔ بے شک رمضان میں صدقہ کرنا افضل ترین عمل ہے۔ اپنے اوقات کو بغیر صالح عمل کیے ضائع مت کرو۔ تم سے تمہارے عمل کے متعلق پوچھا جائے گا۔ ہر عمل کا بدلہ ملے گا۔ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔ سحری کا اہتمام ضرور کرو۔ مغرب کے فوراً بعد افطاری کرنے میں جلدی کرو، اللہ تعالیٰ کی محبت ملے گی۔ فجر سے پہلے ہی غسلِ جنابت کرلو۔ تاکہ مکمل طہارت کے ساتھ عبادت کرسکو۔ رمضان میں فرصت کے اوقات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے قرآنِ کریم کی کثرت سے تلاوت کرو۔ اپنی زبان کو جھوٹ، لعن طعن، غیبت، چغل خوری سے پاک رکھو۔ یہ اعمال روزے کو نقصان دیتے ہیں۔ روزے میں اپنے غصے کو قابو میں رکھیں۔ اپنے نفس کو اطمینان اور سکون دیں۔ روزے رکھنے سے اللہ تعالیٰ کے خوف وتقویٰ کا احساس پیدا ہوجائے۔ ہمیشہ شکر الٰہی کرو۔ احکامات الٰہی کی اطاعت کرو۔ کثرت سے ذکرِ الٰہی کرو۔ استغفار کو اپنا شعار بناؤ۔ طلبِ جنت اور جہنم سے نجات کا سوال کرتے رہو۔ خاص طور پر

سحری وافطاری کے وقت اپنے نفس ،والدین، اولاد اور تمام مسلمانوں کیلئے دعا کرو۔
اللہ تعالیٰ نے دعا مانگنے کا حکم دیا ہے۔ اور قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے۔
اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ کرو۔ توبہ گناہوں کو ترک کرنے اور ندامت وشرمندگی کے احساس کے ساتھ کی جاتی ہے۔
ایمان وتقویٰ کو ہمیشہ جاری رکھو۔ رمضان کے اختتام تک نہیں بلکہ موت تک، فرمانِ الٰہی ہے:
ترجمہ: ''اور اپنے رب کی عبادت کرو حتیٰ کہ یقین (موت) آجائے۔'' (الحجر:99)
انسان پر عبادت، توبہ اور تقویٰ کے آثار نظر آنے چاہیں۔ رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے درود وسلام پڑھیں۔

روزے دار کا ٹائم ٹیبل:

اس ٹائم ٹیبل کو لکھنے کا ایک مقصد یہ ہے کہ روزے دار اپنے اوقات کو قیمتی بناتے ہوئے ہر منٹ کو ایک عبادت اور نیک عمل کے لئے مختص کرلے۔
سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
''ہر روز غروب شمس کے وقت میں ہمیشہ نادم ہوتا ہوں۔ کیوں کہ میری زندگی کا ایک لمحہ ایک دن کم ہو گیا لیکن میرا عمل نہیں بڑھا۔'' (الوقت فی حیاۃ المسلم، مفتاح الافکار)
امام نخعی رحمہ اللہ ایک روز رمضان کے دن کے قیمتی ہونے کے متعلق فرماتے ہیں:
''رمضان کا ایک دن ہزار دنوں سے بہتر ہے۔ ایک تسبیح ہزار تسبیحات سے بہتر ہے۔ ایک رکعت ہزار رکعات سے بہتر ہے۔ (لطائف المعارف)
ان اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کا ایک ایک دن، منٹ، لمحہ بڑا قیمتی ہے۔ اللہ کی قربت کے حصول کے لئے مختلف عبادات ہیں جنکے ذریعے اللہ تعالیٰ سے اجرِ عظیم کی امید کی جاسکتی ہے۔
اے عزیز بھائی! اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ سے زیادہ اپنی عبادات کا نذرانہ پیش کرنا چاہتے ہو تو پھر وقت ضائع نہ کرو۔

پروگرام رمضان:

تہجد اور تراویح ایک ہی نماز کے دو نام ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں گیارہ

رکعات سے زیادہ نہیں پڑھی۔تہجد کی نماز پڑھو، چاہے دو رکعت ہی کیوں نہ ہو۔نمازِ وتر پڑھو۔اگر امام کے ساتھ نہ پڑھو تو رات کو ضرور پڑھو۔

رسول اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ”جو شخص رات کو جاگے اور گھر والوں کو بھی جگائے اور سب دو رکعت نفل پڑھیں تو اللہ تعالیٰ انہیں ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں میں لکھ لیتا ہے۔“ (ابوداؤد:1309)

سیدنا صلۃ بن واشم رحمہ اللہ ساری ساری رات عبادت کرتے تھے اور دعا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھ جیسا جنت کا طلب گار کوئی نہیں، لیکن اے میرے رب مجھے اپنی رحمت سے جہنم سے آزاد فرما دینا۔ (المتجر الرابح)

ترجمہ: ”سحری کرو، عبادتِ الٰہی کی نیت سے، کیونکہ سحری میں برکت ہے۔“ (بخاری:1923)

اذان فجر سے نماز تک دعا اور استغفار کثرت سے کرو۔فرمانِ الٰہی ہے:

ترجمہ: ”(مومن لوگ) سحری کے وقت استغفار کرتے ہیں۔“ (الذاریات:18)

فجر کی سنتیں دو رکعت ادا کریں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ”فجر کی دو رکعتیں دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہیں۔“ (مسلم:725)

فجر کی نماز میں باجماعت حاضری دینا۔رسول اللہ نے فرمایا:

ترجمہ: ”اگر لوگ جان لیں کہ عشاء اور صبح کی نماز میں کیا اجر ہے تو وہ ضرور آئیں اگرچہ گھسٹ کر آنا پڑے۔“ (بخاری:615)

اذان سے نماز کے درمیان دعا مانگنا، فرمان ہے:

ترجمہ: ”اذان اور اقامت کے درمیان دعائیں رد نہیں ہوتی۔“ (ترمذی:212)

نماز فجر کے بعد سورج کے طلوع ہونے تک ذکر الٰہی میں مشغول رہنا کیونکہ آپ کا معمول تھا کہ نماز کے بعد طلوع شمس تک چوکڑی مار کر بیٹھتے تھے۔ (رَوَاہُ مُسْلِم)

امام نووی رحمہ اللہ نے ذکر الٰہی کے لئے اس وقت کو موزوں ترین قرار دیا ہے۔

طلوعِ شمس کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا حج اور عمرہ کے مکمل ثواب کا ذریعہ ہے۔ (ترمذی:586)

پھر اللہ تعالیٰ سے سارے دن کی برکت بھلائی کے لئے دعا مانگیں۔ (ابوداؤد:1286)

سارے دن کا پروگرام:

① اجر وثواب کی نیت سے سونا۔

② کاروبار زندگی یا علم کے حصول کیلئے جانا، فرمانِ رسول ﷺ ہے:

ترجمہ: ''اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کوئی کھانا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی داود علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِي)

مزید فرمایا:

ترجمہ: ''جو شخص علم حاصل کرنے کی راہ پر گامزن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت کی راہ آسان فرما دیتا ہے۔'' (ابوداؤد: 3641)

③ ذکر اللہ میں مشغول رہنا تمام دن کا بہترین کام ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اہل جنت صرف اس بات پر حسرت کریں کہ انہوں نے اوقاتِ دنیا میں ذکر الٰہی نہ کیا۔'' (طبرانی)

④ حسب استطاعت اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ وخیرات کریں۔

⑤ اذان سن کر باجماعت نماز کے لئے حاضر ہو جائیں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ترجمہ: ''رسول اللہ نے ہمیں ہدایت کے طریقے بتائے اور ان طریقوں میں فرض نماز کو مسجد میں پڑھنا بھی شامل ہے۔''

⑥ دوپہر کو کچھ نہ کچھ بدن کو آرام دیں۔

⑦ عصر کی نماز پڑھیں۔ اس سے پہلے کی چار رکعات پڑھنے کی کوشش کریں۔

⑧ کسی وعظ ونصیحت کی محفل میں شرکت کرسکتے ہیں۔

⑨ مسجد میں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تلاوتِ قرآن پاک کریں۔

⑩ افطاری کے کسی پروگرام میں امداد فراہم کریں (حسبِ استطاعت)۔

⑪ ایمان وعمل کی تربیت کے لئے اسلامی کتب کا مطالعہ کریں۔

⑫ اہل وعیال کے مسائل اور ضروریات زندگی مہیا کرنا۔

⑬ یا علمی کلاس میں شرکت کرنا۔

⑭ مغرب سے تھوڑا پہلے دعا میں شریک ہوں، گھر والوں کے ساتھ یا انفرادی دعا میں شریک ہوں۔ روزے دار کی دعا کے قبول ہونے پر حدیثِ نبوی موجود ہے۔ (ترمذی:780)

⑮ مغرب کی نماز مسجد میں ادا کریں۔ تکبیر اولیٰ میں موجود ہوں۔

⑯ مسجد میں ذکر واذکار کے لئے کچھ دیر موجود رہیں۔ سنتیں ادا کریں، افضل عمل گھر واپس جا کر سنتوں کے پڑھنے کا ہے۔

⑰ رات کے کھانے میں اہل وعیال کے ساتھ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے شکر ادا کریں۔

⑱ عشاء کی نماز اور تراویح مسجد میں ادا کریں۔

⑲ رمضان کی راتوں میں انفرادی مطالعے کا اہتمام کریں۔ خاندانی عزیز واقارب کے ساتھ مل جل کر بیٹھیں۔ احباب ودوستوں کے مسائل کے حل کے لئے کوشش جاری رکھیں۔

روزے داروں کے اہم ترین اذکار و وظائف:

ایک مؤمن کو ہر حال میں اپنے رب کا ذکر کرنا چاہیے۔ کسی وقت اور کسی لمحے اپنے رب کی یاد سے غافل نہ ہوں۔ اللہ کا ذکر کرنا اور دعائیں مانگنا، ایک مستقل عبادت ہے۔ رمضان میں خصوصاً ان اذکار کا اہتمام کریں۔

اے مسلمان بھائی، بہن! آپ صبح وشام کے اذکار، بیت الخلاء میں آنے، جانے کی دعا، موذن کی آواز سن کر پڑھی جانے والی دعائیں وضو، مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعائیں لازماً پڑھا کریں۔

اذان واقامت کے درمیان والا وقت بڑا اہم ہوتا ہے فرمانِ رسول ﷺ ہے کہ اسوقت مانگی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے۔ (ترمذی:212)

اسکے ساتھ نماز کے درمیان پڑھے جانے والے اذکار، دعائیں، تشہد میں پڑھی جانے والی دعائیں اور خاص طور پر انکا ترجمہ یاد کریں۔ یہ دعائیں آج کل ہر جگہ عام دستیاب ہیں آپ استفادہ کرسکتے ہیں۔ دعائے قنوت، جو وتروں میں پڑھی جاتی ہے اسکا معنیٰ بھی ذہن نشین کریں۔

لیلۃ القدر میں یہ دعا پڑھنے کی حدیث موجود ہے۔

﴿ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ ﴾

خواتین کے مسائل: رمضان کے حوالے سے:

اے مسلمان بہن! رمضان المبارک کے حوالے سے خواتین کی طرف سے بے شمار سوالات کئے جاتے ہیں، ہم ان تمام سوالات اور انکے جوابات کا مختصر جائزہ پیش کرتے ہیں!

سوال نمبر 1: طلوع فجر کے فوراً بعد اگر کوئی عورت پاک ہوجاتی ہے (حیض سے) تو کیا تو وہ روزہ رکھے گی؟ یا پھر یہ بعد میں قضاء کرے گی؟

جواب: طلوع فجر کے بعد حیض بند ہونے اور پاک ہونے کے متعلق علماء کے دو اقوال ہیں۔
❶ باقی دن وہ کھائے پیئے نہ بلکہ روزہ میں رہے۔لیکن اس روزے کو شمار نہیں کیا جائے گا، بلکہ قضاء دی جائے گی امام احمد کا مشہور موقف یہی ہے۔ ❷ دوسرے قول کے مطابق باقی دن اسکا روزہ نہ ہوگا۔ وہ جو چاہے کھائے پیئے۔ اسکے بعد جب قضاء دی جائے تو پھر اس دن کو بھی شامل کیا جائے گا۔ یہ قول پہلے قول سے راجح ہے۔

سوال نمبر 2: روزے کے شروع ہونے سے پہلے پاک ہوجائے۔لیکن نمازِ فجر کے بعد غسل کرے تو اسکا روزہ صحیح ہے؟

جواب: جب کوئی عورت طلوع فجر سے پہلے (چاہے ایک منٹ قبل ہی کیوں نہ ہو) پاک ہو جائے تو اس پر روزہ رکھنا لازم ہو جاتا ہے۔اسکا یہ روزہ درست شمار ہوگا۔اگرچہ غسل وغیرہ بعد میں کیا جائے۔اسی طرح مرد کو اگر احتلام آجائے یا وہ جنبی ہو تو کیا وہ سحری نہیں کھاتا؟ اور غسل بھی بعد میں کرتا ہے۔یہی معاملہ عورت کا ہے۔اسکے ساتھ ساتھ مزید وضاحت کئے دیتا ہوں کہ اگر پورے دن روزے کے بعد اگر حیض آجائے تو بھی روزہ درست شمار ہوتا ہے۔

سوال نمبر 3: اگر نفاس (ولادت) والی عورت 40 دن سے پہلے ہی پاک ہوجائے تو کیا وہ نماز، روزہ پر عمل کرے گی؟

جواب: جی ہاں، 40 دن سے پہلے پہل جس وقت بھی طہارت حاصل ہو فوراً اس پر نماز،

روزہ رکھنا لازم ہوجاتا ہے۔اسکے ساتھ جماع بھی کیا جاسکتا ہے۔کیونکہ وہ پاک ہے۔اور نماز، روزہ سے منع کرنے والی چیز نہیں ہے۔

سوال نمبر 4 : کسی عورت کے ایام میں کمی بیشی ہوتی رہے تو وہ کیا کرے؟یعنی کبھی حیض 5 دن آئے کبھی 6 یا 8 دن تو اسکے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: جب کسی عورت کے ساتھ یہ مسئلہ ہو کہ کبھی حیض 5 دن تو کبھی 8 دن رہتا ہو تو وہ جب تک پاک نہ ہوجائے اسوقت تک نماز نہیں پڑھ سکتی۔کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی حیض کی کوئی متعین مدت بیان نہیں کی ہے۔لہٰذا جب تک خون باقی رہے گا اسوقت تک نہ نماز ہوگی نہ روزہ۔

سوال نمبر 5 : اگر کسی عورت کو دن کے وقت حالتِ روزہ میں دو چار قطرے خون آجائے تو وہ کیا کرے۔واضح رہے کہ اسکو پورا مہینے یہ قطرے آتے رہتے ہوں ،کیا اسکا روزہ صحیح ہے؟

جواب: جی ہاں ، یہ روزہ بالکل صحیح ہے۔اور جو قطرے خون کے آتے ہیں تو یہ حیض نہیں ہیں بلکہ یہ رگوں میں سے آنے والا خون ہے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک قول بھی دلالت کرتا ہے

سوال نمبر 6 : کوئی عورت محسوس کرے کہ اسکو خون آرہا ہے لیکن واقعتاً مغرب سے پہلے خون نہ آئے۔یا پھر حیض کی درد ہونے لگے لیکن خون نہ آئے۔تو کیا اس عورت کا روزہ درست ہوگا۔

جواب : اس صورت میں روزہ بالکل درست ہوگا۔کیونکہ ایک پاک عورت کو حیض کا خون جاری نہیں ہوا ہے بلکہ صرف درد یا احساس ہوا ہے۔جس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ روزہ چاہے نفلی ہو یا فرضی، دونوں درست ہیں۔خون کا خارج ہونا روزے کو توڑ دیتا ہے۔

سوال نمبر 7 : جب کوئی عورت خون دیکھے لیکن اسکو یقینی طور پر معلوم نہ ہو کہ یہ حیض کا خون ہے یا کوئی اور ہے۔تو پھر کیا وہ روزہ مکمل کرے یا نہیں؟

جواب: اس عورت کو روزہ مکمل کرنا چاہیے۔اسکا روزہ بھی درست ہوگا کیونکہ ابھی تک یہ واضح نہیں ہوا کہ حیض کا خون ہے یا نہیں۔

سوال نمبر 8: کیا حائضہ اور نفاس (ولادت) والی عورت رمضان کے دنوں میں کھا پی سکتی ہے۔

جواب: جی ہاں، مذکورہ بالا روزہ نہ رکھنے والی خواتین، رمضان کے دنوں میں کھا پی سکتی ہیں۔ لیکن بہتر ہے کہ یہ سب کام پوشیدہ ہونے چاہیں۔ بالخصوص بچوں کے سامنے یہ کام نہ کریں کیونکہ ان کے لئے یہ سمجھنا مشکل ہو جائے گا۔

سوال نمبر 9: جب کوئی عورت عصر کے وقت پاک ہوتی ہے تو کیا اس پر عصر کے ساتھ ساتھ ظہر پڑھنا بھی لازمی ہے یا وہ صرف عصر کی نماز ہی پڑھے گی؟

جواب: بہتر قول کے مطابق عصر کے وقت پاک ہونے والی عورت پر صرف عصر کی نماز ہی فرض ہے۔ ظہر کو فرض کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اگر ظہر پڑھنا بھی فرض ہوتی تو رسول اللہ ﷺ ضرور واضح فرما دیتے۔ جس نماز کا وقت ہوگا ضرور وہی نماز فرض ہوتی۔

سوال نمبر 10: بعض عورتوں کو قبل از وقت بچہ پیدا ہو جاتا ہے مثلاً ناقص بچہ تو اس صورت میں لازماً دو حالتیں ہوتی ہیں۔ کبھی بچہ جنین بننے سے پہلے ہی ساقط ہو جاتا ہے اور کبھی جنین بننے اور اس میں روح پھونکے جانے کے بعد، اسقاط ہوتا ہے۔ تو ان دونوں میں اگر روزے رکھے جائیں تو ان کا کیا حکم ہوگا۔

جواب: اگر اسقاط ایسے بچے کا ہوا ہے جو ابھی جنین نہ بنا تھا تو اس وقت نکلنے والا خون نفاس کا نہیں ہوگا۔ لہٰذا اس صورت میں اس کا روزے رکھنا اور نماز پڑھنا درست ہوگا۔ اگر جنین کی تخلیق ہو گئی ہے اور پھر اسقاط ہوا ہے تو ایسی صورت میں نکلنے والا خون نفاس کا ہوگا لہٰذا نفاس میں نماز، روزہ دونوں کو ادا نہیں کیا جا سکتا۔

سوال نمبر 11: ایک حاملہ عورت کو رمضان کے دنوں میں خون آنے لگے تو اس کا روزہ رکھنا درست ہوگا؟

جواب: اگر کسی عورت کو حیض کا خون آئے تو اس کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہم نفاس اور حیض والی عورت کو فرضیت روزہ سے آزاد شمار کرتے ہیں۔ اگر کسی حاملہ عورت کو حیض کا خون آنے لگے تو پھر اس کے لئے روزہ رکھنا منع ہوگا۔ بعض طبی مشاہدوں کے مطابق بسا اوقات حاملہ عورت کو بھی کچھ نہ کچھ حیض کا خون آ سکتا ہے اور اگر وہ

خون حیض والا نہ ہوتو پھر وہ عورت روزہ رکھے گی۔

سوال نمبر 12: جب کسی عورت کو اپنے ایام حیض کے دوران ایسے دن بھی آئیں کہ اس دن کسی بھی وقت اسے حیض نہ آیا ہو۔ اور پھر اگلے دن دوبارہ شروع ہو جائے تو اس دن کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: ایام حیض کے درمیانی ایام میں اگر کسی دن خون نہ آئے تو بھی اس دن کو ایام حیض میں شمار کیا جائے گا اور اگر پندرہ دن سے زائد عرصے تک یہی صورت حال رہے تو پھر یہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ کہلائے گا جس میں نماز، روزہ معاف نہیں ہوتا۔

سوال نمبر 13: حیض کے آخری دنوں میں کچھ عورتیں خون کے نشانات نہیں دیکھتیں۔ کیا اس دن روزہ رکھیں گی۔ یعنی حیض کے آخری دن آنے والا سفید پانی بھی نہیں آتا تو وہ عورت کیا کرے؟

جواب: اگر کسی عورت کی یہ ہمیشہ کی عادت ہے کہ اسے آخری دنوں میں سفید پانی نہیں آتا تو وہ روزہ رکھے گی اور اگر سفید پانی آتا ہو تو اس کو بھی حیض میں شمار کیا جائے گا۔

سوال نمبر 14: کیا حائضہ یا نفاس والی عورت قرآن کو دیکھ کر یا زبانی پڑھ سکتی ہے؟ اگر وہ طالبہ یا معلّمہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: مجبوری کی صورت میں حائضہ یا نفاس والی عورت کا بغیر ہاتھ لگائے قرآن پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے جیسے معلّمہ یا طالبہ۔ لیکن اگر کوئی صرف ثواب کی نیت سے پڑھنا چاہے تو اسے نہیں پڑھنا چاہیے۔

سوال نمبر 15: کیا حائضہ عورت کو پاکی حاصل کرنے کے بعد لباس تبدیل کرنا ضروری ہے؟

جواب: ضروری نہیں ہے کہ ہر عورت پاکی حاصل کرنے کے بعد لباس تبدیل کرے۔ کیونکہ حیض سے لباس ناپاک نہیں ہوتا۔ بلکہ حیض کا خون جس جگہ کپڑے کو لگے صرف وہی مقام ناپاک ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواجِ مطہرات کو حکم دیتے تھے کہ جہاں جہاں حیض کا خون لگا ہے صرف اسی مقام کو دھو کر اسی لباس میں نماز پڑھ سکتی ہیں۔

سوال نمبر 16: ایک عورت نے رمضان کے چند روزے نہیں رکھے بوجہ ولادت۔ اس نے

ابھی ان روزوں کی قضاء نہیں کی تھی کہ دوسرا رمضان بھی آ گیا۔ اس وقت یہ دودھ پلا رہی تھی اس لئے روزے نہ رکھ سکی۔ اب بتائیں کہ تیسرا رمضان بھی آ گیا ہے لیکن وہ روزوں کی قضاء کب کرے گی؟

جواب: قضاء دینے والی عورت جب اپنے اندر روزوں کی قضاء دینے کی استطاعت محسوس کرے گی تو اسی وقت وہ قضا دے گی اور جب تک معذوری ہے اس وقت تک کوئی حرج نہیں ہے کہ ایک سال گزرے یا تین سال گزر جائیں۔ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ شعبان آنے تک روزے رکھنے پر قادر نہیں ہوتی تھیں۔ یعنی کہ ایک رمضان کی قضاء اگلے رمضان سے صرف ایک ماہ قبل ادا کرتی تھیں۔ اگر استطاعت کے باوجود جان بوجھ کر قضاء کو لٹکایا جا رہا ہے تو ایسی صورتحال میں توبہ کرنا اور قضاء صوم لازمی ہے۔

سوال نمبر 17: بعض خواتین رمضان کے مکمل روزے رکھنے کے لئے گولیاں کھاتی ہیں۔ آپ کے خیال میں کیا یہ ٹھیک ہے کہ حیض بند کرنے کی گولیاں کھا کر مکمل روزے رکھے جائیں؟

جواب: میں اس سے پرہیز کا مشورہ دوں گا کیونکہ ان گولیوں سے بہت ہی زیادہ نقصان کا اندیشہ ہے۔ اکثر ڈاکٹر حضرات حیض بند کرنے والی گولیوں کے مضر صحت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ویسے بھی جب اللہ تعالیٰ نے روزوں کو بعد میں ادا کرنے کی آزادی دی ہے تو پھر یہ خطرہ مول لینے کی ضرورت بھی کیا ہے؟

سوال نمبر 18: رمضان کی راتوں میں عورت اپنے گھر میں تراویح پڑھے یا مسجد و مدرسے میں جا کر؟ ان دونوں کاموں میں سے بہتر و افضل عمل کون سا ہے؟

جواب: عورتوں کے لئے افضل یہی ہے کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھنا ہے کیونکہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم عام ہے کہ ''خواتین کے لئے گھر سب سے بہتر ہیں۔'' (بیہقی: 3/131) اگر کسی مقام پر وعظ و نصیحت کا پروگرام ہو رہا ہو تو پھر آپ مسجد و مدرسہ میں بھی جا سکتی ہیں لیکن گھروں سے باہر جا کر اپنی زیب و زینت کو نمایاں کرنا اور جلوے بکھیرنا کسی طور بھی صحیح نہیں ہے۔

سوال نمبر 19: ایک روزے دار عورت کھانا وغیرہ چکھ سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: جی ہاں ذائقے کو چکھا جا سکتا ہے۔ لیکن صرف زبان پر رکھ کر تھوک دیا جائے۔

سوال نمبر 20: ایک عورت کو تین ماہ کا حمل تھا پھر ساقط ہو گیا وہ پاکی حاصل ہونے تک نماز سے دور رہی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فوراً اسقاط کے بعد نماز پڑھے گی۔

جواب: اہل علم کے نزدیک یہ معروف بات ہے کہ تین مہینے کے بعد اگر اسقاط ہوا ہے تو اس کے بعد آنے والا خون نفاس کا کہلائے گا۔ لہٰذا وہ عورت طہارت تک نماز نہ پڑھے۔ اسی (80) دنوں کے بعد جنین میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ لہٰذا اس کے بعد اگر اسقاط ہو تو پھر طہارت تک نماز نہ پڑھی جائے۔ اس مدت سے پہلے اگر اسقاط ہو تو پھر لازم ہے کہ نماز پڑھیں کیونکہ اس وقت جاری ہونے والا خون نفاس کا نہیں بلکہ عام بیماری والا خون ہے۔

سوال نمبر 21: ایک عورت سوال کرتی ہے کہ جب سے وہ رمضان کے روزے رکھنے لگی ہے اس وقت سے اس نے رمضان کے روزوں میں ایام حیض کے روزوں کی قضاء نہیں دی یعنی کبھی بھی قضاء روزے رکھے ہی نہیں۔ اب وہ کیا کرے؟

جواب: یہ ایک افسوسناک امر ہے۔ یہ کاہلی اور غفلت ہماری خواتین میں عام ہے۔ اپنے ذمے فرض روزوں کی قضاء نہ کرنا سستی کی وجہ سے یا روزوں کو کمتر اور غیر اہم گردانتے ہوئے یہ کام کیا جائے دونوں صورتیں غلط ہیں۔ اس کا علاج توبہ اور تقویٰ ہے۔ لہٰذا یہ عورت توبہ و استغفار بجا لائے۔ اور جس قدر استطاعت ہو سکے ان قضاء روزوں کو پورا کرے۔

سوال 22: ایک عورت نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد حائضہ ہوتی ہے۔ کیا اس نماز کی قضاء (طہارت کے بعد) ادا کرے گی یا نہیں؟ اسی طرح ایک نماز کے وقت میں وہ حیض سے نکل کر پاک ہوتی ہے تو؟

جواب: نماز کا وقت داخل ہوتے ہی نماز فرض ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد اگر حیض آیا ہو تو لازماً اس فوت شدہ نماز کی قضاء دینی پڑے گی۔ اسی طرح اگر عورت پاک ہو جائے اور اس وقت کسی بھی نماز کا ٹائم جاری ہو تو اسے لازماً یہ نماز پڑھنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کا

اِرشاد گرامی ہے: ''بیشک نماز اپنے مقررہ وقت پر فرض کی گئی ہے''۔

سوال 23: ایک عورت پینسٹھ (65) سالہ ہے۔ اسے عادت کے مطابق حیض کا خون تو نہیں آتا لیکن چند قطرے انہی ایام میں آتے ہیں جو سابقہ ایام حیض تھے۔ یہ عورت ان دنوں میں روزے رکھے یا نہیں؟

جواب: ایسی عورت انہی ایام میں یقیناً روزے اور نماز چھوڑے گی جن ایام میں اسے حیض آتا تھا۔ اب اگر حیض نہیں آتا لیکن چند قطرے خون اور پانی آنا بھی حیض کے قائم مقام ہیں۔

سوال 24: کیا حائضہ عورت مسجد میں خطبہ، وعظ و نصیحت سننے آ سکتی ہے یا نہیں؟؟

جواب: حائضہ عورت مسجد حرام اور دیگر تمام مساجد میں حاضر نہیں ہو سکتی۔ کسی کام کی وجہ سے مسجد سے گذر سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو مسجد سے چٹائی لانے کا حکم دیا تھا۔ اور فرمایا تھا کہ ''حیض کا اثر آپ کے ہاتھوں پر نہیں ہوتا''۔ اس کے علاوہ نماز عید میں آپ ﷺ نے تمام حائضہ و غیر حائضہ خواتین کو عیدگاہ میں حاضر ہونے اور دعا میں شریک ہونے کا حکم دیا تھا لیکن یہ حکم مسجد کے لئے نہیں تھا۔

عشرۂ ذوالحجہ کی فضیلت

ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں کی فضیلت، قرآن وسنت کی روشنی میں درج ذیل ہے:

❶ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ﴾ یعنی مجھے فجر اور دس راتوں کی قسم ہے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ بحوالہ بخاری فرماتے ہیں: ''اس سے مراد ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن ہیں''۔

❷ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان دس دنوں میں اللہ تعالیٰ کو نیک اعمال کو بہت پسند ہے'' آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا جہاد فی سبیل اللہ سے بھی زیادہ یہ دن پسند ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! یہ دن جہاد فی سبیل اللہ سے بھی بہتر ہیں سوائے اس شخص کے جو اپنے مال اور جان کو لے کر نکلے اور کسی چیز کو

واپس لے کر نہ آئے۔'' (رَوَاهُ البُخَارِي :969)

③ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان دس دنوں سے بڑھ کر اور سب سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کو کوئی اور دن نہیں ہیں لہٰذا تم ان دنوں میں کثرت سے تسبیح، تحمید اور تہلیل کیا کرو'۔ (طبرانی الکبیر)

④ سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مطابق رسول اللہ ﷺ ان دس ایام میں سخت ترین محنت سے نیک اعمال فرماتے تھے۔ (سنن الدارمی)۔

امام ابن حجر رحمہ اللہ کے مطابق اس نیک اعمال کی وجہ غالباً یہ ہے کہ ان دنوں میں حج کا اجتماع منعقد ہوتا ہے اور حج اسلام کے ارکین میں شامل ہے۔

مستحب اعمال:

① کثرت سے نوافل ادا کرنا۔ نمازوں میں مکمل پابندی کرنا، کثرت سجود سے قربِ الٰہی حاصل کرنا۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

② نفلی روزے کا اہتمام کریں۔ کیونکہ اعمال صالحہ میں روزے بھی شامل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ذی الحجہ کی 9 تاریخ کو روزے رکھتے تھے یوم عاشور، محرم اور ہر مہینے تین روزے رکھنا بھی آپ ﷺ کا معمول تھا۔ (ابوداود، مسند احمد)

③ کثرت سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنا بھی ان ایام کا ایک معروف فعل ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کے مطابق سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم بازاروں میں جاتے تھے، خود بھی تکبیرات کہتے اور لوگ بھی تکبیریں بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے خیمے میں بلند آواز سے تکبیریں کہتے تو اہل مسجد اس کو سن کر جواباً تکبیریں کہتے تھے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نمازوں کے بعد، گھر میں، آتے جاتے، پیدل چلتے ہوئے تکبیریں کہتے تھے۔ افسوس صد افسوس کہ آجکل ان ایام میں یہ عظیم سنت ختم ہوگئی ہے۔ تکبیر ان الفاظ سے کہی جاتی تھی:

﴿اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا﴾ اور ﴿اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ ﴾ (مصنف ابن ابی شیبۃ 2/16۔ عن ابن عباس)

④ یومِ عرفہ کا روزہ رکھنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’میں اُمید کرتا ہوں کہ یومِ عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے‘‘ (رَوَاہُ مُسْلِم) لیکن یہ روزہ حاجیوں کے لئے نہیں ہے۔

⑤ قربانی کا دن مسلمانوں کی عظیم الشان قربانی اور اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان کی نشاندہی کرتا ہے۔ تمام علماء کے مطابق سال کا افضل ترین دن قربانی کا دن ہے۔ سنن ابی داوٗد میں رسول اللہ ﷺ کا اِرشاد ہے: ’’قربانی کا دن افضل ترین دن ہے۔‘‘

احکام قربانی:

قربانی کرنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے قربانی کیا کرتے تھے۔ قربانی زندہ افراد کرتے ہیں۔ اگر کوئی اپنے فوت شدگان کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔ (لیکن درج ذیل شرطوں کے ساتھ):

① قربانی اصل میں زندوں کی طرف سے ہوتی ہے، ان کے ضمن میں فوت شدگان کا نام بھی لیا جا سکتا ہے۔

② فوت شدگان کی قربانی ان کی وصیت کو پورا کرتے ہوئے کی جا سکتی ہے۔

③ تخصیص کرتے ہوئے صرف فوت شدہ افراد کی طرف سے قربانی کرنا سنت نبوی ﷺ سے ثابت نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کسی فوت شدہ صحابی یا اپنے رشتہ دار کی طرف سے قربانی نہیں کی تھی۔ آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ اُمّ المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا، تین بیٹیاں اور سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی زندگی میں انتقال فرما گئے تھے لیکن آپ ﷺ نے کبھی بھی ان کی طرف سے قربانی نہیں کی۔

④ قربانی کرنے والا ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں تک اپنے بدن کے بال نہ کاٹے۔ اُمّ المؤمنین سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب عشرہ ذوالحجہ شروع ہو جائے اور کوئی قربانی کا ارادہ کرلے تو اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے بال اور ناخن نہ

کاٹے‘‘ (رَوَاہُ مُسْلِم :1977)

اس عمل کی حکمت یہ ہے کہ قربانی کرنے والا حج کے اعمال میں شریک ہو جاتا ہے۔

عیدالاضحیٰ کے آداب:

اے پیارے بھائی! ہم تمہیں عیدالاضحیٰ کی مبارک باد دیتے ہیں۔ تمام قسم کی بھلائیاں اتباع سنت اور پیروئ رسول ﷺ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے رسول نے ہمیں یومِ عید اور ایام تشریق میں چند اُمور کا حکم دیا ہے:

1. بلند آواز میں تکبیریں کہنا، یوم عرفہ سے لے کر، ایام تشریق کے آخری دن عصر تک اور یاد رہے کہ آخری دن 13 ویں ذوالحجہ کو ہوتا ہے۔ بازاروں، گھروں اور مساجد میں تکبیر کا ورد جاری رکھیں۔

2. قربانی، نماز عید کے بعد کی جاتی ہے۔ پہلے کرنا منع ہے۔ (رَوَاہُ مُسْلِم :1960)

قربانی کے چار دن ہوتے ہیں۔ ایک یومِ نحر اور تین ایام تشریق (السلسلة الصحيحة:3486)

3. خوشبو لگائیں۔ غسل کریں۔ اچھے لباس پہنے لیکن فضول خرچی اور نمود و نمائش سے پرہیز کرے۔ خواتین بھی عیدگاہ میں جا کر نمازِ عید پڑھیں۔ عید کی مبارک باد دینا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فعل سے ثابت ہے۔

عید کے دن کھیل تماشے، محفل موسیقی، رقص و سرود کی محفلیں سجاتے نہ گزاریں۔ فضول خرچی اور فخر و ریا کرنا منع ہے۔ گوشت سارا خود نہ کھائیں بلکہ غریبوں اور مسکینوں کو بھی دیں۔

ایام ذوالحجہ کی ایک اہم عبادت حج، عمرہ اور مکہ و مدینہ کے مقدس مقامات کی زیارت ہے۔ ہم حج پر تفصیل سے نہیں لکھ رہے کیونکہ حج کے ارکان اور دیگر مسائل پر آج کل بیشمار چھوٹے رسائل میں موجود ہیں۔

فضائل اعمال و اقوال

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ وَسَارِعُوٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴾ (آل عمران: 133)

ترجمہ: ''اپنے رب کی بخشش و جنت کی طرف دوڑے چلے آ ؤ (ایسی جنت) کہ جس کا عرض آسمانوں اور زمین سے بڑا ہے۔ یہ پرہیزگاروں کیلئے تیار کی گئی ہے۔''

جنت کا حصول اور جہنم سے نجات، بلند ہمت انسانوں اور پاکیزہ دلوں کا نکتۂ نظر ہوا کرتا ہے۔ یہ آرزو اور اُمید اللہ تعالیٰ کی عنایت و رحمت کے بغیر پوری نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بڑا احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسے افعال، اعمال اور اسباب کی رہنمائی فرمائی جس سے حصول جنت کی راہیں کشادہ ہو جاتی ہیں۔ ایسے ہی افعال اور اسباب درج ذیل ہیں:

① **خلوصِ نیت:** سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمانِ الٰہی سنایا

ترجمہ: ''بیشک اللہ تعالیٰ نیکیاں اور بدیاں لکھتا ہے، پھر بندے کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ سو جو شخص نیکی کا ارادہ کرے لیکن نیکی پر عمل نہ کرے تو پھر بھی اس کے نامہ اعمال میں ایک مکمل نیکی لکھ دی جاتی ہے اور جو شخص ارادے کے ساتھ ساتھ نیکی پر عمل پیرا بھی ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ بلکہ سات سو گنا تک اجر و ثواب بڑھ جاتا ہے۔'' (رواہ البخاري: 6491)

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''جو شخص اپنے بستر پر آئے اور اس کی نیت تھی کہ وہ رات کو اُٹھ کر نماز پڑھے گا لیکن نیند غالب آ گئی۔ تو بھی اللہ تعالیٰ اس کی نیت کا اجر لکھیں گے اور اس کی نیند اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کا تحفہ ہوگی۔'' (نسائی: 1786)

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''جو شخص بہترین وضو کرے تو اس کے جسم کے گناہ نکل جاتے ہیں بلکہ ناخنوں کے نیچے سے گناہ نکل جاتے ہیں''۔ ایک روایت میں فرمایا: ''جو میری

طرح وضو کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ گناہ معاف فرما دیتے ہیں اور اس کی نماز، مسجد میں چل کر جانا، اس کے لئے اضافی اجر و ثواب بنتا ہے۔"
(رَوَاہُ مُسْلِم :229)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: "تم میں سے جو شخص بھی بہترین وضو کرے پھر یہ پڑھے: ﴿ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُاللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ ﴾ تو ایسے شخص کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں، جس سے چاہے داخل ہو۔" (رَوَاہُ مُسْلِم :234)

فضیلت تعمیر مساجد:

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

ترجمہ: "جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے مسجد بناتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔" (رَوَاہُ البُخَارِي :450)

مسجد میں جانے کی فضیلت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: "جو شخص مسجد میں جائے اور اسکا مقصد صرف نیکی کو سیکھنا اور سکھانا ہو تو اس کیلئے ایک مکمل ترین حج کا ثواب ملتا ہے۔" (ترغیب وترھیب :81)

فرمانِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

ترجمہ: "جو شخص مسجد جاتا ہے تو اس کا ایک قدم ایک گناہ مٹاتا اور ایک نیکی کو لکھتا ہے۔ مسجد میں آتے اور جاتے دونوں وقت ہوتا ہے۔" (صحیح ترغیب :295)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: "جو شخص باوضو ہو کر فرض نماز کے لئے اپنے گھر سے نکلے تو اس کا اجر اتنا ہے کہ جیسے ایک حج کرنے والے کا ہوتا ہے۔ جو شخص چاشت کی نماز پڑھنے جاتا ہے تو اس کے لئے ایک عمرہ کرنے والے کا ثواب ملتا ہے۔ اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے درمیان اگر کوئی لغو کام نہ ہو تو یہ عمل عِلِّیِّیْنَ کی کتاب میں لکھا جاتا ہے۔" (صحیح ترغیب وترھیب :315)

اذان کی فضیلت: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ”جو شخص بارہ برس تک اذان دے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ اس کی اذان کے بدلے ہر روز ساٹھ (60) نیکیاں ملتی ہیں، ہر اقامت کے بدلے تیس (30) نیکیاں ملتی ہیں (صحیح ترغیب وترہیب: 246)

فرمانِ رسول ﷺ ہے:

ترجمہ: ”مؤذن کو اس کی اذان بخشوا دے گی۔ اور ہر خشک اور تر چیزیں اس کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔“ (مسند احمد: 2/136)

مسجد میں نماز کا انتظار کرنا: ① فرمانِ رسول ﷺ ہے:

ترجمہ: ”جب باوضو ہو کر کوئی شخص مسجد میں آئے پھر نماز کا انتظار کرے، تو اس کے کاتب اس شخص کے ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھتے ہیں۔ اور نماز کا انتظار کرنا، دعا کی طرح لکھا جاتا ہے۔ اس شخص کو گھر سے نکلنے سے واپس آنے تک نمازی (یعنی حالت نماز میں) لکھا ہے۔“ (صحیح ترغیب وترہیب: 394)

② رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ: ”میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے نفس میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک بازو بھر اس کے قریب ہوتا ہوں۔ اور اگر وہ ایک بازو بھر میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک گز اس کے قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ چل کر آئے تو میں دوڑ کر اس کے پاس آتا ہوں۔“

(رَوَاهُ الْبُخَارِي: 7405)

③ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ”ذکر الٰہی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے جو بندے کو اللہ کے عذاب سے نجات دے۔“ (مسند احمد، 5/639)

④ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اللہ کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔'' (رَوَاہُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ)

⑤ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں، میزان پر بھاری ہیں اور رحمٰن کو بہت محبوب ہیں، وہ یہ ہیں ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔'' (بخاری:6406)

⑥ فرمانِ رسولِ مقبول ﷺ ہے:

ترجمہ: ''دو عمل ایسے ہیں کہ اگر کوئی مسلمان ان کی حفاظت کرتا ہے تو وہ ضرور جنت میں جائے گا۔ یہ عمل بہت آسان ہیں لیکن عمل کرنے والے بہت کم ہیں: ❶ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ تسبیح یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ، دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور دس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اس طرح یہ عمل زبان پر ایک سو پچاس ہوگا اور میزان میں پندرہ سو۔ (یعنی اس کا اجر اس قدر بڑھ جائے گا)۔

❷ اسی طرح 34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ رات کو بستر پر جاتے وقت پڑھو، یہ عمل زبان پر سو اور میزان پر ایک ہزار تک ہوجائے گا۔ اب بتاؤ تم میں سے کون ہر روز ڈھائی ہزار گناہ کرتا ہے۔'' (الترغیب:603)

⑦ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:

ترجمہ: ''تم لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہو یہ جنت کا خزانہ ہے۔'' (رَوَاہُ الْبُخَارِيُّ)

⑧ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص یہ دعا صبح و شام ایک سو مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں، وہ دعا یہ ہے: ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ''

ذکر الٰہی کی فضیلت:

① رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''جو شخص ﴿سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ﴾ کہے تو اس کے لئے جنت میں ایک

درخت لگا دیا جاتا ہے۔ (صحیح الجامع:6429)

② رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''جو شخص دن میں سو بار ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ﴾ پڑھے تو اس کے تمام گناہ مٹ جاتے ہیں اگر چہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں'' (رواہ البخاري)

③ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''کیا تم میں سے کوئی ہر روز ایک ہزار نیکیاں نہیں کما سکتا؟ دریافت کیا کہ کیسے؟ فرمایا: ''تم سو بار اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرو، تمہارے لئے ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں'' (رواہ مسلم :2698)

④ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''یہ دعا گناہوں کو ایسے جھاڑتی ہے جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں، ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ للهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اللهُ اَكْبَرُ﴾ (صحیح الجامع:2089)

⑤ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ شجر کاری کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ قریب سے گذرے، دریافت فرمایا: اے ابو ہریرہ کیا بو رہے ہو؟ عرض کیا درخت لگا رہا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اس سے بہتر شجر کاری کی خبر نہ دوں؟ تم یہ دعا پڑھو: ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ للهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اللهُ اَكْبَرُ﴾ اس کے بدلے تمہارے لئے جنت میں ایک درخت لگایا جائے گا۔ (ابن ماجہ:3084)

⑥ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''یہ جو تم اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، بزرگی اور تہلیل بیان کرتے ہو تو یہ سب اذکار عرش کے گرد گھومتے ہیں اور اپنے پڑھنے والے کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ تمہارا بھی ذکر عرش پر ہوتا رہے۔'' (ابن ماجہ:3086)

قرآن پڑھنے کی فضیلت

① رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''رات کو سوتے وقت ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ پڑھا کرو، یہ شرک سے

آزاد کرنے والی سورت ہے۔(الترغیب والترھیب:602)

② سیدنا معاذ بن عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ اپنے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بارش والی اندھیری رات میں ہم رسول ﷺ کو بلانے گئے تاکہ آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ الناس کو صبح و شام پڑھا کرو (تین تین بار) تمہیں ہر چیز سے کافی ہوں گی۔(صحیح ترغیب:643)

③ ترجمہ: ''جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھتا ہے تو اس کے لئے اگلے جمعے تک نور روشن رہتا ہے۔''(صحیح ترغیب:739)

④ جو شخص ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ مکمل دس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں محل بنائے گا۔ امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سوال کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! پھر ہم تو بہت زیادہ یہ عمل کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی کثرت اور بہتر دینے والا ہے۔(صحیح الجامع:6472)

⑤ ترجمہ: ''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے تو اس کو جنت میں جانے سے صرف موت ہی روک سکتی ہے۔''(صحیح الجامع:6464)

⑥ ترجمہ: ''کیا تم میں سے کوئی شخص ہر رات ایک تہائی قرآن نہیں پڑھ سکتا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ کون ہے جو یہ طاقت رکھتا ہو؟ فرمایا: سورۂ اخلاص ایک تہائی قرآن کی مانند ہے۔''(رَوَاہُ البُخاري:5015)

⑦ ترجمہ: ''جو شخص ایک حرف کتاب اللہ میں سے پڑھے گا اس کو ایک نیکی ملے گی۔ اور ایک نیکی دس نیکیوں کی مانند ہوگی، میں یہ نہیں کہتا کہ ''الٓمٓ'' ایک حرف ہے بلکہ ''ا'' ''ل'' اور ''م'' تین حروف ہیں۔''(صحیح الجامع:6469)

⑧ ترجمہ: ''قرآن پڑھا کرو بے شک یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا۔''(رَوَاہُ مُسْلِم:804)

⑨ ترجمہ: ''جو شخص قرآن کا ماہر ہے وہ تو قیامت کے دن عظیم ترین فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن کو اٹک اٹک کر مشقت سے پڑھتا ہے اس کے

لئے دوہرا اجر و ثواب ہے"۔ (رَوَاهُ البُخَارِي: 4937)

⑩ ترجمہ: "قرآن میں تیس آیتوں والی ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گی حتی کہ اسے بخشوا لے گی، وہ سورۂ ملک ہے"۔ (ابوداؤد: 1400)

⑪ ترجمہ: "جو شخص دس آیتوں کے ساتھ قیام اللیل کرے گا تو اسے غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا۔ جو شخص ایک سو آیتوں سے قیام کرے گا، اس کو "قَـــانِتِيْنَ" میں سے لکھا جائے گا۔ ہزار آیات پڑھنے والے کو خزانہ جمع کرنے والوں میں سے لکھا جائے گا۔" (ابوداؤد: 1398)

حج، عمرہ اور جہاد کی فضیلت

① رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: " ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک، درمیان والے عرصے کے صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور حج مقبول کا ثواب صرف اور صرف جنت ہے۔" (بخاری)

② ترجمہ: "رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے، یا میرے ساتھ حج کرنے کی طرح ہے"۔ (رَوَاهُ البُخَارِي: 1782)

③ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ترجمہ: "ایک شخص یوم عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا، وہ ادھر ادھر خواتین کو دیکھنے لگا، رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: اے میرے بھائی کے بیٹے! یہ ایسا دن ہے جو شخص یہاں اپنی آنکھوں، کانوں اور زبان پر کنٹرول کرے گا تو اس کو بخش دیا جائے گا"۔ (مسند احمد 6/ 417)

④ ترجمہ: "جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ کسی کو (دورانِ حج) گالی نہ دے، فاسقانہ عمل نہ کرے تو وہ ایسے لوٹے گا جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔ یعنی گناہوں سے بالکل پاک۔" (رَوَاهُ البُخَارِي: 1521)

⑤ ترجمہ: "جس شخص کے قدم اللہ کی راہ میں خاک آلود ہوں تو انہیں جہنم کی آگ نہ چھو سکے گی۔" (رَوَاهُ البُخَارِي: 2811)

⑥ ترجمہ: ”بے شک جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔“ (رَوَاہُ البُخاريّ)

⑦ ترجمہ: ”ایک دن رات کا پہرہ دینا پورے مہینے کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے۔ اگر وہ مر گیا تو اس کا اجر و ثواب جاری رہے گا، اس کا رزق بھی (جنت میں) جاری رہے گا اور وہ (قبر کے) فتنوں سے محفوظ بھی ہوگا۔“ (مسلم:1913)

⑧ ترجمہ: ”جو شخص اللہ سے صدقِ دل سے شہادت کا طلبگار ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے شہیدوں کے مقامات تک پہنچا دے گا اگرچہ وہ اپنے بستر پر کیوں نہ فوت ہو جائے۔“
(رَوَاہُ مُسْلِم :1909)

⑨ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا:
ترجمہ: ”اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو جہاد کی برابری کرنے والا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا کوئی عمل نہیں ہے“۔ وہ صحابی عرض کرنے لگا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وجہ یہ ہے کہ مجاہد کا گھوڑا بڑے بڑے طویل سفر کرتا ہے، اتنی ہی نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں۔“ (بخاری:2785)

⑩ ترجمہ: ”مجاہد کی مثال ایسے ہے کہ جس طرح کوئی روزے دار ہو، قیام اللیل کرنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کون جہاد کرنے والا ہے۔ اور مجاہد فی سبیل اللہ کو اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا چاہیئے۔ یا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت دے گا یا وہ اجر اور غنیمت کو لے کر واپس آئے گا۔“ (رَوَاہُ البُخاريّ :2787)

⑪ ترجمہ: ”جو بندہ فوت ہو جاتا ہے تو وہ کبھی دوبارہ دنیا میں نہیں آنا چاہتا اگرچہ اسے ساری دنیا و ما فیہا کی دولت بھی ملتی ہو۔ سوائے شہید کے، اس کو شہادت کے وقت اس قدر انعام و اکرام ملے گا کہ وہ چاہے گا کاش میں دنیا میں دوبارہ جاتا اور دوبارہ شہید ہوتا۔“ (بخاری:2895)

⑫ سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے لوہے کا لباس پہنا ہوا تھا، عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جہاد کروں یا اسلام قبول کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پہلے اسلام قبول کرو پھر قتال کرو“۔ وہ مسلمان ہو گیا، لڑائی میں حصہ لیا، شہید ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عمل بہت کم کیا اور اجر بے پناہ دیا گیا“۔
(رَوَاہُ البُخاريّ :2808)

نماز کی فضیلت

① رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اگر تمہارے گھر کے سامنے کوئی نہر بہتی ہو تو تم میں سے کوئی ہر روز پانچ بار اس میں غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی بچے گا؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: نہیں! اس کے بدن پر کوئی میل نہیں ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔'' (رَوَاہُ البخاري :528)

② ترجمہ: ''جو نمازوں کی حفاظت کرے تو پانچوں نمازیں اور جمعہ کے بعد دوسرا جمعہ پڑھنا گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے، بشرطیکہ کبیرہ گناہ نہ کیئے جائیں'' (مسلم:233)

③ ترجمہ: ''جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے (یعنی فجر اور عصر)۔ (رَوَاہُ البخاري :574)

④ ترجمہ: ''جب تک تم اپنے مصلے پر ہو اس وقت تک فرشتے رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ وہ نمازی بے وضو ہو جائے'' (مسلم:634)

⑤ ترجمہ: ''جو شخص عشاء کی نماز باجماعت پڑھتا ہے تو گویا وہ آدھی رات تک قیام کیا۔ جو شخص صبح کی نماز باجماعت پڑھتا ہے تو گویا اس نے ساری رات قیام کیا ہے۔'' (رَوَاہُ مُسْلِم :656)

⑥ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صفوں کے درمیان ایک طرف سے دوسری طرف تک چلتے اور ہمارے کندھوں، سینوں کو ہاتھ لگا کر سیدھا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ تم باہم اختلاف نہ کرو، وگرنہ تمہارے دلوں میں اختلاف ہو جائے گا''۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ رحمت اور فرشتے پہلی صف والوں کے لئے مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں۔'' (صحیح ابن حبان)

⑦ ترجمہ: ''صفوں کو درست کرو، کندھوں کے درمیان برابری کرو، صفوں میں خلا کو بند کرو، اپنے بھائیوں کیلئے نرمی پیدا کرو اور شیطان کیلئے خالی جگہ مت چھوڑو، جو صفوں کو ملاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ملا دیتا ہے، جو توڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو توڑ دیتا ہے۔'' (صحیح ابن خزیمہ)

⑧ ترجمہ: ''جب کوئی شخص مسجد میں نماز پڑھتا ہے تو اس کو اپنے گھر کیلئے نماز کا حصہ رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے گھر کی نماز کے حصے میں بڑی خیر رکھی ہے۔''(رَوَاهُ مُسْلِم :778)

⑨ ترجمہ: ''جو شخص مسلسل چالیس روز تک تکبیر اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتا رہا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دو آزادیاں لکھ دیتا ہے، ایک جہنم سے آزادی اور دوسری نفاق سے آزادی۔'' (الترغیب وترھیب:404)

⑩ جو شخص فجر کی نماز باجماعت پڑھتا ہے، پھر بیٹھ کر ذکر الٰہی کرتا ہے حتی کہ سورج طلوع ہو جائے، پھر دو رکعت نفل پڑھتا ہے تو اس کے لئے حج وعمرے کا ثواب مل جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مکمل مکمل یعنی مکمل اجر وثواب ملے گا''۔ (الترغیب وترھیب:461)

⑪ ترجمہ: '' جو شخص ہر روز بارہ رکعات نفل (یعنی سنتیں) پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا''۔ (رَوَاهُ مُسْلِم :728)

⑫ ترجمہ: ''جو شخص اللہ کے لئے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے، ایک گناہ مٹا دیتا ہے اور ایک درجہ بلند فرماتا ہے۔ سو تم کثرت سے سجدے کیا کرو''۔ (الترغیب والترھیب:389)

روزے کی فضیلت

❶ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''جو شخص رمضان کے روزے ایمان و احتساب کے ساتھ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ گناہوں کو بخش دیتا ہے''۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِي :1901)

❷ ترجمہ: ''فرمانِ الٰہی ہے کہ ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہوتا ہے سوائے روزوں کے، بے شک روزے میرے لئے ہیں اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ اور روزہ ڈھال ہے۔ سو جس دن کوئی روزہ رکھتا ہے تو وہ نہ گالی دے اور نہ ہی شور و شغف کرے۔ اگر کوئی گالی دے یا جھگڑا کرے تو کہہ دے کہ بے شک میں روزے دار ہوں۔ قسم اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بے شک

روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے زیادہ بہتر ہے۔ روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو وہ بہت خوش ہوگا"۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِي :1904)

③ ترجمہ: "جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام "ریّان" ہے۔ اس میں سے صرف روزے دار داخل ہوں گے۔ پوچھا جائے گا: روزے دار کہاں ہیں؟ تو جواباً روزے دار کھڑے ہو جائیں گے۔ اور جب داخل ہوں گے تو دروازہ بند ہو جائے گا۔ اور اس میں کوئی اور داخل نہ ہو سکے گا"۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِي :1896)

④ "سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یومِ عرفہ کے روزے کے متعلق پوچھا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ روزہ گذشتہ سال اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔" (رَوَاهُ مُسْلِم :1162)

⑤ "رسول اللہ ﷺ سے یومِ عاشور کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ گذشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔" (رَوَاهُ مُسْلِم :1162)

⑥ ترجمہ: "ہر مہینے تین روزے رکھنا، ہمیشہ ساری زندگی روزے رکھنے کے مترادف ہے"۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِي :1979)

⑦ ترجمہ: "جو بندہ ایک روزہ اللہ کے لئے رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال کی مسافت کے برابر دُور کر دیتا ہے۔" (بخاری:2840)

نماز جنازہ کی فضیلت

① رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: "جو شخص ایک دن میں یہ پانچ کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اہل جنت میں سے لکھ دیتا ہے: ❶ مریض کی عیادت کرنا، ❷ جنازے میں حاضر ہونا، ❸ دن کا روزہ رکھنا، ❹ نماز جمعہ کے لئے جانا، ❺ اور غلام آزاد کرنا"۔ (ترغیب:683)

② ترجمہ: "جو شخص میت کو غسل دے اور (اس کے عیب) چھپائے تو اللہ تعالیٰ غسل دینے والے کے چالیس کبیرہ گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ اور جو شخص کسی

کے لئے قبر کھودتا ہے تاکہ اسے دفنائے تو گویا وہ اس کو ایک گھر دے رہا ہے قیامت تک۔'' (مجمع الزوائد 3 / 21، مستدرک حاکم)

③ ترجمہ: ''جو شخص جنازے میں حاضر ہوتا ہے حتی کہ نمازِ جنازہ پڑھتا ہے تو اس کو ایک قیراط اجر و ثواب ملے گا۔ اور جو تدفین تک موجود رہے تو اس کو دو قیراط ملے گا۔ عرض کیا گیا: دو قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو بڑے بڑے پہاڑوں کی مانند''۔ (رَوَاهُ البُخَارِي :945)

صدقات کی فضیلت

1 پیغمبر آخر الزماں ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''ہر صبح دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ایک دعا کرتا ہے: اے اللہ: خرچ کرنے والے کو مزید بدلہ عنایت فرما۔ اور دوسرا دُعا کرتا ہے: اے اللہ! خرچ نہ کرنے والے کے مال کو تباہ و برباد کر دے''۔ (رَوَاهُ مُسْلِم :1010)

2 ترجمہ: ''صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اور معاف کرنے سے بندے کی عزت بڑھا دی جاتی ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند کر دیتا ہے''۔ (ترمذی:2029)

3 ترجمہ: ''جو شخص اپنی پاک کمائی سے ایک کھجور صدقہ کرے (اور اللہ تعالیٰ صرف پاک مال کو ہی قبول کرتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ میں اس کی نشو و نما کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی بچھڑے کی پرورش کرتا ہے۔ حتی کہ وہ کھجور ایک پہاڑ کی مانند ہو جاتی ہے''۔ (رَوَاهُ البُخَارِي :1410)

4 سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تشریف لایا اور ایک نکیل لگی اونٹنی پیش کی، اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ یہ اونٹنی اللہ کی راہ میں دے رہا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن تمہارے لئے سات سو اونٹنیاں ہوں گی اور تمام کی تمام نکیل لگی ہوئی ہوں گی۔'' (رَوَاهُ مُسْلِم :1892)

حسن اخلاق، صلہ رحمی اور نیکی کی فضیلت

① رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''جو شخص پسند کرے کہ اس کے رزق میں برکت ہو اور اس کی عمر دراز ہو تو وہ صلہ رحمی کرے'' (یعنی رشتوں ناتوں کو جوڑے، میل ملاپ کرے) (بخاری: 2067)

② ترجمہ: ''اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی اور سوال کرنے لگی۔ اس کے ساتھ دو بیٹیاں بھی تھیں۔ میرے پاس صرف ایک کھجور تھی؛ میں نے وہی دے دی۔ اس عورت نے اس کے دو ٹکڑے کئے اور آدھی آدھی کر کے اپنی بچیوں کو دے دی۔ پھر کھڑی ہوئی اور روانہ ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو یہ واقعہ سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ان بیٹیوں کا والی بنے اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کیلئے جہنم کی طرف سے ایک آڑ بن جائیں گی۔'' (بخاری: 5995)

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''بیواؤں اور مساکین کے لئے جدو جہد کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند ہے۔'' (رَوَاهُ البُخاري: 6006)

④ (مساکین و بیواؤں کے لئے جدو جہد کرنے والا) ایسے ہے کہ جس طرح ہمیشہ قیام اللیل کرنے والا اور ہمیشہ روزے رکھنے والا ہوتا ہے'' یعنی اجر و ثواب میں برابر ہے۔'' (رَوَاهُ البُخاري: 6007)

⑤ ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں، میں ان سے ملتا جلتا ہوں اور وہ مجھ سے نہیں ملتے۔ میں حسن سلوک کرتا ہوں اور وہ برا سلوک کرتے ہیں۔ میں بردباری کرتا اور وہ جہالت برتتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم واقع سچ کہہ رہے ہو تو تم ان کے چہروں پر مٹی ڈالتے رہو۔ تم اسی طرح کرتے رہو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ اور تمہارا مددگار رہے''۔ (رَوَاهُ مُسْلِم: 2558)

⑥ ترجمہ: ''کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن

سے زیادہ ناراض رہے۔ دونوں ملتے ہیں لیکن ایک دوسرے سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے"۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيّ :6077)

⑦ ترجمہ: "ایک شخص کسی بستی کی طرف جا رہا تھا۔ وہاں اس نے اپنے دینی بھائیوں کی زیارت کرنی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ میں ایک فرشتہ مقرر کر دیا۔ اس نے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ اس شخص نے جواب دیا: میں اس بستی میں اپنے بھائی کی زیارت کرنے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے پوچھا کیا کسی فائدے کی خاطر جا رہا ہو؟ جواب دیا نہیں، میں اس سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں۔ یہ سن کر فرشتے نے کہا: میں تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام بر بن کر آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتا ہے"۔ (رَوَاهُ مُسْلِم :2567)

⑧ ترجمہ: "جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو وہ دورانِ عیادت جنت کی مہمانی میں رہتا ہے"۔ سوال کیا گیا کہ جنت کی مہمانی کیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت کے پھل"۔ (رَوَاهُ مُسْلِم :2568)

⑨ ترجمہ: "مومن کو کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ مومن کا ایک درجہ بلند کرتا اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے"۔ (رَوَاهُ مُسْلِم :2572)

⑩ ترجمہ: "بے شک مومن کو اسکے اچھے اخلاق کی وجہ سے روزے اور قیام کرنے والے کے برابر اجر و ثواب ملتا ہے" (یعنی مومن حسن خلق سے بلند درجوں پر فائز ہوتا ہے)۔" (صحیح الجامع :1932)

⑪ ترجمہ: "جب ایک شخص اپنے گھر والوں پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو یہ بھی اس کیلئے صدقہ بن جاتا ہے"۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيّ :55)

⑫ ترجمہ: "تم جو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے خرچ کرتے ہو اس پر تمہیں اجر دیا جاتا ہے حتی کہ تم اپنی بیوی کے منہ میں جو لقمہ ڈالتے ہو، اس پر بھی اجر و ثواب ملتا ہے۔" (رَوَاهُ الْبُخَارِيّ :56)

⑬ ترجمہ: "جو شخص غصہ کو پی جاتا ہے حالانکہ وہ غصہ کو نافذ کرنے پر قادر ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کے دن مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اسے خوبصورت

حوروں پر اختیار دیا جائے گا کہ جس سے چاہو شادی کر لو"۔ (صحیح الجامع: 6522)

14 ترجمہ: "جو شخص آخرت کا ارادہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملات کو درست فرماتا ہے اور اس کے دل کو غنی کر دیتا ہے۔ اور اس کے پاس دنیا مطیع و فرمانبردار ہو کر آتی ہے"۔ (صحیح الجامع: 6516)

15 ترجمہ: "دو آنکھوں کو جہنم کی آگ کبھی نہ چھو سکے گی؛ ایک آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے آنسو بہائے اور دوسری آنکھ جو اللہ کی راہ (جہاد) میں پہرہ دے"۔ (الترمذی: 1239)

16 ترجمہ: "برباد ہوا، رسوا ہوا۔ یہ الفاظ تین بار دھرائے۔ عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ کون برباد ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے بڑھاپے میں اپنے دونوں والدین یا کسی ایک کو پایا (اور ان کی خدمت کر کے) خود کو جنتی نہ بنوا سکا"۔ (رَوَاهُ مُسْلِم: 2551)

نوافل کی فضیلت

اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامت اطاعت پیغمبر ﷺ ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

ترجمہ: "اے نبی کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنے اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اطاعت کرو۔ اللہ بھی تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے"۔ (آل عمران)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمانِ رسول ﷺ بیان کیا ہے:

ترجمہ: "جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں فلاں سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر۔ جبرئیل بھی محبت کرتے ہیں اور تمام اہل آسمان کو خبر دیتے ہیں کہ فلاں سے محبت کرو۔ پھر یہ قبولیت عامہ اہل زمین کو بھی ملتی ہے"۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِي: 6040)

ایک مقام پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی سے دشمنی کرے گا تو میں بھی

اس کے خلاف اعلانِ جنگ کروں گا۔ اور میں نے اپنے بندے پر جو چیز فرض کی ہے اس کے ذریعے بندہ میری قربت حاصل کرتا ہے۔ اور اسی طرح نوافل میں ہمیشہ مشغول رہ کر بھی بندہ میرے قریب ہوتا رہتا ہے۔ اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اپنے بندے کی سماعت بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے؛ بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے؛ ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے؛ پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے؛ جب وہ مانگتا ہے تو میں عطا کرتا ہوں اور جب وہ پناہ مانگتا ہے تو میں پناہ دیتا ہوں'' (رَوَاهُ الْبُخَارِي)

اذکار کی فضیلت

ذکر واذکار میں ابتداء تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوتی ہے۔ تلاوت کی فضیلت کی احادیث درج ذیل ہیں:

1 سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''قرآن پڑھا کرو یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا۔'' (رَوَاهُ مُسْلِم :804)

2 ترجمہ: ''تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کو سیکھتا اور سکھاتا ہے۔'' (رَوَاهُ الْبُخَارِي :5027)

3 ترجمہ: ''جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھتا ہے اس کو ایک نیکی ملتی ہے اور ایک نیکی دس نیکیوں کی مانند ہوتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ''الٓمٓ'' ایک حرف ہے بلکہ ''ا''، ''ل'' اور ''م'' تین حروف ہیں۔ (الترمذی)

ذکر الٰہی کی فضیلت: فرمانِ الٰہی ہے:

ترجمہ: ''تم میرا ذکر کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔'' (البَقَرَة :152)

❶ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''جو شخص یہ دعا دن میں سو بار پڑھے گا تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر اجر وثواب ملے گا۔ اور اس کے لئے ایک سو نیکیاں لکھی جائیں گی، ایک سو گناہ

مٹائے جائیں گے اور اس دن صبح سے لے کر شام تک وہ شیطان سے پناہ میں رہے گا۔ اور اس سے بڑھ کر کوئی عمل کرنے والا نہ ہوگا جب تک اس سے زیادہ نہ پڑھے

وہ دُعا یہ ہے:

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

ترجمہ ''اللہ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں، اسکا کوئی شریک بھی نہیں ہے، بادشاہت اُسی کی ہے اور تمام تعریفات اسی کے لئے ہی ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' (بخاری:6403)

❷ ترجمہ: ''جو شخص اپنے رب کا ذکر کرتا ہے وہ زندوں کی طرح ہے اور جو نہیں کرتا وہ مُردوں کی طرح ہے''۔ (رَوَاهُ الْبخاري :6407)

❸ ترجمہ: ''جو شخص ﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ﴾ سو مرتبہ کہے تو اس کے تمام (صغیرہ) گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں ہوں''۔ (رَوَاهُ الْبخاري :6405)

درود وسلام کی فضیلت:

① اللہ تعالیٰ کا اِرشادِ پاک ہے:

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر رحمتیں بھیجتے ہیں: اے ایمان والو! تم بھی (نبی ﷺ پر) درود بھیجو''۔ (الاحزاب:56)

② رسولِ عربی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے''۔ (رَوَاهُ مُسلِم :408)

درودِ ابراھیمی یہ ہے:

﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔﴾

مؤکدہ سنتوں کی فضیلت:

① اُمّ المؤمنین سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
ترجمہ: ''کوئی بھی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کیلئے بارہ رکعات نفل پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا''۔ (رَوَاهُ مُسْلِم :728)

② اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ فجر کی دو سنتوں سے زیادہ کسی اور نفل کی اتنی نگہداشت نہیں کرتے تھے۔ (رَوَاهُ البُخارِي :1169)

③ ترجمہ: ''فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں''۔ (رَوَاهُ مُسْلِم :725)

④ ترجمہ: ''جو شخص چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور چار رکعتیں ظہر کے بعد پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دیتا ہے۔'' (الترمذی:428)

⑤ ترجمہ: ''رات کی آخری نماز وتر ہونی چاہیے۔'' (یعنی سب سے آخر میں وتر کو پڑھو)۔ (رَوَاهُ البُخارِي :472)

⑥ ترجمہ: '' سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دوست رسول اللہ ﷺ نے وصیت کی کہ ''ہر مہینے تین روزے رکھو، ہر روز چاشت کی دو رکعات پڑھو اور سونے سے پہلے وتر ضرور پڑھو''۔ (رَوَاهُ مُسْلِم :721،751)

⑦ ترجمہ: '' جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعات نماز (نفل) پڑھے۔'' (رَوَاهُ البُخارِي :444)

⑧ ترجمہ: ''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''تم ایسا کونسا عمل کرتے ہو جو سب سے بہترین ہے؟ میں نے تمہارے جوتوں کی آواز جنت میں اپنے سے آگے سنی تھی'' (یعنی تم مجھ سے آگے آگے چل رہے تھے)۔ یہ سن کر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''ویسے تو میں ایسا کوئی بھی عمل نہیں کرتا لیکن میں جب بھی وضو کرتا ہوں، تو کچھ نہ کچھ نفل ضرور ادا کرتا ہوں۔'' (رَوَاهُ البخاري ومسلم)

اس کے علاوہ نفلی روزوں کے متعلق بہت سی احادیث گذشتہ صفحات پر گذر چکی ہیں جیسے کہ محرم، عرفہ اور شوال کے چھ روزے، ان کو دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اسی طرح نفلی صدقات کی بہت سی احادیث بھی بیان کی جا چکی ہیں۔

اے مسلمان بھائی! اپنی زندگی سے کچھ گھڑیاں، کچھ لمحے نکال کر فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل پر بھی توجہ دو۔ تم اپنی زندگی میں بے شمار نعمتوں، صحت و تندرستی، عافیت سے لطف اندوز ہوتے ہو۔ ان نعمتوں کے شکرانے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت و قربت بھی تلاش کرو...... درج ذیل اعمال میں کچھ نہ کچھ حصہ لیتے رہیں:

① قرآن کریم کی تلاوت کرو...... اگر روزانہ ایک پارہ پڑھیں تو ہر مہینے میں ایک قرآن ضرور ختم ہو جائے گا۔

③ نمازوں کے بعد مسنون اذکار پر محافظت کرو۔ کھانے پینے، سفر اور سونے کی دعائیں پڑھا کرو۔ صبح و شام کے اذکار کیا کرو۔

③ نفل نمازوں کا خیال رکھو، موکدہ سنتیں ہمیشہ پڑھو۔

④ نفلی روزوں کا اہتمام کرو۔ ہر مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھو۔

⑤ زیارتِ بیت اللہ کرو، استطاعت ہو تو وگرنہ اس کی دعا کرتے رہو۔

اللہ کے لئے......

جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے گناہوں، منکرات اور برائیوں کو چھوڑے گا تو اللہ تعالیٰ اسے بہترین نعم البدل عطا فرمائے گا۔

دیکھئے! خواہشات اور شہواتِ نفس، دلوں کو کنٹرول کر لیتی ہیں۔ بلکہ دلوں کو اپنے قبضے میں لے کر اپنی مرضی کے مطابق چلاتی ہیں۔ ان شہواتِ نفس سے جان چھڑانا بہت کٹھن اور چھٹکارا پانا بہت مشکل ہے۔ لیکن جو دل اللہ تعالیٰ کے تقوی سے معمور ہوں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے درخواستگار ہوں تو وہ کبھی اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہیں ہوتے۔

اللہ رب العزت کا اِرشاد ہے:

ترجمہ: ”جو شخص اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے کافی ہے۔“ (الطلاق: 3)

جو شخص گناہوں اور خواہشاتِ نفس کو کسی غیر اللہ کے لئے چھوڑتا ہے تو اس کے لئے

ضرور کوئی نہ کوئی مشکل درپیش ہوتی ہے۔ لیکن اللہ کی رضا کے لئے گناہوں سے دُور رہنے والے کو کوئی مشکل آڑے نہیں آتی۔ صرف چند ابتدائی آزمائشیں ہوں گی تا کہ معلوم ہو کہ توبہ کرنے والا سچا اور خلوصِ دل رکھتا ہے یا صرف ظاہراً توبہ کر رہا ہے۔

اور یہ بھی یاد رہے کہ گناہوں کی جس قدر لذت زیادہ ہوگی اور اسباب گناہ جتنے زیادہ ہوں گے ان سے توبہ کرنے والے کو اسی قدر اجر و ثواب بھی زیادہ ملے گا۔

انسان فطرتاً خطا کا پتلا ہے۔ اس لئے اگر دل کا جھکاؤ کبھی کبھار گناہوں کی طرف ہو جائے تو اسے فطرتی عمل سمجھنا چاہیئے۔ اس لئے تقوی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ لیکن گناہوں میں لت پت ہونا اور اس سے نفرت نہ رکھنا قطعاً غلط ہے۔ بلکہ ہمیشہ گناہوں سے جان چھڑانے کی جدوجہد جاری رکھی جائے۔ اور صمیم قلب سے اللہ کی پناہ مانگی جائے۔

لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے گناہوں کو ترک کرے تو اللہ تعالیٰ اسے پہلے سے بڑھ کر اور بہتر بدلہ عنایت کرتا ہے۔

''بدلہ'' مختلف انواع کا ہو سکتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا کا حصول۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے سکونِ قلب و اطمینان کا حاصل ہونا۔ دنیا و آخرت کی خیر و برکت اور اکرام و انعام الٰہی کا حصول۔ زیرِ نظر سطور میں ہم مختلف مثالوں کے ذریعے یہ بات سمجھا رہے ہیں۔

1 جو شخص لوگوں سے مانگنا اور ان کے آگے دست سوال دراز کرنا چھوڑ دے اور اس کی نیت اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو تو اللہ تعالیٰ اسے قناعت، صبر اور عزت نفس کی دولت عطا فرمائیں گے۔ اس کا دل غنی اور خوددار ہوگا۔ فرمانِ رسول ﷺ ہے: ''جو شخص صبر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسکی قدر فرمائے گا (اسکا مسئلہ حل ہو جائے گا) اور جو شخص مانگنے سے پرہیز کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے عافیت عطا فرمائے گا۔'' (ابوداود: 1644)

2 جو شخص تقدیر پر شکوہ کرنا اور اعتراض کرنا ترک کرے گا اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے گا تو اللہ تعالیٰ اسے رضا و یقین کی نعمت عطا کرے گا۔ اسکے انجام کو اچھا کریگا اور جہاں سے اسے کوئی خیال بھی نہ ہوگا، وہاں سے نعمت الٰہی سے سرفراز فرمائے گا۔

3 جو شخص جادوگروں، کاہنوں اور عاملوں کے پاس جانا چھوڑ دے گا تو اللہ تعالیٰ اسے صبر، توکل اور توحید خالص کی دولت سے سرشار کر دے گا۔

4 جو شخص دنیا کے پیچھے مارا مارا پھرنا، ہمیشہ دولت دنیاوی کے لئے بھٹکنا چھوڑ دے گا تو اللہ تعالیٰ اسے دل کا غنی کر دے گا۔ اس کے تمام معاملات کو حل کر دے گا اور دنیا اس کے پیچھے پیچھے پھرے گی۔

5 جو شخص ''غیر اللہ'' سے ڈرنا چھوڑ دے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے وہم وخوف سے نجات دے گا، ہر چیز سے محفوظ کر دے گا، امن وسلامتی کی دولت مہیا کرے گا۔

6 جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے گا اور ہمیشہ سچ کو مدنظر رکھے گا تو اسے نیکی کی ہدایت ملے گی، سچ بولنے کی توفیق ملے گی اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ''صدیق'' کہلائے گا۔ عوام الناس میں اس کی سچائی، صداقت و امانت کا احترام ہو گا۔ اس کی عزت و منزلت بڑھے گی۔

7 جو آدمی جھگڑا کرنا ترک کر دے گا (اگر چہ وہ حق پر ہو) تو اللہ تعالیٰ اسے درمیانِ جنت ایک محل کی ضمانت دیتا ہے۔ اور وہ آدمی جھگڑوں، مصیبتوں سے محفوظ بھی رہے گا۔ اور وہ پاکیزہ دل اور پاک دامن بھی ہو جائے گا۔

8 جو آدمی کاروبار میں دھوکہ دہی، خیانت کو ترک کرے گا تو لوگوں کا اعتماد اس پر بڑھتا جائے گا۔ اس کا کاروبار وسیع تر ہوتا جائے گا۔

9 جو شخص سودی کاروبار اور ناپاک کمائی کو ترک کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت ڈال دے گا۔ اس کے لئے خیر و برکت کے دروازے کھل جائیں گے۔

10 جو شخص برے کاموں اور حرام کردہ مقامات پر نظر ڈالنا ترک کرے گا تو اللہ تعالیٰ درست فہم وفراست، نورِ قلب اور لذتِ عبادت عطا فرمائے گا۔

11 جو شخص بخیلی، کنجوسی کو ترک کرے گا اور سخاوت اور دریا دلی کو اپنا شعار بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کی محبت، قربت الٰہی عطا فرمائے گا۔ وہ شخص غموں، پریشانیوں اور تنگ دلی سے نجات پائے گا۔ کمال وفضیلت کے درجوں پر فائز ہوگا۔ فرمانِ الٰہی ہے کہ:

ترجمہ: ''اور جو شخص اپنے نفس کی بخیلی سے بچ گیا تو وہ فلاح پا گیا۔ (الحشر: 9)

12 جو آدمی تکبر کرنا چھوڑ دے گا اور عاجزی و انکساری اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی قدر و منزلت کو بلند کر دے گا۔ رسول اللہ ﷺ کا اِرشادِ گرامی ہے کہ ترجمہ: ''جو اللہ کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند کر دیتا ہے''۔ (رَوَاہُ البُخاري)

13 جو شخص بے وقت کی نیند کو ترک کرے اور سستی و کاہلی کو چھوڑ کر نماز کے لئے اٹھے تو اس کو اللہ تعالیٰ دلی خوشی، فرحت و نشاط اور محبت الٰہی عطا فرماتا ہے۔

14 جو شخص اللہ کے لئے سگریٹ نوشی، نشہ آور اشیاء کو چھوڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت اسے ہر حال میں ملتی ہے۔ اس کو صحت و عافیت ملتی ہے۔ یہ خوشی ہمیشہ رہنے والی ہے اور تندرستی ہزار نعمت ہے۔

15 جو شخص ذاتی انتقام کو باوجود قدرت کے ترک کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے قلبی وسعت عطا فرمائے گا۔ دلی خوشی، اطمینان وسکون زندگی کی مٹھاس اور عزتِ نفس ملے گی۔

رسول اللہ کا اِرشاد ہے:

ترجمہ: ''معافی دینے والے کی عزت مزید بڑھتی ہے۔'' (مسلم:2588)

16 جو شخص بری صحبت اور دوستی کو ترک کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اچھے دوست عطا فرماتا ہے جن سے نفع وسکون ملتا ہے۔ دنیا و آخرت کی بھلائیاں جن افراد کی محبت سے ملتی ہیں۔

17 جو شخص کثرت طعام کو ترک کرتا ہے تو اسے بڑے بڑے امراض سے نجات ملتی ہے۔ پیٹ کی خرابیوں سے محفوظ رہتا ہے۔ جو شخص زیادہ کھاتا پیتا ہے تو لازماً سوتا بھی بہت ہے۔ ایسا شخص تو بہت ہی محروم رہتا ہے۔

18 جو شخص قرض ادا کرنے میں ٹال مٹول نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے۔ اور اس کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

19 جو شخص غیض وغصہ کو ترک کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت و کرامت کو بلند فرماتا ہے۔ ندامت وشرمندگی کی ذلت سے وہ دُور رہتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے ایک صحابی نے نصیحت کرنے کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''غصہ مت کیا کرو''۔ (صحیح

بخاری)۔ امام ماوردی فرماتے ہیں کہ "ہر باشعور اور عقل مند آدمی کو اپنے غصے پر کنٹرول رکھنا چاہیئے، وہ حلم و بردباری اختیار کرے، شدت پسندی، غصے کو اپنی عقل و فراست سے محدود کر کے رکھے تا کہ خیر و برکت اور سعادت و کامرانی اس کا مقدر بنے"۔ امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز ایک دن کسی شخص پر شدید غضبناک ہوئے۔ اس کو بطور سزا قید کرنے کا حکم دیا۔ اور جب اسے کوڑوں کی سزا دی جانے لگی تو عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "اس قیدی کو رہا کر دیا جائے۔ میں نے جب اسے سزا سنائی تھی تو میں غصے میں آ گیا تھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی صفت بھی یہی بیان کی ہے کہ مومن تو غصے کو پی جاتے ہیں۔ (آل عمران: 134)

20 جو شخص عوام الناس کی عزتوں کے درپے ہو اور ان کے عیبوں، لغزشوں کا پردہ چاک نہ کرے تو بدلہ میں اس کے اپنے عیبوں پر بھی پردہ ڈال دیا جائے گا۔ اور وہ لوگوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اس کی بصیرت و فراست میں اضافہ ہو گا۔ سیدنا احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص لوگوں کی ناپسندیدہ باتوں کی طرف جلدی لپکتا ہے تو لوگ بھی اس کے بارے میں چہ مگوئیاں شروع کر دیتے ہیں۔ اور ایسی باتیں کرتے ہیں جو اس نے کبھی کہی نہ سنی ہوں۔ ایک دیہاتی عورت اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہتی ہے: "اے میرے بیٹے! اپنے آپ کو لوگوں کی عیب جوئی سے بچاؤ۔ تم دوسروں کے عیبوں کو فاش کرو گے تو لوگ تمہیں بھی نشانہ بنا لیں گے۔ اور تم جانتے ہو کہ جس مقام پر بہت سے تیر پے درپے مارے جائیں تو وہ مقام اپنی قوت و مضبوطی کے باوجود کمزور ہو جاتا ہے بلکہ ٹوٹ کر گر جاتا ہے"۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "اگر کوئی شخص واقعتاً مومن ہے تو وہ لوگوں کے عیبوں سے آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ جس طرح کوئی خود بیمار ہے تو وہ لوگوں کی بیماریوں کی طرف دیکھتا بھی نہیں بلکہ اسے اپنی بیماری کی پڑی ہوتی ہے"۔

21 جو شخص جاہلوں اور کم علم لوگوں سے مناظرے، بحث و مباحث کو ترک کرتا ہے تو اس کی اپنی عزت بھی محفوظ ہوتی ہے اور اس کا نفس بھی پر سکون ہوتا ہے۔ اور تکلیف دہ باتوں کو سننے سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ترجمہ: "معافی دینے کو اپنا شعار

بتاؤ۔ نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے دُور رہو۔“ (الاعراف: 199)

22 جو آدمی حسد سے دُور رہتا ہے تو وہ مختلف نقصان دہ کاموں سے بچا رہتا ہے۔ حسد تو ایک خطرناک ناسور ہے۔ زہریلا پن، گھٹیا پن اور کمینگی حسد کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ حسد کرنے والا اپنے بھائیوں، دوستوں، اور قریبی رشتے داروں سے دور ہوتا ہے۔ اہل نظر کا کہنا ہے کہ ”ظالم لوگ بھی حسد کی بیماری کی وجہ سے ایک طرح کے مظلوم ہوتے ہیں۔ ان کا دل بیمار، غم وفکر کی آماجگاہ اور ٹھکانہ ہوتا ہے“۔

23 جو شخص برے گمان سے بچتا ہے تو وہ اپنے دل کو فکرمندی، پریشانی، بدگمانی اور کدورت سے بچا لیتا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: ترجمہ: ”اے مومنو! کثرتِ گمان سے بچو۔ بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں“۔ (الحجرات: 12)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ”گمان سے پرہیز کرو، بیشک گمان جھوٹی بات ہے“۔ (بخاری: 6066)

24 جو شخص سستی، کسل مندی اور سہل انگاری کو ترک کرے اور عمل و جدوجہد کو اپنا نصب العین بنائے تو اس کا مقام بلند، اس کا وقت برکت والا ہوگا۔ بہت کم عرصے میں بڑی طویل کامیابی کو سمیٹ لے گا۔ کسی اہل نظر کا کہنا ہے:

مسافر شب کو اٹھتے ہیں جو جانا دُور ہوتا ہے۔

25 جو شخص شہرت و ناموری کی خواہش کو ترک کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند مرتبہ عطا فرماتا ہے۔ اس کی فضیلت زبان زدِ عام ہوتی ہے۔ شہرت و ناموری اس کے پیچھے پیچھے پھرتی ہے۔

26 جو شخص نافرمانی کو ترک کر کے والدین کے حقوق ادا کرتا ہے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کی اپنی اولاد کو بھی نیک بنا دیتا ہے۔ اور اس کو جنت میں بھی داخل فرماتا ہے۔

27 جو شخص قطع رحمی کو ترک کر کے رشتے داروں سے تعلق قائم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو وسیع رزق عطا فرماتا ہے۔ اس کی عمر میں برکت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کا

مددگار رہتا ہے۔

28 جو شخص ناجائز عشق و محبت کو ترک کرتا ہے اور ایسے کام جو عشق و محبت کو پروان چڑھاتے ہیں اُن سے دُور رہتا ہے اور مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے عزت نفس، سکونِ قلب عطا فرماتا ہے۔ ذلت و رسوائی اور دل کی جلن سے سلامتی ملتی ہے۔ اس کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے بھرپور رہتا ہے۔ محبت الٰہی دل کی پراگندگی، میلے پن کو صاف کر دیتی ہے۔ دل کو غنی، پرسکون کر دیتی ہے۔ بے شک دلوں کو سکون و اطمینان، فرحت و سرور صرف اور صرف عبادتِ الٰہی سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

29 جو شخص بداخلاقی، بدگوئی اور چہرے کا متکبرانہ پن چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کو نرمی، اخلاق اور کشادہ دلی کی نعمت عطا فرماتا ہے۔ ایسے شخص پر جان نچھاور کرنے والے بے شمار ہوتے ہیں اور دشمن بہت قلیل ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا اِرشادِ گرامی ہے:

ترجمہ: ''تمہارے بھائی کے لئے تمہاری مسکراہٹ بھی صدقہ ہے''۔ (الترمذی:1956)

ابن عقیل رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''مسکراہٹ محبتوں کو پیدا کرتی ہے، مقبولیت کی بنیاد مسکراہٹ ہے۔ مسکراہٹ کی ضد نفرت و خشونت ہے''۔

خلاصہ کلام:

اگر ہم دریا کو کوزے میں بند کر کے یہ کہیں تو غلط نہ ہوگا کہ ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے کوئی بھی عمل ترک کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بدلے میں بہتر بلکہ بہت بہترین عوض عنایت فرماتا ہے''۔ فرمانِ الٰہی ہے:

ترجمہ: ''جو شخص ایک ذرے کے برابر بھی نیکی کرے گا تو وہ اسے (قیامت کو) دیکھے گا۔ اسی طرح جو ذرہ برابر بھی برائی کرے گا تو وہ بھی دیکھ لے گا''۔ (الزلزلۃ:8)

ایک عظیم مثال:

اگر آپ جیتی جاگتی مثال دیکھنا چاہتے ہیں تو جناب یوسف علیہ السلام کے قصے میں دیکھ سکتے

ہیں۔ آپ علیہ السلام کی سوانح عمری کا ایک درخشاں واقعہ، عزیز مصر کی بیوی کے ساتھ پیش آیا تھا۔ اس عورت نے سیدنا یوسف علیہ السلام کو گمراہ کرنے، اپنے راستے سے بھٹکانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اس عورت نے ''گناہ'' کے تمام اسباب، ذرائع اور تقاضے پورے کیے۔ اگر گناہ کے ان ذرائع میں سے بہت کم ذرائع آج کل کسی کو میسر ہوں تو وہ گناہ کی اتھاہ گہرائیوں میں گر سکتا ہے۔ بلکہ آج کل تو لوگ بذاتِ خود تلاش و بیسار کے بعد لذتِ گناہ کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔ ذلت و رسوائی کی پستیوں میں گر کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے کی سرتوڑ کوششیں جاری رکھی جاتی ہیں۔ افسوس صد افسوس۔ اور ادھر دیکھئے کہ سیدنا یوسف علیہ السلام کو لغزش پر آمادہ کرنے کے لئے عزیز مصر کی بیوی نے کون کون سی تیاریاں کی تھیں اور ''گناہ'' میں ملوث ہونے کے قوی اسباب بھی تھے:

1. پہلا بڑا سببِ گناہ یہ تھا کہ آپ علیہ السلام مکمل جوانِ رعنا تھے۔
2. آپ علیہ السلام ابھی کنوارے تھے۔ خواہش نفس کو سرد کرنے کا کوئی بھی ذریعہ نہ تھا۔
3. علاوہ ازیں اس سرزمین مصر پر آپ بالکل اجنبی مسافر تھے۔ عام طور پر ایسے گناہ کے لئے اپنا شہر اور عزیز و اقارب کی موجودگی ایک بڑی رکاوٹ ہوتی ہے۔ یہ رکاوٹ بھی نہیں تھی۔
4. مزید ستم یہ کہ آپ زرخرید غلام تھے۔ پندرہ درھم کی قلیل رقم میں آپ کو خریدا گیا تھا۔ غلام لوگ اپنی جان، دل کے مالک کب ہوتے ہیں؟
5. دعوتِ گناہ دینے والی عورت انتہائی حسین و جمیل تھی۔
6. وہ عورت جناب یوسف علیہ السلام کی ''مالکن'' بھی تھی اور بھی ملکۂ مصر بھی تھی۔
7. اس ''مالکن'' کا شوہر بھی موجود نہ تھا۔
8. اس عورت نے اپنے حسن و رعنائی کو مزید دوآتشہ کرنے کے لئے تمام تر تیاریاں کی تھیں۔
9. ہر قسم کی رکاوٹ اور خوف کو دُور کرنے کے لئے اس نے تمام دروازوں کو بند کر دیا تھا۔
10. پیش قدمی کرنے والی اور دعوتِ گناہ دینے والی بھی خود وہ عورت ہی تھی۔
11. اُس عورت نے دھمکی بھی دی تھی کہ اگر ملوثِ گناہ نہ ہوئے تو وہ جیل میں ڈال دے

گی۔ دنیا کی نگاہوں میں ذلیل و رسوا کردے گی۔

لیکن یہ تمام دعوت ہائے گناہ اور تمام تر حشر سامانیاں دھری کی دھری رہ گئیں۔ سیدنا یوسف علیہ السلام نے تمام دعوتوں کو مسترد کر دیا، تمام پیش قدمیاں روک دیں۔ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو عظیم ترین نعم البدل عطا فرمایا۔ آپ علیہ السلام سعادت و خوش بختی کی بلندیوں کو پہنچے۔ دنیا میں بادشاہت ملی، آخرت میں جنت الفردوس سے نوازے گئے۔ حالات نے کروٹ بدلی۔ جناب یوسف علیہ السلام آقا بن گئے۔ اور آپ علیہ السلام کو جیل میں ڈالنے والی ''مالکن'' غلام بن گئی۔

ہر عقل مند باشعور شخص کو اس واقعے سے عبرت حاصل کرنی چاہئے اور سوچنا چاہئے کہ اس دنیا کی وقتی لذت کے بدلے وہ کہیں ہمیشہ کے انعام واکرام سے محروم تو نہیں ہو رہا ہے۔

نیکوکاروں کی بخشش

اللہ تعالیٰ نے نیکی کرنے والوں اور عمل صالح کرنے والوں میں اپنے خزانے لٹائے ہیں۔ یہ خزانے رحمت و بخشش کے ہیں۔ زیر نظر مضمون میں چند عمل صالح اور ان کے انعام واکرام پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

سوال 1: کیا تم گناہوں سے اس طرح پاک ہونا چاہتے ہو جس طرح نومولود بچہ ہوتا ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بیت اللہ کا حج کرنے آتا ہے اور کوئی گناہ نہیں کرتا، کسی کو گالی نہیں دیتا تو وہ اس طرح لوٹتا ہے جس طرح اس کو آج ہی اُس کی ماں نے جنا ہو''۔ (یعنی گناہوں سے بالکل پاک)۔ (بخاری: 1521)

سوال 2: کیا تم اپنے گذشتہ گناہوں سے جان چھڑانا چاہتے ہو؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص میرے وضو کی مانند وضو کرے، پھر دو رکعات نماز پڑھے اور ان رکعات کے دوران دل سے کوئی بات نہ کرے (یعنی خیالات میں نہ رہے) تو اس کے تمام گذشتہ گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے''۔ (واضح رہے کہ یہ صغیرہ گناہوں کی بات ہو رہی ہے)۔ (مسلم: 226)

سوال 3: کیا تم لوگوں کی تعداد کے برابر نیکیاں چاہتے ہو؟

جواب: رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''جو شخص تمام مومن مردوں، عورتوں کے لئے استغفار کرتا ہے تو اس کو ہر مومن اور مومنہ کے بدلے ایک نیکی دی جاتی ہے۔''

سوال 4: کیا تم پہاڑ کے برابر نیکیاں چاہتے ہو؟

جواب: رسول عربی ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: ''جو شخص حالت ایمان اور اجر و ثواب کی نیت سے مسلمان کے جنازے میں شرکت کرتا ہے، نمازِ جنازہ کے ساتھ ساتھ دفنانے تک ساتھ جاتا ہے تو اس کو دو قیراط اجر و ثواب ملتا ہے۔ ایک قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔ اور جو شخص صرف نمازِ جنازہ پڑھ کر واپس آجائے تو وہ ایک قیراط اجر و ثواب کا حقدار ہوتا ہے۔ (رَوَاہُ مُسلِم :945)

سوال 5: کیا تم ایک نیکی چاہتے ہو؟؟؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''جو شخص نیک کام کرنے کا صرف ارادہ کر لے اور ابھی عمل نہ بھی کیا ہو تو اسے ایک نیکی کا اجر و ثواب ملتا ہے''۔ (یعنی نیت کرنے پر اجر ملتا ہے)۔ (الترمذی:2325)

سوال 6: کیا تم سو نیکیاں حاصل کرنا چاہتے ہو؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص گرگٹ کو پہلی ضرب میں مارے اسے سو نیکیاں ملتی ہیں۔ (چھپکلی بھی شامل ہے)۔ (مسلم. کتاب السلام، باب استحباب قتل الوزغ)

سوال 7: کیا تم سات سو نیکیوں کا حصول چاہتے ہو؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے: ''جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں اُن کی مثال ایک دانے کی ہے، جو سات بالیاں اُگاتا ہے، ہر بالی سے ایک سو دانے مزید پیدا ہوتے ہیں''۔ (البقرہ:261) یعنی ایک نیکی کرنے سے بھی سات سو کے قریب نیکیاں ملتی ہیں۔

سوال 8: کیا تم بے حساب اجر و ثواب چاہتے ہو؟

جواب: فرمانِ الٰہی ہے: ”بے شک صبر کرنے والوں کو بغیر حساب بدلہ دیا جائے گا“۔(الزمر:10)

سوال9: کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ پر تمہارے لئے بلاحساب و لامحدود اجر دینا لازم ہو؟

جواب: فرمانِ الٰہی ہے: ”جو شخص کسی کو معاف کردے اور صلح کرلے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے“۔(اللہ تعالیٰ جو چاہے گا دے گا) (الشوریٰ:40)

سوال10: کیا تم آخرت میں نجات چاہتے ہو؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دے یا اس کی تنگی کو دور کر دے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اپنا سایہ نصیب فرمائے گا۔ جس دن اس کے علاوہ کوئی دوسرا سایہ نہیں ہوگا۔“(بخاری:2076)

سوال11: یا تم اپنے عیبوں کی پردہ پوشی چاہتے ہو؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کے عیبوں پر پردہ ڈالتا ہے تو قیامت کے دن اس کے عیوب پر اللہ تعالیٰ پردہ ڈال دے گا“۔ (اس کے عیبوں کو لوگوں پر ظاہر نہ کرے گا۔“ (مسلم:2590)

سوال12: کیا جہنم کی آگ سے رکاوٹ چاہتے ہو؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کی تین بیٹیاں ہو اور وہ ان پر صبر کرے۔ انہیں کھلائے پلائے، اچھا لباس پہنائے تو یہ بیٹیاں اس شخص کے لئے جہنم سے رکاوٹ بن جاتی ہیں۔(بخاری:1718)

سوال13: کیا تم پیارے نبی ﷺ کی شفاعت چاہتے ہو؟؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”جو شخص مجھ پر صبح و شام دس دس بار درود پڑھتا ہے تو اس کو قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔“ (الترغیب:1/340)

سوال14: کیا تم جہنم سے آزادی چاہتے ہو؟

جواب: جو شخص کسی دوسرے کی عدم موجودگی میں اس کی عزت کا خیال کرے (اس کی توہین کو ختم کرے) تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسے جہنم سے آزاد کرے۔(الترغیب:4/16)

سوال 15 کیا تم جنت میں اپنا گھر بنانا چاہتے ہو؟؟

جواب: ❶ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے، جس میں صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو اس کے مثل جنت میں گھر بنایا جاتا ہے''۔ (مسلم: 533) ❷ جو شخص ایک دن میں بارہ رکعات سنتوں کی پابندی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا''۔ (الترمذی: 414) ❸ جو شخص دس بار ''سورۂ اخلاص'' پڑھتا ہے تو اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے۔ (الترغیب والترھیب 2/323)

سوال 16: کیا تم جنتی لباس چاہتے ہو؟؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''جو شخص لباسِ فاخرہ کو اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی اختیار کرتے ہوئے چھوڑ دے (حالانکہ وہ لباس فاخرہ پہننے کی استطاعت رکھتا ہو) تو اس شخص کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اسے ایمان کا لباس پہننے کا اختیار دیا جائے گا کہ جو چاہے لباس پہنے......'' (یعنی دنیا میں نمود و نمائش اور فخر و ریا کو ترک کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے)۔ (ابوداؤد: 4778)

سوال 17: کیا تم قیامت کو ریشم و دیباج کا لباس پہننا چاہتے ہو؟

جواب: رسولِ اکرم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ''جو کسی مسلمان کو کفن پہناتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ ریشم کا لباس پہنائے گا۔'' (حاکم 1/354)

سوال 18: کیا تم چاہتے ہو کہ جنت میں تمہارے اپنے لئے درخت لگائے جائیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ'' کہنے والے کے لئے جنت میں درخت لگائے جاتے ہیں۔ (حوالہ سابقہ)

سوال 19: کیا تم شیطان سے چھٹکارا چاہتے ہو؟؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے تو اس کے لئے ایک سو بار پڑھنے پر ایک سو نیکیاں لکھی جاتی اور ایک سو گناہ مٹائے جاتے ہیں اور شیطان سے پناہ

مل جاتی ہے، یہاں تک کہ شام ہو جائے: کلمات درج ذیل ہیں:

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (حوالہ سابقہ)

سوال 20: کیا تم فتنوں اور دجال سے حفاظت چاہتے ہو؟؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سورۂ کہف کی پہلی دس آیات یاد کرتا ہے تو اس کو فتنہء دجال سے پناہ مل جاتی ہے''۔ (حوالہ سابقہ)

سوال 21: کیا تم اپنی عمر کو دراز اور رزق کو وسیع کرنا چاہتے ہو؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: ''جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں کشادگی اور اس کی عمر میں وسعت ہو تو اس کو چاہیئے کہ وہ صلہ رحمی کرے''۔ (بخاری: 5986)

سوال 22: کیا تم اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان چاہتے ہو؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص فجر کی نماز پڑھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے اور حفاظت میں آجاتا ہے''۔ (مسلم: 657)

سوال 23: کیا تم ایسے شخص کی دعا چاہتے ہو جس نے کبھی کوئی گناہ نہ کیا ہو؟؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا کرتا ہے تو اس کی دعا کے لئے فرشتہ آمین کہتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اے دعا کرنے والے تجھے بھی اس کے مثل دیا جائے گا''۔ (مسلم: 2732)

سوال 24: کیا تم جہنم کی آگ اور منافقت سے مکمل آزادی چاہتے ہو؟؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص چالیس دن اللہ تعالیٰ کے لئے باجماعت نماز تکبیر اُولیٰ کے ساتھ پڑھتا ہے تو اس کے حق میں جہنم اور منافقت سے آزادی لکھ دی جاتی ہے''۔ (الترمذی: 241)

سوال 25: کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم پر رحمتیں نازل کرے؟

جواب: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کا ذکر فرشتوں کی جماعت میں کیا

جاتا ہے‘‘۔(مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی علیہ السلام و فضلہ)

سوال 26: سوال کیا تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت چاہتے ہو؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت کی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے شہادت کا اجر و ثواب عطا فرماتا ہے اگرچہ وہ شہید نہ بھی ہو‘‘۔(مسلم:1909)

سوال 27: کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو؟؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’بندہ سجدے کی حالت میں اپنے رب کے بہت قریب ہوتا ہے۔ سو تم اس حالت میں کثرت سے دعائیں مانگو‘‘۔(مسلم:482)

سوال 28: کیا تم ساری رات قیام کرنے کا اجر و ثواب چاہتے ہو؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے تو اس کو آدھی رات قیام کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص فجر کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے تو اس کو تمام رات قیام کرنے کا اجر و ثواب ملتا ہے‘‘۔(ابوداؤد:555)

سوال 29: کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اور جہنم کے درمیان دُوری ڈال دے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ اس کے اور جہنم کے درمیان ستر سال کی دُوری ڈال دیتا ہے‘‘۔(بخاری:2840)

سوال 30: کیا تم شاہراہِ جنت پر چلنا چاہتے ہو؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص علم حاصل کرنے کی راہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی راہ آسان فرما دیتا ہے‘‘۔(مسلم:2699)

سوال 31: کیا تم روزے دار اور مجاہد کا ثواب چاہتے ہو؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص بیواؤں اور مساکین کی مدد کیلئے دوڑ دھوپ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے مجاہد فی سبیل اللہ اور روزے دار کا اجر و ثواب دیتا ہے‘‘۔(بخاری:6006)

سوال 31: کیا تم حج کرنے کا اجر وثواب چاہتے ہو؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے''۔ یا آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ساتھ حج کرنے کے مترادف ہے''۔ (بخاری: 1782)

سوال 33: کیا تم اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہو؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ اس شخص سے راضی ہوتا ہے جو کھانا کھاتا ہے تو الحمد للہ کہتا ہے۔ اگر پانی پیتا ہے تو الحمد للہ کہتا ہے''۔ (مسلم: 2734)

سوال 34: کیا تم جنت میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت چاہتے ہو؟

جواب: پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے جیسے کہ یہ دو انگلیاں ہیں''۔ آپ ﷺ نے درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔ (بخاری: 6005)

سوال 35: کیا تم جنت کے خزانوں کا حصول چاہتے ہو؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾ جنت کا خزانہ ہے''۔ (بخاری: 6409)

سوال 36: کیا آپ اللہ تعالیٰ کی ملاقات چاہتے ہیں؟

جواب: نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات چاہتا ہے''۔ (بخاری: 6508)

گناہوں کا کفارہ

فرامین الٰہی:

1. ترجمہ: ''(نبی مکرم ﷺ فرما دیجیے کہ) اے اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والو! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمید مت ہو جاؤ، بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ اور وہ غفور رحیم ہے۔'' (الزمر: 53)

2. ترجمہ: ''اور وہ لوگ جو گناہ کرتے اور اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں (جب

وہ) اللہ کو یاد کرتے اور گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں (تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے) اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کون گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ اور یہ لوگ اپنے افعال پر ڈٹے نہیں رہتے اور یہ جانتے ہیں (کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے)۔"
(آل عمران: 135)

❸ ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شرک کو معاف نہیں کرتا۔ اس کے علاوہ جس کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے تو اس نے بہت بڑا گناہ کمایا ہے۔" (النساء: 148)

❹ ترجمہ: "اور جو شخص گناہ کرتا یا اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو رحم کرنے والا بخشنے والا پاتا ہے۔" (النساء: 110)

احادیث رسول ﷺ:

❶ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
ترجمہ: "جو شخص موذن کی آواز سن کر یہ دعا پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے"۔ دعا درج ذیل ہے:
﴿ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا ﴾ (مسلم: 386)

❷ ترجمہ: "رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اچھے طریقے سے وضو کرے تو اس کے جسم کے تمام گناہ نکل جاتے ہیں حتی کہ اس کے ناخنوں کے تلے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں"۔ (رَوَاهُ مُسْلِم: 345)

❸ ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر ایک نہر تمہارے گھر کے سامنے سے بہتی ہو اور ہر روز پانچ بار کوئی اس میں غسل کرے تو بتاؤ کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی؟"۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی نہیں، کوئی میل باقی نہیں رہے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے"۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِي: 528)

④ ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا گھر اور بازار کی نماز سے پچیس (25) گنا زیادہ اجر و ثواب والی ہوتی ہے۔ یہ اس لئے کہ بندہ جب وضو کرے تو اچھی طرح سے کرے۔ پھر صرف اور صرف نماز پڑھنے کے لئے گھر سے نکلے۔ اس کے ہر قدم کے بدلے ایک گناہ مٹایا جاتا اور ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ جب نماز پڑھتا ہے تو فرشتے اس پر نماز کے اختتام تک رحمت کی دعائیں بھیجتے رہتے ہیں۔ یعنی اے اللہ! اس پر رحم کر، اس پر برکت نازل فرما۔ اور جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہتے ہو اس وقت تک نماز میں ہی ہوتے ہو“۔ (رَوَاهُ البُخَارِيُّ :500)

⑤ ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ہر رات آسمانِ دُنیا پر نزول فرماتا ہے؛ رات کے آخری پہر میں نازل ہو کر فرماتا ہے: کون ہے جو مجھے پکارتا ہے میں اس کی دُعاؤں کو قبول کروں گا۔ جو مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو عطا کروں گا۔ معافی چاہتا ہے تو میں بخش دوں گا۔“ (مسلم:758)

⑥ ترجمہ: ”آدمی اپنے گھر، مال اور پڑوسی کے متعلق آزمایا جاتا ہے۔ نماز روزہ اور صدقہ و خیرات سے ان غلطیوں کا کفارہ ادا ہو جاتا ہے“ (بخاری:3586)

⑦ ترجمہ: ”جو شخص حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گذشتہ گناہ معاف فرما دیتا ہے“۔ (رَوَاهُ البُخَارِيُّ :38)

⑧ ترجمہ: ”پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص رمضان کی راتوں میں ایمان و احتساب کے ساتھ قیام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے“۔ (رَوَاهُ البُخَارِيُّ :37)

⑨ ترجمہ: ”جو شخص لیلۃ القدر کی رات کو قیام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گذشتہ گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے“۔ (رَوَاهُ البُخَارِيُّ :760)

⑩ ترجمہ: ”﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ﴾ ایک سو بار پڑھنے والے کے تمام (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔“ (رَوَاهُ البُخَارِيُّ :6405)

⑪ ترجمہ: ''سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یومِ عاشوراء کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ گذشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بنا دے گا''۔(مسلم:1162)

⑫ ترجمہ: ''ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کے درمیانی عرصے کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مقبول کی جزا صرف اور صرف جنت ہے''۔(مسلم:1349)

⑬ ترجمہ: ''یومِ عرفہ کے دن سے زیادہ کسی اور دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا۔''(مسلم:1126)

⑭ ترجمہ: ''ایک مرتبہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ سائب رضی اللہ عنہا کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اُمّ سائب! تم کانپ کیوں رہی ہو؟''۔ اُمّ سائب رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ بڑا بے برکت بخار ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''بخار کو برا مت کہو، اس سے تو بنی آدم کے گناہ صاف ہوتے ہیں جس طرح لوہے کو بھٹی میں ڈال کر صاف کیا جاتا ہے۔''(مسلم:2575)

⑮ ترجمہ: ''مومن کو کوئی بھی تکلیف رنج وغم بیماری اور پریشانی آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے مومن کے گناہوں کو بخش دیتا ہے''۔(مسلم:2572)

⑯ ترجمہ: ''جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے، بہت سی مختلف قسم کے باتیں کرے پھر اٹھتے وقت یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس مجلس کے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے'' دعا درج ذیل ہے:

﴿سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ﴾

ترجمہ: ''اے اللہ، آپ اپنی حمد کے ساتھ پاک ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی عبادت کا حقدار نہیں، میں اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہوئے توبہ کرتا ہوں''(ابوداؤد:4857)

ایک منٹ

اے عزیزانِ گرامی! وقت درحقیقت عمر رواں ہے۔ وقت کو سستی اور غفلت میں ضائع کرنا، اپنی عمر کو ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ باشعور اور باحکمت لوگ اپنے وقت کی حفاظت کرتے ہیں۔ بیکار گفتگو اور لایعنی کاموں میں وقت کو ضائع نہیں کرتے۔ بلکہ اپنی زندگی کے قیمتی اوقات کو غنیمت جانتے ہوئے اچھے اور نیک کام کرتے ہیں۔ ایسے کام جن سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ عوام الناس کو فائدہ پہنچے۔ آپ کی عمر کا ہر منٹ، ہر لمحہ اس قدر قیمتی ہے کہ آپ اس ایک منٹ میں اپنی زندگی، عمر، قابلیت، سعادت اور عمل صالحہ میں اضافے اور سربلندی کا سنگ میل عبور کر سکتے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اپنی عمر سے ایک قیمتی منٹ صرف کر کے خیر کثیر حاصل کریں تو آپ درج ذیل اعمال کی محافظت کریں؛ ممکن ہے ان اعمال میں سے کوئی ایک عمل آپ کی زندگی، فہم و فراست، نیکیوں میں اضافے کا سبب بن جائے:

1. ایک منٹ میں سورۂ اخلاص ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ چھ مرتبہ پڑھی جا سکتی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنے کا اجر و ثواب ایک تہائی قرآن ہے (بخاری)۔ اس طرح چھ مرتبہ پڑھنے پر دو قرآن مجید پڑھنے کا ثواب حاصل ہو سکتا ہے۔ ایک یہ عمل تسلسل سے جاری رکھا جائے تو ایک مہینے میں ساٹھ قرآن پڑھنے کا ثواب مل سکتا ہے۔ (سبحان اللہ)
2. ایک منٹ میں قرآن شریف کی متعدد آیات دیکھ کر پڑھی جا سکتی ہیں۔
3. ایک منٹ میں کوئی نہ کوئی ایک آیت حفظ کی جا سکتی ہے۔
4. ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ یہ تسبیح ایک منٹ میں ہم تین سے پانچ مرتبہ پڑھ سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ اس تسبیح کو دس مرتبہ پڑھنے کا اجر و ثواب اولادِ اسماعیل علیہ السلام میں سے آٹھ غلاموں کو فی سبیل اللہ آزاد کرنے کے اجر کے برابر ہے۔ (الترمذی: 3474)
5. ایک منٹ میں ﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ﴾ بیس سے زیادہ مرتبہ پڑھا جا سکتا ہے۔

اور جو شخص اس تسبیح کو ایک سو مرتبہ پڑھتا ہے تو اس کے تمام (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ یہ گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔(بخاری)

⑥ ہم ایک منٹ میں ﴿سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ الْعَظِیْمِ﴾ تقریبا دس مرتبہ پڑھ سکتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ان کلمات کو پڑھنا رحمٰن کو بڑا محبوب ہے۔ زبان پر بہت آسان اور ترازو میں بہت بھاری ہے۔(بخاری:6406)

⑦ ﴿سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ﴾ یہ کلمہ ایک منٹ میں متعدد مرتبہ پڑھا جا سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو ان کلمات سے بہت محبت تھی۔ یہ افضل الکلام ہیں۔ میزانِ قیامت میں ان کا وزن بہت بھاری ہوگا۔ (ابن ماجہ:3877)

⑧ ﴿لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ﴾ ایک منٹ میں تقریبا بیس مرتبہ پڑھا جا سکتا ہے۔ صحیح بخاری و مسلم کی روایت کے مطابق یہ جملہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

⑨ ﴿لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ﴾ ایک منٹ میں بیس سے پچیس مرتبہ پڑھا جا سکتا ہے۔ یہ کلمہ توحید ہے جس شخص کا آخری کلام یہ کلمہ بن جائے تو وہ داخل جنت ہو گا۔(ابوداؤد:3116)

⑩ ﴿سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَ رِضَا نَفْسِہٖ وَ زِنَۃَ عَرْشِہٖ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ﴾ ایک منٹ میں کئی مرتبہ پڑھا جا سکتا ہے۔ ان کلمات کے پڑھنے سے بے شمار تسبیحات کا اجر و ثواب ملتا ہے۔(عمل الیوم واللیلۃ للنسائی:161)

⑪ اللہ تعالیٰ سے معافی و بخشش طلب کرنا ہر مسلمان کا شعارِ زندگی ہونا چاہیئے۔ ایک منٹ میں مکمل فہم و فراست اور قلبی احساس کے ساتھ ﴿اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ﴾ پڑھنا چاہیں تو بیسیوں مرتبہ پڑھ سکتے ہیں۔ استغفار کی فضیلت کسی سے مخفی نہیں ہے۔ یہ بخشش و مغفرت دخولِ جنت حصول برکت و رزق کا عظیم ترین سبب ہے۔

⑫ ایک منٹ میں ہم دو تین بار مکمل درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ پر ایک بار درود وسلام بھیجنے سے اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں حاصل ہوتی ہیں۔

⑬ خالق کائنات کی اس عظیم ترین کائنات پر غور و فکر اور عبرتِ اقوامِ گذشتہ ایک منٹ

میں کی جا سکتی ہے۔

⑭ اللہ تعالیٰ سے محبت، شکر گزاری، خوف و تقویٰ، بندگی کا احساس، ان تمام جذبات کو ایک منٹ میں ابھارا جا سکتا ہے۔

⑮ سیرت النبی، اخلاقیات، احادیث رسول ﷺ پر مبنی کوئی کتاب کا ایک قیمتی صفحہ، ایک منٹ میں پڑھا جا سکتا ہے۔

⑯ ایک منٹ میں ٹیلی فون کے ذریعے کسی رشتہ دار کے ساتھ صلہ رحمی بھی کر سکتے ہو۔

⑰ ایک منٹ میں اپنے لئے، اپنے والدین کے لئے، اہل وعیال کے لئے کوئی بھی دعا مانگ سکتے ہو۔

⑱ کئی مسلمان بھائیوں کو السلام علیکم کہہ سکتے ہو۔

⑲ کسی کو برائی سے روکنا یا نیکی کا حکم دینا، ایک مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ یہ عمل بھی ہو سکتا ہے۔

⑳ کسی مسلمان بھائی کے حق میں جائز سفارش کی جا سکتی ہے۔

㉑ راستے میں چلتے چلتے کوئی تکلیف دہ چیز ہٹائی جا سکتی ہے۔

کم و بیش ایک سو دفعہ ﴿سُبْحَانَ اللهِ﴾ پڑھا جا سکتا ہے جس سے ایک ہزار نیکیاں ملیں گی یا ایک ہزار (صغیرہ) گناہ معاف ہوں گے۔ ان شاء اللہ۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

عزیزانِ گرامی! آپ نے دیکھا اور پڑھا کہ ہم ایک منٹ کو کس قدر عظیم اور قیمتی بنا سکتے ہیں۔ بے شمار نیکیاں کر سکتے ہیں۔ ہمارے اخلاص کی وجہ سے ان نیکیوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ ان اعمال پر عمل پیرا ہونے کے لئے کوئی بہت بڑی مشقت، کوئی بہت بڑا چلہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ بغیر تھکاوٹ، مشقت اور بغیر رقم خرچ کئے عظیم ترین اجر کا مستحق ہوا جا سکتا ہے۔ یہ عمل چلتے پھرتے، دورانِ سفر گاڑی یا بس یا ٹرین و ہوائی جہاز میں بیٹھے بیٹھے کیا جا سکتا ہے۔

یہ اعمال خوش قسمتی، سعادت، انشراح صدر کا سبب بنتے ہیں۔ ان اعمال کو اپنا معمول بنائیے، حرز جان سمجھ کر محفوظ رکھئے۔ اپنے بھائی بہنوں کو تلقین کیجئے۔ نیکی کو کبھی بھی چھوٹا یا

حقیر نہ سمجھئے بلکہ ہر عمل وقت آنے پر بڑا گراں قدر بن جاتا ہے۔

خواتین کے لئے خزانہ

رسول اکرم ﷺ کے فرامین:

① ترجمہ: ''جب ایک عورت پانچ وقت نماز پڑھے، رمضان کے روزے رکھے، شرمگاہ کی حفاظت کرے، اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو روزِ محشر ایسی عورت کو کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ''۔ (ابن حبان: 4151)

② ترجمہ: ''❶ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونا، ❷ طاعون کی بیماری میں فوت ہونا، ❸ پیٹ کی بیماری میں فوت ہونا، ❹ اور کسی عورت کا زچگی کے دوران انتقال کر جانا، یہ تمام شہادت کے مرتبے پر فائز ہونے والے ہیں''۔ (مسند احمد)

③ ترجمہ: ''کسی بھی عورت کے اگر تین بچے فوت ہو جائیں تو یہ بچے اس عورت کے لئے جہنم کی آگ سے رکاوٹ بن جائیں گے''۔ ایک عورت نے سوال کیا: اگر دو بچے فوت ہوں تو پھر؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اگر دو بچے بھی فوت ہو جائیں'' (تو وہ بھی ماں کو جہنم سے بچائیں گے) (رواہ البخاري)

④ ترجمہ: ''اے عورتوں کی جماعت! تم کثرت سے صدقہ و خیرات کرو، اگر تم کو اپنے زیورات میں سے کچھ دینا پڑے۔ بے شک تم میں سے بہت عورتیں جہنمی ہیں۔'' (رواہ البخاري ومسلم)

⑤ ترجمہ: ''کوئی عورت اگر اس حالت میں فوت ہو کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ عورت جنتی ہے''۔ (جامع ترمذی وسنن ابن ماجہ)

⑥ ترجمہ: ''اے عورتو! تم کثرت سے تسبیح اور اللہ تعالیٰ کی تقدیس بیان کیا کرو۔ اپنی انگلیوں کے پوروں پر ان تسبیحات کو شمار کیا کرو۔ بے شک انگلیاں قیامت کو بول بول کر تمہاری گواہی دیں گی۔ تم غافل نہ ہوا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تمہیں بھول جائے گی''۔ (سنن ابی داؤد)

⑦ ترجمہ: ''ایک بار رسول اللہ ﷺ نے اُمّ سنان رضی اللہ عنہا سے پوچھا: تم ہمارے ساتھ حج پر

کیوں نہیں جا رہی؟ تو اُمّ سنان رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ میرے شوہر کی صرف دو اونٹنیاں ہیں۔ ایک پر میرا شوہر اور بیٹا سفر حج کریں گے اور دوسری اونٹنی ہماری زمین کو پانی پلاتی ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر تم رمضان میں عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے''۔ (بخاری)

⑧ ترجمہ: ''پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس آدمی پر اپنا رحم نازل فرمائے جو رات کو اٹھتا ہے، خود بھی نماز پڑھتا ہے اور اپنی بیوی کو بھی جگاتا ہے۔ اگر اس کی بیوی نہ اٹھے تو پانی کے چھینٹے اس کے منہ پر مارتا ہے۔ اس طرح اللہ اس عورت پر اپنا رحم نازل فرمائے جو راتوں کو اُٹھ کر نماز پڑھتی ہے اور اپنے شوہر کو بھی اٹھاتی ہے۔ اگر وہ نہ اٹھے تو پانی اس کے چہرے پر مارتی ہے''۔ (صحیح الجامع)

⑨ ترجمہ: ''اُم حمید رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے علم ہے لیکن تم اپنے گھر میں نماز پڑھو تو یہ نماز تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم اپنے کمرے میں نماز پڑھو تو یہ نماز تمہارے صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اگر صحن میں پڑھو تو یہ نماز تمہاری قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور تمہاری قوم کی مسجد میں نماز میری مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے'' (الترغیب الترھیب)

⑩ ترجمہ: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ ایک عورت روزہ دار اور تہجد گذار ہے صدقہ و خیرات بھی بہت کرتی ہے لیکن اپنے پڑوسیوں کو ایذا و تکلیف پہنچاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ عورت جہنمی ہے''۔ سوال کرنے والے نے دوبارہ عرض کی: اے اللہ کے رسول! ایک دوسری عورت فرض نماز پڑھتی ہے، تھوڑے، بہت پنیر کے ٹکڑے بھی صدقہ کرتی ہے لیکن اس نے کبھی کسی کو زبان سے تکلیف نہیں پہنچائی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ عورت جنتی ہے'' (الادب المفرد)

⑪ ترجمہ: ''اللہ کی قسم! وہ عورت جو اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کرتی، وہ اپنے رب کا حق بھی ادا نہیں کر رہی۔ کبھی شوہر اپنی بیوی کو اس حالت میں حق زوجیت ادا کرنے کیلئے بلائے کہ وہ

تنور پر کام کر رہی ہو تو بھی سے شوہر کی بات ماننی چاہیئے"۔ (بخاری:2546)

⑫ ترجمہ: "جب کوئی عورت اپنے گھر سے کوئی چیز صدقہ کرے (لیکن بگاڑ پیدا نہ کرے) تو اس عورت کے ساتھ ساتھ اس کے شوہر کو بھی اجر و ثواب ملے گا۔ اور اسی طرح خزانچی کو بھی اجر ملے گا اور اس کے مالک کو بھی"۔ (رواہ البخاري)

⑬ ترجمہ: "حصین بن محصن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس کی پھوپھی رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائیں۔ اپنی ضروریات سے فارغ ہو کر جانے لگیں تو آپ ﷺ نے پوچھا: "تم کس طرح اس کے ساتھ رہتی ہو"؟ کہنے لگیں میں اس کی خدمت میں کوئی کمی نہیں کرتی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "خیال رکھنا کہ وہ تمہاری جنت بھی ہے اور دوزخ بھی"۔ (مسند احمد و حاکم)

اے مسلمان بہن! تم اپنے گھر اور اپنی ازدواجی زندگی میں بہت سی پریشانیاں، تکالیف حمل و ولادت کا بوجھ اٹھاتی ہو، بچے کو دودھ پلانا، تربیت کرنا اس کے سوا ہے۔ لیکن اگر تم اہل ایمان ہو تو رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق مومن پر آنے والی ہر تکلیف غم اور دکھ کا اجر ملتا ہے۔ اس کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔ (بحوالہ بخاری)۔ اس فرمانِ نبوی ﷺ کو ہمیشہ یاد رکھئے۔

دین کے مخالف اُمور

زیر نظر سطور میں ہم خواتین میں پائے جانے والے چند ایسے اُمور کا تذکرہ کر رہے ہیں جو دین کے برعکس ہیں اور قرآن و سنت کی تعلیمات کے منافی ہیں۔

عقیدہ:

عقیدے کے مخالف اُمور جو بکثرت خواتین میں پائے جاتے ہیں اور ان سے اجتناب بہت ضروری ہے۔ ان میں سرفہرست، جادو ٹونا ہے۔ جادوگروں کے پاس آمدورفت کرنا، ان سے معاشرے و خاندان میں بگاڑ پیدا کرنے والے تعویذ کروانا، بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ اسی طرح شعائر دین کا استہزاء، مذاق اڑانا، دین دار خواتین و حضرات پر طنز و تشنیع

کرنا اور غیر اللہ کے ناموں کی قسمیں کھانا، بھی دیکھا گیا ہے۔

اسی طرح نحوست اور بدشگونی لینا اور غیر مسلم اقوام کے تہواروں مثلاً ہپی نیو ائیر اور ویلنٹائن ڈے منانا۔ اور بہت سی بدعات و خرافات میں شرکت کرنا بھی دیکھا گیا ہے۔ شادی بیاہ کی رسومات میں دینی اُمور کو بھول جانا اور موت و وفات پر نوحہ خوانی کرنا، یہ سب ایسے اُمور ہیں جو عقائد اسلام اور اسلامی تعلیمات کے منافی ہیں۔ خواتین ان سے پرہیز کریں۔

ارکانِ اسلام:

ارکانِ اسلام میں نماز و روزہ کے متعلق بہت سستی اور غفلت پائی جاتی ہے۔ نمازوں کو بے وقت پڑھنا یا خشوع و خضوع کے بغیر پڑھنا۔ روزوں میں سارا وقت کھانے پکانے اور دیگر مصروفیات میں صرف کر دینا جن کا رمضان سے کوئی تعلق نہ ہو۔

لباس و حجاب:

لباس کے متعلق بہت سی خامیاں اور بے حیائی کے اُمور موجود ہیں:

1. تنگ لباس پہننا، گردن و کمر کو عریاں کرنا۔ باریک ترین لباس پہننا جس سے جسم کے تمام خدوخال واضح نظر آتے ہوں۔
2. اگر لباس کے اوپر عبایا پہنا ہے تو وہ بہت تنگ، چست، بھڑکیلے نقش و نگار موجود ہیں۔
3. نمایاں ترین نظر آنے کے لئے مختلف رنگوں والے لینس (آنکھوں میں) استعمال کرنا۔
4. نوجوانوں اور مردوں میں اپنی دلچسپی ابھارنے کے لئے میک اپ اور فیشن اختیار کرنا۔
5. گھر سے نکلتے وقت پرفیوم اور دیگر خوشبویات استعمال کرنا۔ مردوں کی طرح بال رکھنا۔ بیوٹی پارلر میں جا کر بے پردگی، عریانی اختیار کرنا۔ وگ لگانا، اپنی بھوؤں کو باریک کروانا اور چہرے پر نقش و نگار کھدوانا اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنا بھی خواتین میں بکثرت موجود ہے اور یہ تمام اعمال خلافِ اسلام ہیں۔

انفرادی اور اجتماعی زندگی میں خلاف دین معاملات:

آج کل خواتین میں درج ذیل اُمور بہت تیزی سے پروان چڑھ رہے ہیں۔ اور یہ تمام اسلام اور قرآن وسنت کے برعکس اور منافی ہیں۔ ان سے اجتناب بہت ضروری ہے۔

① والدین اور رشتہ داروں سے بدسلوکی، بداخلاقی کرنا۔

② شوہر کی نافرمانی، گھرداری سے غفلت اور بچوں کی تربیت کی طرف توجہ نہ کرنا۔

③ بے دین اور شرعاً و اخلاقاً بری زندگی گزارنے والے مرد سے شادی کرنا، اس کو پسند کرنا۔

④ بے نماز شوہر اور بے دین اولاد کو نصیحت نہ کرنا، اس معاملے میں لاپرواہی برتنا۔

⑤ اپنی بیٹی کو اس کی بلوغت کے مسائل کی تعلیم نہ دینا، اس کی اچھی تربیت اور اچھی بیوی بننے کی نصیحت نہ کرنا۔

⑥ اپنی اولاد کی تربیت و پرورش کے لئے نوکروں، آیاؤں پر بھروسہ کرنا، خود غافل رہنا۔

⑦ غیر مردوں کی مجالس میں شرکت کرنا، غیر محرم ڈرائیور کے ساتھ تنہا سفر پر جانا۔

⑧ بغیر اخلاقی و شرعی وجہ کے شوہر سے طلاق طلب کرنا۔

⑨ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں داخل کرنا، گانے بجانے اور مخلوط محفلوں میں شرکت کرنا، کثرت سے لعن طعن کرنا، عورتوں کی محفلوں میں عریانی اور بے حیائی اختیار کرنا۔

⑩ بغیر ضرورت کے غیر ممالک کا تنہا سفر کرنا، خصوصاً غیر اسلامی ممالک۔

⑪ دینی معاملات بالخصوص خواتین کے متعلق اسلامی احکامات سے جان بوجھ کر لاعلم رہنا۔

⑫ پردے اور چہرے پر نقاب کے متعلق لاپرواہی برتنا۔

⑬ فنکاروں، گانے بجانے والوں کا پرستار بننا، غیر اخلاقی سی ڈیز اور کیسٹ کو خریدنا۔

⑭ انٹرنیٹ کی مادر پدر آزاد فحش ویب سائٹ کا وزٹ کرنا۔

اے مسلمان بہن! گناہوں میں پڑنے اور حرام کردہ افعال کو کرنے کے بہت سے دروازے ہیں۔ ان کی جان پہچان کرنا اور تمام معلومات رکھنا بہت ضروری ہے۔ تاکہ ان سے اچھی طرح اجتناب کیا جاسکے۔ یہ جان لیجئے کہ توبہ کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے۔

گناہوں سے آزادی کا راستہ توبہ و استغفار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اپنی اس مختصر سی چند روزہ زندگی میں خلوص نیت سے عبادت الٰہی اور رجوع الٰہی کی طرف توجہ کیجئے۔ تقویٰ، صدقہ و خیرات، اخلاقِ حسنہ کو اپنا شیوۂ زندگی بنا ڈالو اور تربیت اولاد اور معاشرے کی اسلامی بنیادوں پر ترویج کرنا اپنا نصب العین بنالو۔

تقریبات اور محفلوں کی برائیاں:

زیرنظر سطور میں ہم اپنے خاندان اور معاشرے میں منعقد کی جانے والی تقریبات اور پارٹیوں میں پائی جانے والی برائیوں اور منکرات پر نظر ڈال رہے ہیں۔ مقصد تحریر ان منکرات سے پرہیز کرنا اور عوام الناس کو خبردار کرنا ہے۔

① اول تو ہمارے ہاں جو تقریبات منعقد ہوتی ہیں ان کا کوئی دینی یا فلاحی مقصد کم ہی ہوتا ہے۔ بلکہ یہ اپنے اپنے نظریات اور میلانِ طبع کے مطابق ہوتی ہیں۔

② فضول خرچی اور اسراف کرنا، اپنے اسٹیٹس اور معیارِ زندگی کو ظاہر کرنے کیلئے۔

③ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں اکثر اوقات مالداروں اور اربابِ اختیار کو بلایا جاتا ہے۔ غریب افراد اور اپنے ہی خاندان کے مساکین کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔

④ مردوں اور عورتوں کی مخلوط مجالس، عورتوں کا بے پردہ مردوں میں آنا جانا بھی ایک بہت بڑی خرابی ہے۔

⑤ شادی بیاہ کی تقریبات میں گانے بجانے والوں کو بلایا جاتا ہے۔ تصویروں اور کیمروں کی چمک دمک میں رقص و سرود کی محفلیں منعقد کی جاتی ہیں۔

⑥ شادی کے خاص لباس میں بلا وجہ بلا ضرورت ہزاروں روپے ضائع کرنا۔

⑦ خواتین بے پردہ اور خوشبویات میں معطر ہو کر آتی جاتی ہیں۔

⑧ خواتین میں سے بہت سی عورتیں صرف نمائش کے لئے مصنوعی بال (وگ) لگا کر آتی ہے۔ بے تحاشہ میک اپ کرنا، بھوؤں کے بال اکھاڑنا بھی بہت بڑی برائی ہے۔

⑨ اکثر یہ تقریبات رات گئے تک چلتی رہتی ہیں۔ اس وجہ سے بے شمار لوگ فجر کی نماز نہیں پڑھ سکتے۔ یہ آج کل کی تقریبات کا ایک بہت برا پہلو ہے۔

⑩ پڑوس اور گرد و نواح کے رہائشی افراد ان تقریبات سے بہت پریشان ہوتے ہیں۔ اونچی آواز میں گانے کی آواز آتی ہے۔ اور کبھی کبھار یہ تقریب اگر نام نہاد دینی محفل ہو تو پھر ساری ساری رات اونچی آواز میں نعتیں پڑھی جاتی ہیں۔

⑪ ہنی مون منانے کی رسم، شادی کے بعد فضول خرچی کی ایک بڑی وجہ ہے۔ اور یہ ہنی مون اکثر اوقات غیر اسلامی ممالک میں منایا جاتا ہے۔

⑫ ولیمے اور نکاح کی محفلوں میں بے جا فضول خرچی کی جاتی ہے۔

مسنون دم جھاڑ

عزیزانِ گرامی ہمیں اپنی روزمرہ زندگی میں بہت سی بیماریوں، پریشانیوں، نظر لگنا، جادو اور جنات وغیرہ کے اثرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں ایسی پریشانیوں کا حل موجود ہے۔ بے شک قرآن میں بہت سی بیماریوں کی شفاء موجود ہے۔ زیرِ نظر سطور پر غور و فکر کیجیے۔

دم کرنے کا طریقہ:

مریض کو اپنے آپ پر یا کسی دم کرنے والے کو قرآنی آیات پڑھ کر مریض پر پھونک مارنی چاہیئے۔ مختلف امراض کے مختلف دم ہوتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

نظر لگنے کا علاج

① اگر علم ہو جائے کہ فلاں شخص کی نظر لگی ہے تو نظر لگانے والے کو وضو کرنے کا کہا جائے۔ پھر اس وضو کے پانی کو مریض کے پورے جسم پر ڈال دیا جائے۔ اس سے مریض ٹھیک ہو جائے گا۔

② اگر نظر لگانے والا نامعلوم ہو تو پھر درج ذیل آیات قرآنی پڑھ کر مریض پر پھونک ماریں ❶ سورۂ فاتحہ۔ ❷ آیۃ الکرسی مکمل۔ ❸ سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات۔

④ سورۂ اخلاص سورۂ فلق اور سورۂ ناس۔ پڑھ کر مریض پر پھونک ماریں۔

ایک مسنون دعا:

﴿اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَاۤمَّةٍ﴾

ترجمہ: ''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر شیطان اور زہریلے جانور کی برائی اور ہر نظر لگانے والی آنکھ سے۔'' (بخاری)

جادو کا علاج:

الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اگر کسی پر جادو کر دیا جائے تو بیری کے سات تازہ پتے لے کر اس کو پتھر سے پیس لیں۔ پھر اس کے اندر غسل کرنے والا پانی ڈالیں (کسی بالٹی یا ٹب میں) پھر آیۃ الکرسی، چاروں قل پڑھیں پھر درج ذیل آیات کو پڑھیں:

سورۂ اعراف	آیت نمبر	117	تا	119	تک۔
سورۂ یونس	آیت نمبر	79	تا	82	تک۔
سورۂ طٰہٰ	آیت نمبر	65	تا	69	تک۔

جنات کا علاج:

① سورۂ فاتحہ۔ ② آیۃ الکرسی۔ ③ سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات۔ ④ سورۂ اخلاص، ⑤ سورۂ فلق، ⑥ سورۂ ناس۔ پڑھ کر مریض پر پھونکیں، ان شاء اللہ جنات، آسیب وغیرہ کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ درج ذیل دعائیں بھی پڑھ کر وقتاً فوقتاً پھونک مارتے رہیں:

① ﴿اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ﴾ (سات مرتبہ)

② ﴿اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ (ایک مرتبہ)

③ ﴿اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا﴾

④ ﴿اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَاۤمَّةٍ﴾

نمازِ جنازہ اور تدفین کا طریقہ

زیر نظر سطور میں ہم غسل میت، کفن دینے اور دفن کرنے کے اُمور اور طریقہ کار تحریر کر رہے ہیں:

❶ مسلمان کو غسل دینا اور اس کی تدفین میں حصہ لینا فرض کفایہ ہے۔ اس لئے اس عمل میں حصہ لینے والے کو اجر وثواب کے حصول کی مکمل نیت کرنی چاہیئے۔ غیر مسلم کو غسل دینا اور مسلمانوں کے ساتھ دفن کرنا جائز نہیں ہے۔

❷ غسل دینے والا میت کا امانت دار ہے۔ لہٰذا اس کو غسل دینے کے تمام مسنون طریقے استعمال کرنے چاہئیں۔

❸ غسل دینے والے کو میت کے عیبوں کی پردہ پوشی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

❹ غسل دینے والے کو میت کے ساتھ مکمل احترام اور نرمی کرنی چاہیئے۔ لباس اتارتے اور کفن پہناتے وقت غیر ضروری جلد بازی اور سختی نہیں کرنی چاہیئے۔

❺ شوہر کے علاوہ عورت میں کوئی دوسرا مرد شریک نہیں ہوسکتا۔ اور نہ مرد کے غسل کے وقت بیوی کے علاوہ کوئی دوسری عورت شریک ہوسکتی ہے۔ سات برس سے چھوٹے بچوں کی میت میں یہ حکم نہیں ہے۔ اسے کوئی بھی غسل دے سکتا ہے۔

غسل کا طریقہ:

① میت کے نیچے کوئی چیز رکھیں مثلاً لکڑی کا تختہ یا کوئی دوسری چیز۔

② لباس اتارنے سے پہلے کوئی چادر وغیرہ میت پر ڈالیں تاکہ شرمگاہ وغیرہ عریاں نہ ہو۔

③ میت کے کپڑے بہت احتیاط اور آہستگی سے اتاریں۔

④ غسل دینے والا اپنے ہاتھوں پر کوئی دستانہ وغیرہ چڑھا لے۔

⑤ ایک گیلا تولیہ یا کپڑا لے کر میت کے دانت، ناک وغیرہ صاف کیجئے۔

⑥ استنجاء وغیرہ کروانے کے بعد وضو کے تمام اعضاء کو دھوئیں۔ پھر دائیں طرف سے تمام بدن پر پانی ڈالیں۔

کفن دینے کا طریقہ:

کم از کم ایک بڑی چادر سے مکمل طور پر میت کو لپیٹنا ضروری ہے۔ لیکن افضل طریقہ درج ذیل ہے:

① کفن کے تین کپڑے ہونے چاہئیں۔ کفن سفید رنگ کا ہونا چاہیئے۔ ایک چادر زمین پر بچھا کر میت کو اس کے اوپر لٹایا جائے۔ پھر دونوں اطراف سے لپیٹ دی جائے۔ ایک چادر کو بطور شلوار ٹانگوں اور دوسری چادر کو بطور قمیض سر اور سینے پر لپیٹ دی جائے۔

② کفن اور میت کو خوشبو لگانا بھی بہتر ہے۔ کافور اور دیگر خوشبویات کو ناک کان اور دیگر اعضاء پر لگائیں۔

③ عورت کے کفن میں پانچ کپڑے ہوتے ہیں۔

④ میت کو قبر میں اتارنے کے بعد کفن کھول دینا چاہیئے۔

نمازِ جنازہ کا طریقہ

① ہر مسلمان کا جنازہ پڑھانا ضروری ہے۔ میت مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا۔

② چار مہینے سے زائد عمر کا حمل اگر ساقط ہو جائے تو بھی ناقص الخلقت بچے کا جنازہ پڑھانا چاہیئے کیونکہ اس بچے میں روح ڈال دی گئی تھی۔

③ اگر بچے میں روح نہیں ڈالی گئی تھی تو ایسے اسقاط کا غسل و جنازہ نہیں ہوتا۔

④ میت اگر مرد ہو تو سر کے پاس اور اور عورت ہو تو درمیان میں امام کو کھڑا ہونا چاہیئے۔

⑤ جنازے کی چار تکبیرات ہوتی ہیں۔ پہلی تکبیر کے بعد تعوذ، بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ پڑھی جائے۔ دوسری تکبیر کے بعد درودِ ابراہیمی مکمل پڑھا جائے۔ تیسری تکبیر کے بعد مسنون دعائیں میت کی بخشش کے لئے پڑھی جائیں۔ اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھر دی جائے۔

تدفین کا طریقہ:

① قبر کو گہرا کرنا لازمی ہے تا کہ درندوں سے میت محفوظ رہ سکے۔

② قبر کو ''لحد'' کے طریقے پر بنانا افضل ہے۔ یعنی پہلے ایک گہرا گڑھا کھود کر پھر ایک پہلو میں دوسر گڑھا نکالنا۔ اس طریقے کو ''لحد'' کہتے ہیں۔ اگر اس طرح لحد نہ بنائی جا سکے تو صرف ایک سادا سا گڑھا بنانا بھی جائز ہے۔ جس کو ''شق'' کہا جاتا ہے۔

③ میت کے چہرے کو قبلے کی طرف موڑ دینا چاہیئے۔ (نصب الرایۃ 2/302)

④ گڑھا بند کرنے کیلئے پہلے پتھر کی اینٹیں یا لکڑی کا تختہ رکھ دیا جائے تا کہ میت کو مٹی نہ لگے۔

⑤ قبر کو بلند اور سیمنٹ سے پختہ نہیں کرنا چاہیئے۔

⑥ طلوع وغروبِ شمس اور زوال کے وقت میت کو دفن نہ کریں۔ اس کے علاوہ تمام اوقات (دن رات) میں دفن کرنا جائز ہے۔

ثلاثیاتِ نبوی ﷺ

درج ذیل سطور میں صرف وہ احادیث مبارکہ تحریر کی جا رہی ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے کسی تین افراد، اشیاء یا تین احکام کے متعلق بیان کی تھیں۔ ان تمام احادیث میں تین کا ہندسہ مشترک ہے۔ ملاحظہ فرمائیے، یہ تمام فرامینِ رسول اکرم ﷺ ہیں۔

① ثواب کی نیت سے صرف تین مقامات کی طرف سفر کرنا جائز ہے: ترجمہ: ''مسجد حرام (خانہ کعبہ)، مسجد نبوی ﷺ اور مسجد اقصیٰ''۔ (صحیح الجامع: 7332)

② تین افراد کے بارے میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں: ترجمہ: ''پہلا وہ شخص جو نماز، روزہ اور زکوٰۃ میں حصہ نہیں لیتا تو ایسے شخص کا اسلام میں بھی کوئی حصہ نہیں ہے۔ دوسرا وہ شخص جو غیر اللہ کو اپنا ولی و مددگار سمجھتا ہے تو قیامت کو اللہ تعالیٰ اس کا ولی نہیں بنے گا۔ تیسرا وہ شخص جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے انہی میں شامل فرما دیتا ہے۔ اور اگر میں چوتھے شخص کے متعلق بھی قسم کھاؤں تو غلط نہ ہوگا یہ وہ شخص ہے جو دُنیا میں لوگوں

کے عیبوں کی پردہ پوشی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کے عیبوں کو چھپا لے گا‘‘۔ (صحیح الجامع:3021)

③ تین صفات جس شخص میں ہوں تو وہ منافق ہے اگرچہ نمازی اور روزہ دار ہی کیوں نہ ہو اور اپنے آپ کو مسلمان ہی کیوں نہ کہتا اور کہلواتا ہو: ترجمہ: ’’❶ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ ❷ وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ ❸ امانت میں خیانت کرے‘‘۔ (صحیح الجامع:3043)

④ تین افراد کا ضامن اللہ تعالیٰ خود ہے: ترجمہ: ’’❶ وہ شخص جو مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے گھر سے نکلتا ہے۔ ❷ وہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے جائے۔ ❸ اوہ شخص جو حج کے لئے گھر سے نکلتا ہے‘‘۔

⑤ تین قسم کے علاج میں شفاء ہے: ترجمہ: ’’❶ سنگی لگوانا۔ ❷ شہد پینا۔ ❸ کسی قسم کی چوٹ پر لوہا گرم کر کے داغنا۔ لیکن میں تیسرے علاج کو ناپسند کرتا ہوں‘‘۔ (صحیح الجامع:3066)

⑥ تین افراد کی دُعا ہمیشہ قبول ہوتی ہے: ترجمہ: ’’❶ روزہ دار۔ ❷ مظلوم۔ ❸ مسافر۔ (صحیح الجامع:3030)

⑦ تین غلط کام میری اُمت میں موجود رہیں گے: ترجمہ: ’’❶ حسب ونسب پر فخر کرنا۔ ❷ نوحہ خوانی کرنا۔ ❸ ستاروں سے قسمت کا حال معلوم کرنا‘‘۔ (صحیح الجامع:3037)

⑧ تین قسم کے لوگوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دیکھے گا بھی نہیں۔ اور ان سے کلام بھی نہیں کرے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے: ترجمہ: ’’❶ ازار کو لٹکانے والا۔ ❷ احسان جتلانے والا۔ ❸ جھوٹی قسم کھا کر سامان بیچنے والا‘‘۔ (صحیح الجامع:3061)

⑨ تین افراد کے متعلق میں قسم کھاتا ہوں: ترجمہ: ’’❶ صدقہ کرنے والے کا مال کبھی صدقے کی وجہ سے کم نہیں ہوتا لہٰذا تم صدقہ کیا کرو۔ ❷ ظلم کرنے والے کو معاف کر دیا جائے تو مظلوم کی عزت بڑھتی ہے لہٰذا تم معاف کر دیا کرو، اللہ تعالیٰ تمہاری عزت بڑھائے گا۔ ❸ جو شخص لوگوں کے آگے سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی فقیری کو مزید بڑھا دیتا ہے‘‘۔ (صحیح الجامع:3025)

⑩ ترجمہ: ’’ہر مہینے تین روزے رکھنا اور رمضان کے روزے رکھنا اس طرح ہے گویا ساری

عمر کے روزے رکھے ہیں''۔ (صحیح الجامع:3042)

⑪ **تین افراد پر جنت حرام کر دی گئی ہے:** ترجمہ: ''❶ ہمیشہ کا شرابی۔ ❷ ماں باپ کا نافرمان۔ ❸ ''دیوث'' جو اپنے گھر میں گناہ پر خاموش رہتا ہے'' (صحیح الجامع:3052)

⑫ **تین قسم کے لوگوں کے قریب فرشتے نہیں جاتے:** ترجمہ: ''❶ نشے میں چور آدمی۔ ❷ اپنے ہاتھوں یا کپڑوں کو زعفران سے رنگنے والا مرد۔ ❸ حالت جنابت میں مبتلا آدمی''۔ (مجمع الزوائد 5/159)

⑬ **تین قسم کے افراد کی طرف قیامت کے دن نہ تو اللہ تعالیٰ نظر رحمت فرمائے گا اور نہ ہی ان سے کلام فرمائے گا:** ترجمہ: ''❶ اپنے سامان پر جھوٹی قسمیں کھا کر اس کی قیمت بڑھانے والا۔ ❷ بعد نمازِ عصر (رش کے اوقات میں) جھوٹ قسمیں کھا کر لوگوں کے مال کو ہڑپ کرنے والا۔ ❷ فاضل پانی سے لوگوں کو فائدہ اٹھانے سے منع کرنے والا۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج میں تجھ پر اپنا فضل روک رہا ہوں جس طرح دنیا میں تو نے لوگوں کو منع کیا تھا۔ حالانکہ پانی تو نے اپنے ہاتھوں سے نہیں بنایا تھا''۔ (صحیح الجامع:3066)

⑭ **تین قسم کے اُمور جب وقوع پذیر ہو جائیں گے پھر اس وقت کسی کا ایمان لانا کوئی فائدہ نہ دے گا:** ترجمہ: '' ❶ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔ ❷ دجال کا ظاہر ہونا۔ ❸ قیامت سے پہلے ایک بہت بڑے چوپائے کا ظاہر ہونا'' (یہ قیامت کی اہم نشانیاں ہیں) (رَوَاہُ مُسْلِم)

⑮ **تین قسم کے کام کرنا ہر مسلمان پر لازمی ہیں:** ترجمہ: '' ❶ جمعے کے دن غسل کرنا۔ ❷ مسواک کرنا۔ ❸ خوشبو لگانا''۔ (العلل لابن ابی حاتم 1/401 صححہ الالبانی)

⑯ **دنیا میں مسلمان کی خوش قسمتی تین چیزوں میں پائی جاتی ہے:** ترجمہ: ''❶ نیک پڑوس۔ ❷ کشادہ گھر۔ ❸ آرام دہ سواری''۔ (مسند احمد)

⑰ **تین افراد کی دُعائیں ہمیشہ قبول ہوتی ہیں:** ترجمہ: ''❶ اولاد کے لئے والدین کی دُعا۔ ❷ مسافر کی دُعا۔ ❸ مظلوم کی دُعا''۔ (جامع ترمذی)

⑱ **تین قسم کے کام ہر مسلمان پر لازم ہیں:** ترجمہ: ''❶ مریض کی عیادت کرنا۔

❷ جنازے میں شرکت کرنا۔ ❸ چھینکنے والا اگر ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ کہے تو جواباً ﴿يَرْحَمُكَ اللّٰهُ﴾ کہنا"۔ (السلسلة الصحيحة 1800)

⑲ **درج ذیل تین صفات، اخلاقیاتِ نبوی ﷺ میں شامل ہیں:** ترجمہ: "❶ افطاری میں جلدی کرنا۔ ❷ سحری تاخیر سے کرنا۔ ❸ نماز میں قیام کرتے وقت سیدھے ہاتھ کو الٹے ہاتھ پر رکھنا"۔ (یعنی جو حالت ہم قیام کے وقت کرتے ہیں اور افطاری کا ٹائم ہوتے پر پھر احتیاط کے نام سے دیر نہ کریں) (صحیح الجامع:3038)

⑳ **تین قسم کی صفات جس شخص میں ہوں گی اس کو ایمان کی مٹھاس حاصل ہو گی:**
ترجمہ: "❶ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت سب سے بڑھ کر ہو۔ ❷ کسی مومن سے محبت صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو۔ ❸ ایمان لانے کے بعد دوبارہ کفر میں جانا شدید ناپسندید ہو" (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ)

㉑ **تین کام ہلاکت خیز ہیں:** ترجمہ: "❶ ایسی کنجوسی بخیلی کہ لوگ اس کی پیروی کرنے لگیں۔ ❷ خواہشاتِ نفس کی پیروی کرنا۔ ❸ خود پسندی۔ (صحیح الجامع:3045)

㉒ **تین کام نجات دہندہ کا کردار ادا کرتے ہیں:** ترجمہ: "❶ رضامندی اور غضبناکی میں عدل کرنا۔ ❷ فقیری اور مالداری میں میانہ روی اختیار کرنا۔ ❸ اعلانیہ طور پر ہو یا پوشیدگی میں، ہر حالت میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔" (حوالہ ایضاً)

㉓ **تین کام گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں:** ترجمہ: "❶ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ ❷ سخت سرد موسم میں بھی مکمل وضو کرنا۔ ❸ باجماعت نماز کے لئے پیدل چل کر آنا۔ (حوالہ ایضاً، مجمع الزوائد 1/95)

㉔ **تین کام درجات بلند کرتے ہیں:** ترجمہ: "❶ کھانا کھلانا۔ ❷ سلام کو عام کرنا۔ ❸ راتوں کو نماز (تہجد) پڑھنا"۔ (حوالہ ایضاً)

㉕ **تین معاملات میں ہنسی مذاق کرنا بھی جائز نہیں ہے:**
ترجمہ: "❶ طلاق۔ ❷ نکاح۔ ❸ طلاق کے بعد رجوع کرنے میں"۔ (صحیح الجامع:3047)

㉖ **"تین قسم کے افراد کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ پر حق ہے:** ترجمہ: "❶ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی۔ ❷ اس غلام کی جو اپنی قیمت ادا کر کے آزاد ہونا چاہتا ہو۔ ❸ نکاح کرنے

والے کی جو پاکدامنی کی نیت سے نکاح کرنا چاہتا ہو‘‘۔ (الترمذی:1655)

27 **تین قسم کے لوگوں کی نماز انکے کانوں سے اوپر نہیں جاتی (یعنی قبول نہیں ہوتی):**
ترجمہ: ’’❶ بھگوڑا غلام جب تک مالک کے پاس نہ لوٹ آئے۔ ❷ بیوی، جس کا شوہر اس سے رات بھر ناراض رہے۔ ❸ وہ امام قوم، جس سے لوگ ناراض ہوں۔‘‘ (الترمذی:360)

28 **تین قسم کے افراد کے قریب فرشتے نہیں جاتے:** ترجمہ: ’’❶ کافر کی نعش۔ ❷ خلوق (ایک رنگین بوٹی) لگانے والا۔ ❸ جنبی شخص جب تک باوضو نہ ہو جائے‘‘۔ ایک روایت میں نشہ کرنے والے کے متعلق بھی یہی حکم بیان کیا گیا ہے۔ (ابوداؤد:4180)

29 **تین قسم کے افراد کی قیامت کے دن کوئی نفلی اور فرضی عبادت قبول نہ ہو گی:**
ترجمہ: ’’❶ ماں باپ کا نافرمان۔ ❷ احسان جتلانے والا۔ ❸ تقدیر کا منکر (صحیح الجامع:3065)

30 **انسان جب فوت ہو جاتا ہے تو اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین اعمال جاری رہتے ہیں:** ترجمہ: ’’❶ صدقہ جاریہ۔ ❷ ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں ❸ نیک اولاد جو دعا کرتی رہے‘‘۔ (رَوَاہُ مُسْلِم)

31 **تین قسم کے افراد اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہیں:** ترجمہ: ’’❶ حرمِ بیت اللہ میں بے دینی پھیلانے والا۔ ❷ اسلام میں جاہلیت پھیلانے اور تلاش کرنے والا۔ ❸ ناحق کسی کے قتل کرنے کی کوشش کرنے والا‘‘۔ (رَوَاہُ البُخارِي)

تمباکو نوشی

سگریٹ اور تمباکو نوشی انسانی صحت کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ دشمن صحت ہونے کے ساتھ ساتھ یہ ایک ناپاک اور خبیث چیز بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

ترجمہ: ’’اور (اللہ مومنوں) کیلئے پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزوں کو حرام کرتا ہے‘‘۔ (الاعراف:157)

تمباکو نوشی ایک عالمی وبا ہے۔ ڈاکٹر محمد البار اپنی کتاب ’’تمباکو نوشی کے صحت پر اثرات‘‘ میں لکھتے ہیں کہ دنیا میں سب سے خطرناک ترین وباء تمباکو نوشی ہے۔ کئی ملین افراد اس

تمباکو نوشی کی وجہ سے اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ انسانیت کی تباہی و بربادی کی اس سے بڑی مثال کہیں نہیں ملتی۔ ۶ اگست ۱۹۴۵ء کو ہیروشیما پر ایٹم بم کے حملے سے تقریباً دولاکھ ساٹھ ہزار افراد ہلاک ہوئے تھے لیکن سگریٹ نوشی نے تو اس سے کئی گنا زائد افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔

یہ وبا اسلامی دنیا میں بھی اپنے پنجے گاڑ چکی ہے۔ سگریٹ نوشی آہستہ آہستہ قتل کرتی ہے۔ یہ ایک طرح کی سست رفتار خودکشی بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا اِرشاد ہے: ''جو شخص کسی چیز کے ساتھ اپنے آپ کو ہلاک کرتا ہے تو اسی چیز کا عذاب جہنم میں دیا جائے گا''۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ)۔

سگریٹ نوشوں میں درج ذیل عادات و اطوار پائے جاتے ہیں۔ اور یہ سب کی سب انتہائی گھٹیا اور بری عادات ہیں:

① اکثر سگریٹ کے عادی افراد اپنے بچوں کو سگریٹ خرید کر لانے بھیجتے ہیں۔ ان کو علم نہیں ہوتا کہ وہ کس قدر زہریلا نشہ لانے کے لئے اپنے پھول جیسے بچوں کو برباد کر رہے ہیں۔ اپنے والدین کو سگریٹ پیتے دیکھ کر مستقبل میں یہ بچے بھی بڑے سگریٹ نوش بن سکتے ہیں۔

② سگریٹ پینے والوں کو اپنے اردگرد کسی کی تکلیف کا کوئی ہوش نہیں رہتا حالانکہ انہیں چاہیئے کہ وہ ایسی جگہ پر جا کر یہ قبیح حرکت کریں جہاں دوسرے لوگوں کو تکلیف نہ ہوتی ہو۔

③ سگریٹ نوش پبلک مقام پر سگریٹ پیتے نظر آتے ہیں۔ مثلاً ریلوے اسٹیشن یا ہوائی جہاز اور ائیرپورٹ وغیرہ۔ یہ لوگ اپنی بیماریوں کو جگہ جگہ پھیلاتے ہیں۔ ان تمام مقامات اور بسوں وغیرہ پر سگریٹ نوشی بند کر دینی چاہیئے۔

سگریٹ کا حکم:

سگریٹ، تمباکو اور دیگر تمام منشیات، قطعاً حرام ہیں۔ کوئی بھی عقلمند انسان اس کے حرام ہونے میں شک نہیں کر سکتا۔ یہ ایک خودکشی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

ترجمہ: ''اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو''۔ (البقرة:195)

نقصانات:

❶ سگریٹ نوشی کی وجہ سے سانس کی بیماریاں عام ہیں، جگر اور گلے کا کینسر عام ہے۔

❷ دل کے امراض کا بڑا سبب سگریٹ نوشی ہے۔ اچانک موت ہارٹ اٹیک کی وجہ بھی سگریٹ ہی ہے۔ دل کی باریک باریک شریانوں میں دورانِ خون میں اتار چڑھاؤ اور عدم توازن پیدا ہوتا ہے۔ سگریٹ سے پھیپھڑے سیاہ پڑ جاتے ہیں۔

❸ نظام انہضام کی تمام بیماریاں آہستہ آہستہ پیدا ہونے لگتی ہیں۔ منہ، گلے اور انتڑیوں کا کینسر سگریٹ نوشی کی ایک بڑی وجہ ہے۔

❹ پیشاب اور مثانے کی تمام بیماریاں مثلاً مثانے اور گردے کی بیماریاں بھی تمباکونوشی سے پیدا ہوتی ہیں۔

❺ کچھ ایسے امراض ہیں جو سگریٹ کی وجہ سے کبھی کبھار ہو جاتے ہیں۔ مثلاً اعصاب اور بصارت کی کمزوری، حاملہ عورت کے رحم میں موجود بچے کو بھی سگریٹ کی وجہ سے خطرات ہوتے ہیں۔ اور اگر چھوٹے چھوٹے بچوں کے پاس بیٹھ کر سگریٹ کا دھواں چھوڑا جائے تو بے گناہ معصوم بچوں کی صحت کو سخت خطرات لاحق ہو جاتے ہیں۔

سگریٹ نوشی سے نجات کے طریقے:

سگریٹ نوشی ایک بری عادت ہے اس سے جان چھڑانے کی کوشش کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو۔ پھر درج ذیل طریقے استعمال کرو۔

① جب سگریٹ کی طرف ہاتھ بڑھاؤ تو کوشش کرو کہ اس سے جان چھوٹ جائے۔

② کوشش کر کے سگریٹ کے دھوئیں کو گہرے سانسوں سے نہ پیو، یعنی دھواں زیادہ نہ کھینچو۔

③ ایسے مشروبات سے دُور رہو جن کے دوران سگریٹ نوشی کی جاتی ہے مثلاً قہوہ، چائے۔

④ ایسے دوستوں کی محبت سے دُور رہو جو سگریٹ پیتے ہوں۔

⑤ سگریٹ پینے کے فوراً بعد پانی کے ایک دو گلاس پی لو۔

⑥ دوسرے لوگوں کے منہ لگی ہوئی سگریٹ کو پینے سے انکار کر دو۔

⑦ سگریٹ نوشی کے متعلق اسلام اور سائنس کا نکتہ نظر ہمیشہ یاد رکھو۔ آہستہ آہستہ سگریٹ کی تعداد کو کم کرتے جاؤ۔ ایک دن اِن شاء اللہ تندرست ہو جاؤ گے۔

فتویٰ شیخ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ :

سوال: بعض احباب نے سوال کیا ہے کہ اسلام میں سگریٹ نوشی کا کیا حکم ہے اور سگریٹ پینے والے امام مسجد کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: بے شمار شرعی دلائل ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ سگریٹ نوشی شرعاً حرام ہے۔ کیونکہ سگریٹ میں تمباکو ہے جو ناپاک اور سخت نقصان دہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے نقصان دینے والی اشیاء کو جائز قرار نہیں دیا۔ اسی طرح ہر نقصان دہ چیز اور عقل پر پردہ ڈالنے والی چیز کو حرام قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ وہ بڑا باحکمت اور علیم و خبیر ہے۔ وہ کبھی بھی ایسی چیز کو حلال قرار نہیں دیتا جو لوگوں کے دین و دنیا کے لئے نقصان دہ ہو۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: ''لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال ہے؟ آپ فرما دیجئے کہ میں (یعنی اللہ تعالیٰ) نے پاک چیز کو حلال اور ناپاک کو حرام قرار دیا ہے۔ (المائدہ:4)۔ اور سورۂ اعراف 157 میں فرمایا ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے پاک چیزوں کو حلال اور ناپاک کو حرام قرار دیا ہے''۔

ان آیات میں واضح حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے صرف پاک اور صاف چیز کو حلال قرار دیا ہے۔ ہر وہ کھانا اور مشروب جو ناپاک ہو، صحت کے لئے نقصان دہ ہو جیسے کہ منشیات، شراب، ہیروئن، چرس اور سگریٹ وغیرہ یہ سب ممنوع ہیں کیونکہ یہ عقل، جسم اور صحت کے لئے زہر قاتل ہیں۔ تمام ڈاکٹر حضرات اس بات پر متفق ہیں کہ تمباکو نوشی میں صحت کو بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔ کینسر اور ہارٹ اٹیک کا سبب یہی دشمن جان ہے۔

پھر بھی سگریٹ نوش اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہوئے اس سے چمٹے رہتے ہیں۔ اس کے

علاوہ سوال میں ایسے امام کے متعلق پوچھا گیا ہے جو سگریٹ نوش ہو، تو جواباً عرض ہے کہ ایسے شخص کو مستقل امام نہ بنایا جائے۔ کیونکہ امامت ایک عظیم ترین ذمہ داری ہے۔ فرمانِ رسول اللہ ﷺ ہے کہ:

ترجمہ: ''قوم کی امامت وہ کرے جو سب سے زیادہ قرآن کا عالم ہو۔ اگر سب لوگ قرآن میں برابر ہوں تو وہ امامت کرے جو سنت کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔ اس کے بعد ہجرت اور قبولِ اسلام میں جو شخص زیادہ افضل ہو اس کو امامت دی جائے''۔ (سنن نسائی:780)

علماء کا اختلاف ہے کہ کیا گناہ گار کو امام بنایا جائے یا نہیں۔ کچھ علماء اس کے جواز اور کچھ علماء اس کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ بہر کیف ایسے شخص کو مستقل امام نہیں بنانا چاہیئے۔ علماء کا کہنا ہے کہ گناہ گار امام کے پیچھے نماز ادا ہو جاتی ہے۔ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے حکمرانوں کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے جو ظلم وستم اور فسق و فجور میں پڑے رہتے تھے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حجاج بن یوسف کے پیچھے بھی نمازیں پڑھیں ہیں حالانکہ وہ ظالم ترین انسان تھا۔ یہ ایک مختصر سا جواب ہے جو ہم نے آپ کو بیان کر دیا ہے۔ تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔ (مجموع فتاویٰ لابن باز رحمہ اللہ)

جواب از طرف شیخ صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ:

سگریٹ نوشی اور حقہ نوشی حرام ہے۔ دلیل یہ فرمانِ الٰہی ہے:

ترجمہ: ''اے لوگو! تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرنے والا ہے''۔

علماء طب کا اتفاق ہے کہ تمباکو صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ اسی طرح سگریٹ اور حقہ نوشی مال کو ضائع کرنے اور فضول خرچی کے زمرے میں بھی آتی ہے ان دونوں اُمور سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

ترجمہ: ''نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ اور نہ اپنے آپ کو''۔ یہ حدیث اور اسی طرح کے دیگر فرامین یہ بتاتے ہیں کہ سگریٹ نوشی، حقہ نوشی اور دیگر منشیات سب حرام ہیں۔''

پسندیدہ کلمات

اے عزیز بھائی! آپ اور آپ کے اہل و عیال بخیر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان میں رہیں۔ آپ پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کریں۔ اعلانیہ اور پوشیدگی میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں۔ اپنی بیوی اور اولاد کو بلا مہار نہ چھوڑیں بلکہ ان کی اسلامی و اخلاقی تربیت جاری رکھیں۔ ان کی خیر خواہی کو مدنظر رکھیں۔ اے بھائی آپ کے لئے اور آپ جیسے تمام بھائیوں کے لئے چند پسندیدہ پندونصائح ذیل میں تحریر کر رہے ہیں۔ ان کو اپنی زندگی کا نصب العین بنائیں۔

1. قرآن کریم کی قرأت کریں۔ کچھ نہ کچھ حصے زبانی یاد کریں۔
2. علم شرعی کو حاصل کریں۔ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں۔ عام ایام میں یا کم از کم گرمیوں کی چھٹیوں میں مساجد اور اسلامی اداروں سے وابستہ رہیں۔
3. اسلامی کتابوں، ماہانہ اسلامی اصلاحی اور علمی مجلّوں کا مطالعہ جاری رکھیں۔
4. قرآن کریم یا علماء کے دروس پر مبنی کیسٹ اور سی ڈیز کو گھر میں رکھیں۔
5. احادیث اور سیرت نبی ﷺ کو بیان کرنے والے پروگراموں، دروس میں شرکت کریں۔
6. قریبی رشتہ داروں، دوستوں اور احباب سے صلہ رحمی کرتے ہوئے ان سے ملاقات کریں
7. اپنے مال اور "وقت" کی حفاظت کریں کیونکہ ان کو فضول ضائع کرنے پر تم سے پوچھ گچھ ہوگی۔
8. اپنے اعضاء جسم کان، آنکھ اور زبان کی حفاظت کریں۔ منکرات اور فحش گانے سننے، دیکھنے پر تم سے حساب لیا جائے گا۔
9. اگر میسر ہو تو عمرہ ادا کریں۔ مسجد حرام بیت اللہ میں کثرت سے نمازیں پڑھیں۔
10. مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کریں۔ کثرت سے درود و سلام پڑھیں۔
11. اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو قرآنِ کریم کی تعلیم پر ابھاریں۔ انہیں مساجد و مدارس بھیجیں۔
12. اپنے اہل و عیال کو ساتھ لے کر معلوماتی اور مہماتی دوروں پر جائیں۔ اہم مقامات کی

سیر کو جائیں۔ عجائباتِ عالم دکھائیں۔

⑬ ہر عمل کے بعد اپنے آپ کا محاسبہ کریں۔ نیکی ہو تو مزید کریں۔ غلطی ہو تو استغفار کریں۔

⑭ آسانیاں پیدا کریں۔ آسانیاں تقسیم کریں۔

چند شرعی احکامات

گانے بجانے کا حکم ....از شیخ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ:

''بے شک گانوں کا سننا ایک برا اور حرام کام ہے۔ دل کی بیماری سنگدلی اور وحشت کا بڑا سبب'' گانا ہے۔ اللہ کے ذکر نماز اور دیگر عبادات سے روکنے والا سب سے بڑا سبب گانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ''اور کچھ لوگ لھو الحدیث کو خریدتے ہیں۔'' (لقمان: 6)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے لھو الحدیث کا مطلب ''گانا بجانا'' قرار دیا ہے۔ اور جب گانے کے ساتھ آلاتِ ساز، ہارمونیم طبلے، سارنگی، کی بورڈ شامل ہو جاتے ہیں تو اس حرام فعل کی شدت اور بڑھ جاتی ہے۔

علماء نے اجماعاً اس فعل کو حرام قرار دیا ہے۔ میں نصیحت کرتا ہوں کہ گانوں کے بجائے قرآن کریم کی تلاوت اور علماء کی وعظ و نصیحت پر مبنی دروس سنے جائیں۔

شادی بیاہ کے موقعوں پر دَف کے ساتھ گانا جائز ہے۔ لیکن اس گانے میں کسی حرام فعل کی ترغیب نہ ہو اور فحش کلمات نہ گائے جائیں۔ دف کے علاوہ کوئی اور ساز طبلہ یا دوسری کوئی موسیقی جائز نہیں ہے۔ یہ بھی جائز نہیں کہ ساری ساری رات گانے چلیں اور لوگوں کی ایذاء کے ساتھ ساتھ صبح کو فجر کی نماز سے محرومی بھی ہو جائے.........

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''گانا اور آلات موسیقی شیطان کی آواز ہے'' امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''ہمارے ہاں کے فاسق لوگ گانا گاتے ہیں۔ امام احمد رحمہ اللہ کے بقول ''گانا دلوں میں منافقت کو پیدا کرتا ہے۔ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''گانوں کا سننا گناہ ہے''۔ (مجموع فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ)

تصویر کا حکم............از عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ:

بہت سی صحیح حدیثوں میں یہ بات بالکل واضح طور پر موجود ہے کہ ہر ذی روح چیز کی تصویر حرام ہے۔رسول اللہ ﷺ نے ان پردوں کو پھاڑ دیا تھا جن پر تصویر کشی کی گئی تھی۔ آپ ﷺ نے تصویروں کو مٹانے اور مصوروں پر لعنت بھیجنے کا حکم دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا اِرشاد ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو میری طرح کی تخلیق کرنا چاہتا ہے۔ ان کو چاہیئے کہ ایک ذرہ یا ایک دانہ پیدا کر کے دکھائیں۔ (رَوَاہُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم)

صحیح مسلم کی ایک اور روایت کے مطابق ''قیامت کے دن سب سے زیادہ مصوروں کو عذاب ہوگا'' اسی طرح کی بے شمار روایات آپ کتب حدیث میں دیکھ سکتے ہیں جو مجسمہ سازی، اور تصویر سازی کو حرام قرار دیتی ہیں۔

داڑھی شیو کرنا......................فتویٰ از محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ:

داڑھی شیو کرنا حرام ہے۔کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کی کھلی مخالفت ہے۔ بے شک پیارے نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ'' داڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو پست کرو''۔

علماء اہل لغت نے داڑھی کی حد بیان کی ہے۔یعنی جو بھی بال ٹھوڑی اور جبڑوں پر ہوں تو وہ ''داڑھی'' کہلاتے ہیں۔ان بالوں کو کاٹنا اور چھوٹا کرنا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ آپ ﷺ نے معاف کرنے کا حکم دیا ہے۔البتہ گناہوں میں تفاوت ہوتا ہے۔لہٰذا شیو کرنا بڑا گناہ ہے۔

مردوں کا شلوار کو لٹکانا...........از محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ:

شلوار، ازار یا کسی بھی کپڑے کو تکبر کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے لٹکانا حرام ہے بلکہ تکبر کی وجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے شخص کی طرف نظر رحمت بھی نہیں فرمائے گا۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔''تین افراد کی طرف اللہ تعالیٰ نہ تو دیکھے گا اور نہ ہی ان کو پاک

کرے گا بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ 1 ازار کولٹکانے والا۔ 2 احسان جتانے والا۔ 3 اور جھوٹی قسم کھا کر سامانِ تجارت بیچنے والا۔ لہٰذا تمام مسلمان مردوں کو چاہیئے کہ وہ تکبر کی وجہ سے ازار کو نہ لٹکائیں اور یہ کام تو بغیر تکبر کے بھی نہیں کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

دل کی نصیحت ہر مومن اور غیرت مند باپ کے لئے !!!

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں ہے۔ اللہ کی بندی یا کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی غیرت کو للکارتا ہے''۔ (بخاری: 1044)

اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ تمام انسان اللہ کے بندے ہیں سرور عالم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''کیا تم سعد رضی اللہ عنہ کی غیرت مندی پر تعجب کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ مجھ سے اور سعد رضی اللہ عنہ سے بھی بڑا غیرت مند ہے''۔ (بخاری: 7416)

اللہ تعالیٰ نے اپنی اسی غیرت کی وجہ سے ظاہری باطنی فحاشی کو حرام قرار دیا ہے۔ غیرت ہر اس ''حمیت'' اور ''غصے'' کا نام ہے جو اپنے آپ یا اپنے گھر والوں کے غلط کاموں اور برائیوں پر آتی ہے۔ جو شخص غیرت مند نہیں ہوتا وہ ''دیوث'' ہوتا ہے۔ ''دیوث'' اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنے گھر میں بدکاری فحاشی اور غلط روش کو دیکھتا ہے اور اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ ایسے شخص کے متعلق فرمان نبوی ﷺ ہے کہ وہ جنت میں نہیں جاسکے گا۔

ہر پاکیزہ دل غیرت مند مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ پر اپنے گھر والوں بہنوں، بیٹیوں پر غیرت کھائے۔ ایسے بہت سے گھرانے ہیں جنکے نگران اور نگہبان خوابِ غفلت میں سوئے رہتے ہیں۔ انکو کچھ خبر نہیں ہوتی کہ ان کی اولادیں، بہنیں، بیٹیاں کیا کر رہی ہیں۔ اسکول کب جاتی ہیں؟ اسکول وکالج سے آتے جاتے بسوں میں ویگنوں میں انہیں کن مسائل کا سامنا ہے؟۔ موبائل فون پر اور انٹرنیٹ پر انکے شب وروز کن سرگرمیوں میں گزر رہے ہیں۔ چھوٹی عمر کی بچی ہو یا نوجوان لڑکی۔ عورت ذات اپنے جذبات پر مشکل

سے کنٹرول کر سکتی ہے۔جب وہ جذبات وخواہشات کو بڑھکانے والے گانے اور فلمیں دیکھے گی تو اسکے گمراہ ہونے اور بھٹکنے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

لہٰذا ہر باپ بھائی اور گھر کے نگہبانوں کو چاہیئے کہ وہ ان تمام چور دروازوں کو بند کر دیں اور بچوں اور بچیوں کی مکمل خبر گیری رکھیں اور انہیں پاکیزگی و پاکدامنی کے زیور سے روشناس کروائیں۔کیونکہ فحاشی اور زنا جیسے قبیح جرائم پر اللہ رب العزت غیرت کھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینا بڑی بدنصیبی اور خیر و برکت سے محرومی کا نام ہے۔

چند حرام کردہ امور

عوام الناس میں درج ذیل گناہوں کے متعلق شعور واحساس کم ہوتا جا رہا ہے۔لوگ ان حرام کردہ امور کو بڑے گناہ سمجھتے ہی نہیں۔ ہر مسلمان کو ان گناہوں سے لازماً دور رہنا چاہیے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کچھ احکامات بطور فرض صادر فرمائے ہیں لہٰذا ان فرائض اسلام کو ضائع مت کرو،اور اسی طرح چند معاملات کو حرام قرار دیا ہے سو تم ان محرمات کو پامال مت کرو۔فرمان الٰہی ہے: ترجمہ: ''اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے اور حدود اللہ میں زیادتی کرتا ہے تو وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔اور اس کے لئے دردناک عذاب ہے''۔ (النساء :14) ہم زیر نظر سطور میں چند حرام کردہ امور کا تذکرہ کر رہے ہیں ہر شخص کو خود ان امور سے دور رہتے ہوئے دوسرے بھائیوں کو بھی نصیحت کرنی چاہیئے۔

1 شرک باللہ:

پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: ''کیا میں سب سے بڑے کبیرہ گناہ کی خبر تمہیں نہ دوں؟ تین بار فرمایا؛ ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول، آپ ہمیں خبر دیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا''۔ (رواہ البخاري ومسلم)

اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کے علاوہ دیگر تمام گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف کر دیگا لیکن شرک کو نہیں۔شرک کی بخشش کے لئے خالصتاً توبہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شرک کرنے کو نہیں بخشتا۔ اسکے علاوہ جسکو چاہے بخش دیتا ہے“۔ (النساء: 48)

شرک باللہ کی بہت سی اقسام ہیں لیکن ذیل میں ہم چند بڑے بڑے مظاہر بیان کر رہے ہیں:

① **یہ اعتقاد رکھنا کہ فوت شدہ افراد، ہماری حاجات پوری کرتے ہیں، پریشانی اور دکھ کو ختم کرتے ہیں اور فوت شدگان سے مدد طلب کرنا، انہیں غوث اعظم، غریب نواز، دستگیر یا گنج بخش کہہ کر پکارنا، یہ سب شرک باللہ میں شامل ہیں۔**

کیونکہ واضح ترین ارشاد الٰہی ہے: ترجمہ: ”اور اگر اللہ تعالیٰ تم کو نقصان پہنچائے تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اس نقصان کو کوئی دوسرا دور نہیں کرسکتا اور اگر تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے تو کوئی اللہ کے فضل کو لوٹا نہیں سکتا“۔ (یونس: 107)

② **فوت شدگان بزرگوں اور انبیائے کرام علیہم السلام کو مدد کے لئے پکارنا شرک ہے۔**

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ: ”اور اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ ایسے لوگوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اسکی پکار کا جواب نہیں دے سکتے۔ اور (یہ وفات پاجانے والے افراد) انکی دعاؤں سے غافل ہیں“۔ (الاحقاف: 5)

③ **اللہ کے علاوہ کسی اور بزرگ کے لئے نذر ماننی یا ذبیحہ کرنا شرک ہے۔**

فرمان الٰہی ہے: ترجمہ: ”اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو“۔ (الکوثر: 2)

اسی طرح پیارے نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ترجمہ: ”جو شخص غیر اللہ کے لئے ذبح کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت فرمائی ہے۔“ (رَوَاہُ مُسْلِم)

④ **اللہ تعالیٰ کے حلال وحرام کردہ امور کو اپنی مرضی سے تبدیل کرنا یا ذرہ برابر بھی ترمیم کرنا شرک ہے۔** فرمان الٰہی ہے: ترجمہ: ”(اے نبی) کہہ دیجئے کہ جو رزق اللہ تعالیٰ نے تم پر نازل کیا ہے۔ تم اس میں سے کچھ کو (اپنی طرف سے) حلال وحرام قرار دیتے ہو۔ کہہ دیجئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے تم کو اجازت دی ہے۔ یا تم اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو“۔ (یونس: 59)

⑤ جادو کرنا، کاھنوں اور عاملوں کے پاس جانا بھی کفر ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

ترجمہ: ''اور سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا تھا بلکہ شیطانوں نے کفر کیا تھا۔ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور جو ہاروت و ماروت نامی دو فرشتے بابل میں نازل ہوئے تھے وہ کسی کو جادو نہیں سکھاتے تھے حتی کہ کہتے کہ ہم تو آزمائش ہیں لہٰذا تم کفر نہ کرو''۔ (البقرۃ: 102)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: ''جو شخص کاہن اور عامل کے پاس جائے اور اسکے جادو کی تصدیق کرے تو اس نے دین محمد ﷺ کے ساتھ کفر کیا ہے''۔ (صحیح الجامع: 5939)

2 علم نجوم اور ستاروں کا انسانی زندگی پر اثر:

انسانی زندگی پر ستاروں اور سیاروں کا اثر انگیز ہونا اور قسمت کا حال ستاروں سے معلوم کرنا شرک باللہ کے دروازوں کو کھولنے کے مترادف ہے۔ چاند ستارے تو خود اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور تابع فرمان ہیں یہ ہمیں ہماری تقدیر کی کیا خبر دیں گے؟

ایک بار رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز حدیبیہ میں پڑھائی۔ رات کو بارش ہو چکی تھی۔ آپ ﷺ نماز کے بعد عوام الناس سے مخاطب ہوئے اور فرمایا ''تم جانتے ہو تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے''۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ باخبر ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''آج میرے بندوں میں سے کچھ ایمان لانے والے بن گئے ہیں اور کچھ کافر ہو گئے ہیں۔ جن لوگوں نے بارش کو دیکھ کر کہا کہ ہم پر بارش اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوئی ہے تو وہ مؤمن ہیں اور جنہوں نے کہا کہ ہم پر بارش ستاروں کی گردش سے ہوتی ہے تو وہ کافر بن گئے''۔ (بخاری)

محترم قارئین کرام! آج کل اخبار و جرائد اور ٹیلی ویژن پر بے شمار ایسے مضامین و پروگرام شائع ہوتے ہیں۔ جن کا عنوان ہوتا ہے۔ تمہارا ستارہ کیا کہتا ہے۔ یا ستاروں کا حال معلوم کیجئے۔ اور بہت سے لاعلم لوگ اپنی روزمرہ مصروفیات کو ستاروں کے مطابق کرنے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں یا اپنی قسمت کا حال ستاروں سے معلوم کرتے ہیں۔ یہ سب شرک کے مظاہر و عوامل ہیں۔ ان سے بچ کر رہیئے یہ سب جھوٹ

وخرافات کے سوا کچھ بھی نہیں۔

❸ بدشگون یا نحوست:

کچھ لوگ کسی مہینے یا کسی خاص دن کو منحوس سمجھتے ہوئے بدشگونی لیتے ہیں۔ اور کچھ لوگ کسی خاص تاریخ کو مثلاً 13 تاریخ یا گنتی کے ھندسے کو منحوس سمجھتے ہیں۔ اسکے متعلق فرمان رسول اللہ ﷺ ہے: ''بدشگونی لینا شرک ہے''۔ (ابوداود:3910)

❹ غیر اللہ کی قسم کھانا:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھاتا ہے تو اس نے شرک کیا۔''

ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں منع کیا ہے کہ تم اپنے باپوں کی قسم کھاؤ۔ جو قسم کھانا چاہتا ہے تو صرف اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے۔ یا خاموش رہے''۔ (رَوَاہُ البخاري :6108)

❺ ریاکاری کرنا:

فرمان الٰہی ہے: ترجمہ: ''بے شک منافقین اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں اور وہ (ان منافقوں) کو دھوکے کی سزا دیگا اور جب یہ نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی سے کھڑے ہوتے ہیں۔ لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ کا ذکر بہت کم کرتے ہیں''۔ (النساء :142)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: ''جو شخص اپنے اعمال کو لوگوں کے سامنے سنوارنے اور دکھلانے کی کوشش میں رہتا ہے (یعنی ریاکار ہوتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اسکو اسکے اعمال کا بدلہ صرف یہی ریاکاری اور نمائش دیں گے''۔ (رَوَاہُ مُسلِم)۔ صحیح مسلم ہی میں حدیث قدسی کے الفاظ کے مطابق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ: ''بیشک میں مشرکوں کے شرک سے بے پرواہ ہوں۔ جو شخص عمل کو اس نیت سے کرے کہ میرے ساتھ اس میں غیر اللہ کو شریک کرے تو میں اسکے عمل اور شرک دونوں کو پھینک دیتا ہوں''۔ (رَوَاہُ مُسلِم)

❻ منافقوں اور فاسقوں کی ہم نشینی کرنا:

فرمان الٰہی ہے: ترجمہ: ''اگر تم ان فاسقوں سے راضی ہوجاؤ پھر بھی اللہ تعالیٰ تو فاسق قوم سے راضی نہیں ہے''۔ (التوبۃ: 96)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ: ''اور جب تم دیکھتے ہو کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات میں نکتہ چینی کرتے ہیں تو تم ان سے اعراض کرو جب تک یہ لوگ کسی اور موضوع میں مصروف نہ ہوجائیں اور اگر کبھی شیطان تمہیں بھلا دے تو پھر یاد آجانے کے بعد ظالموں کیساتھ نہ بیٹھو''۔ (الانعام: 68)

7 پیشاب کے قطروں سے نہ بچنا:

ترجمہ: ''عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے ایک باغ کے قریب سے گزرے اور آپ ﷺ نے دو قبر والوں پر عذاب کو ہوتے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی بڑی چیز کے متعلق نہیں ہورہا۔ بلکہ ایک شخص پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا''۔ (رواہ البخاري)

8 نماز میں عدم اطمینان وسکون:

فرمان رسول اکرم ﷺ ہے: ترجمہ: ''لوگوں میں سب سے بدترین چور وہ ہے جو نماز کی چوری کرتا ہے''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ''نماز میں چوری کیسے ہوسکتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا''رکوع وسجدہ کو مکمل اطمینان سے نہ ادا کرنا نماز کی چوری ہے''۔ (الترغیب والترھیب: 3/372، مسند احمد)

9 جھوٹی گواہی:

فرمان الٰہی ہے: ترجمہ: ''بتوں کی گندگی اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو، ایک اللہ تعالیٰ کے سیدھے بندے بن جاؤ۔ اسکے ساتھ شرک نہ کرو''۔ (الحج: 30-31)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: ''کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہ کی خبر نہ دوں''؟۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا''اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا''۔ آپ ﷺ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی پھر آپ سیدھی طرح بیٹھ گئے اور خبردار کرتے ہوئے

فرمایا: ''اور جھوٹی گواہی نہ دو''۔ رسول اللہ ﷺ بار بار اسی بات کو دہراتے رہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ کاش آپ خاموش ہو جائیں۔ (رَوَاہُ البُخَارِي)

⑩ غیبت کرنا:

فرمان الٰہی ہے: ترجمہ: ''اور تم ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا چاہتا ہے؟ تم اسکو ناپسند کرتے ہو''۔ (الحجرات: 12)

یعنی جس طرح تم مردہ بھائی کا گوشت کھانا ناپسند کرتے ہو تو اسی طرح غیبت کو بھی ناپسند کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے سوال کیا کہ کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کا ناپسندیدہ الفاظ میں ذکر کرنا غیبت کہلاتا ہے''۔ سوال کیا گیا کہ اگر ہمارے بھائی میں وہ بات موجود ہو جس کا ہم تذکرہ کر رہے ہوں تو؟ آپ نے فرمایا: ''یہی تو غیبت ہے۔ اگر کوئی عیب نہ ہوا، تو تم نے اس پر بہتان باندھا ہے۔'' (رَوَاہُ مُسْلِم)

⑪ چغل خوری کرنا:

فرمان الٰہی ہے: ترجمہ: ''اور تم ہر قسم کھانے والے ذلیل کی بات نہ مانو، جو عیب جوئی کرنے والا اور چغل خوری کرنے والا ہے''۔ (القلم: 10-11)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: ''چغل خور کو قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے''۔ (رَوَاہُ البُخَارِي)

⑫ جاسوسی کرنا:

فرمان الٰہی ہے: ترجمہ: ''اور تم ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرو''۔ (الحجرات: 12-11)

⑬ پڑوسیوں سے برا سلوک کرنا:

اللہ تعالیٰ نے پڑوسیوں سے حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

ترجمہ: ''اور اللہ کی عبادت کرو اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اور قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریبی ساتھی، پڑوسی اور پڑوسی رشتہ دار سے اچھا سلوک کرو۔ مسافر اور غلام سے بھی حسن سلوک کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر تکبر کرنے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا''۔ (النساء: 36)

فرمان رسول اکرم ﷺ ہے: ترجمہ: ”اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں ہے۔ وہ مؤمن نہیں ہے، وہ مؤمن نہیں ہے۔ پوچھا گیا کون اے اللہ کے رسول ؟فرمایا ”جس شخص کے شر سے اسکے پڑوسی محفوظ نہیں ہیں“۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُ)

14 مومن پر لعنت بھیجنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: ”مومن پر لعنت بھیجنا اسکو قتل کرنے کے مترادف ہے“۔ (بخاری)

15 چہرے پر مارنا:

رسول اللہ ﷺ نے چہرے پر مارنے اور چہرے کو گرم لوہے سے داغنے سے منع فرمایا ہے۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) یہ حکم انسانوں اور جانوروں دونوں کے لئے ہے۔

16 نوحہ کرنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: ”نوحہ کرنے والی عورت اگر موت سے پہلے توبہ نہیں کرتی تو قیامت کے دن اسکو گندھک اور خارش کی شلوار قمیض پہنائی جائے گی“۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا ”چہرے پر تھپڑ مارنے والا، گریبان پھاڑنے والا اور جاہلیت کے دعوے کرنے والا ہم میں سے نہیں ہے“۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُ) ﴿کسی کے مرنے پر چیخنا چلانا اور آواز کے ساتھ رونا نوحہ کہلاتا ہے۔﴾

17 تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے ناراض رہنا:

فرمانِ رسول اللہ ﷺ ہے: ترجمہ: ”کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے“۔

18 سود کھانا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ: ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور باقی سود کو چھوڑ دو۔ اگر تم ایمان والے ہو۔ اگر تم نے سود کو نہ چھوڑا تو پھر اللہ اور اسکے رسول سے جنگ کے لئے تیار رہو“۔ (البقرۃ: 278-279)۔ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، سودی کاروبار کو لکھنے والے اور گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا یہ سب گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

19 جوا کھیلنا اور جوئے کا کاروبار کرنا:

فرمان الٰہی ہے: ترجمہ: ''بے شک شراب، جوا، بت اور فال نکالنا، شیطان کا ناپاک عمل ہے۔ اس سے اجتناب کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ''۔ (المائدۃ :90)

20 چوری کرنا:

فرمان الٰہی ہے: ترجمہ: ''چوری کرنے والے مرد عورت کے ہاتھ کاٹ دو، یہ اسکے گناہ کی سزا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے''۔ (المائدۃ :38)

21 رشوت کو لینا یا دینا:

فرمان الٰہی ہے: ترجمہ: ''اور تم ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے نہ کھاؤ۔ باطل اور زیادتی کے طریقے سے تم اس جھگڑے کو حاکموں کے پاس لے کر جاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو'' (کہ تم جھوٹے اور دوسرا فریق سچا ہے)۔ (البقرۃ :188)۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ترجمہ: ''رشوت لینے اور دینے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو'' (مسند احمد)

22 جھوٹ بول کر ناکارہ سامان بیچنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: ''بے شک ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ سامان کے عیب کو چھپا کر بیان کرے''۔ (ابن ماجہ)

23 زمین پر ناجائز قبضہ کرنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: ''جو شخص کسی کی زمین پر ناحق قبضہ کرتا ہے تو اس کو قیامت کے دن سات زمینوں میں دھنسایا جائے گا۔ (رواہ البخاري)

24 اولاد کے درمیان ناانصافی کرنا:

ترجمہ: ''عدل کرو عدل کرنا تقوی کے قریب تر ہے اور اللہ سے ڈرو''۔ (المائدۃ :8)

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان کے والد آپ کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا، میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام دے دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا۔ کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایک ایک غلام دیا ہے؟ میرے والد نے جواب دیا، نہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر اس غلام کو واپس لے لو''۔ (رواہ البخاري)۔ دوسری روایت کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: ''اللہ

تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف قائم کرو۔" (رَوَاہُ مُسْلِم)

25 حرام کھانا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: "ہر وہ انسانی گوشت جو رزق حرام سے نشوونما پاتا ہے تو وہ جہنم کی آگ میں جانے کا زیادہ مستحق ہے"۔ (طبرانی)

26 جان بوجھ کر غیر عورت کو دیکھنا:

فرمان الٰہی ہے: ترجمہ: "مومنوں کو کہہ دیجئے کہ اپنی نظروں کو جھکا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزہ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کو جانتا ہے جو وہ عمل کرتے ہیں"۔ (النور: 30)

27 عورتوں کا باریک اور عریاں لباس پہننا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: "دو قسم کے جہنمی لوگوں کو ابھی میں نے دیکھا نہیں ہے۔ ① ایک وہ جو ہاتھوں میں کوڑے پکڑ کر لوگوں کو مارتے ہیں اور ② دوسری قسم کی وہ عورتیں جو لباس پہن کر بھی عریاں رہتی ہیں۔ یہ لوگوں کو گناہ کی جانب مائل کرتی اور خود بھی مائل ہوتی ہیں۔ انکے سر بختی اونٹیوں کے کوہانوں کی طرح ہوتے ہیں۔ یہ دونوں قسم کے لوگ نہ جنت میں جائیں گے اور نہ ہی جنت کی خوشبو پاسکیں گے اور بے شک جنت کی خوشبو بہت دور سے آتی ہے"۔ (رَوَاہُ مُسْلِم)

28 اجنبی عورت کے ساتھ تنہا ہونا:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ترجمہ: "کوئی مرد کسی (غیر) عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے۔ ان دونوں کیساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے"۔ (الترمذی:1170)

29 غیر محرم عورت سے ہاتھ ملانا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: "تمہارے سر میں کوئی لوہے کی سلاخ سے سوراخ کر دے تو یہ بہتر ہے کہ تم ایک غیر محرم عورت سے ہاتھ ملاؤ"۔ (طبرانی)

30 عورت کا خوشبو لگا کر غیر مردوں کے پاس جانا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: "جو عورت خوشبو لگا کر اس لئے لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے تا کہ ان لوگوں کو اس کی خوشبو محسوس ہو تو وہ زانیہ ہے"۔ (مسند احمد)

㉛ غیر محرم کے ساتھ سفر کرنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: ”کوئی عورت کسی غیر محرم کے ساتھ سفر نہ کرے“۔ (متفق علیہ)

㉜ بدکاری کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ: ”اور تم زنا کے قریب مت جاؤ بے شک یہ فحش کام اور برا راستہ ہے“۔ (الاسراء:32)

㉝ بے غیرتی پر قائم رہنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: ”تین افراد پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام کردیا ہے۔ ① ہمیشہ کا شرابی۔ ② والدین کا نافرمان ③ اور وہ دیوث شخص جو اپنے گھر میں برائی کو برقرار رکھتا ہے“۔ (صحیح الجامع:3052)

㉞ مصنوعی بال لگانا:

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور عرض کی کہ میری بیٹی کو بخار کی وجہ سے بال گرنے کی بیماری لگ گئی تھی کیا میں شادی کے لئے اسکو مصنوعی بال (وِگ) لگاسکتی ہوں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت فرمائی ہے“۔ (مسلم)

㉟ مردوں کا سونا پہننا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: ”میری امت کی عورتوں کے لئے ریشم اور سونا حلال اور مردوں کے لئے حرام ہے“۔ (مسند احمد)

㊱ شراب نوشی کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ: ”بیشک شراب، جوا، بت اور تیروں سے قسمت کا حال معلوم کرنا، شیطانی عمل ہے تم اس سے اجتناب کروتا کہ تم فلاح پا جاؤ“۔ (المائدۃ:90)

مزید فرمایا: ترجمہ: ”ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے“ (بخاری)

”تقویٰ“ جنت کا زادِ راہ

اے پیارے بھائی! قرآن کریم میں بہت سی آیات تقویٰ کے متعلق موجود ہیں۔ تقویٰ

اختیار کرنے کا حکم ہے اور تقویٰ کے فوائد و ثمرات کا بیان بھی ہے۔ اسلام میں تقویٰ کی عظمت و اہمیت کی وجہ سے پیارے نبی ﷺ اپنے خطبات کی ابتدا میں وہ آیات پڑھا کرتے تھے جن میں تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ان باتوں سے اہمیت تقویٰ واضح ہوتی ہے اللہ ربّ العزت کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ”اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔ اور تمہیں اس حالت میں موت آئے کہ تم مسلمان ہو“۔ (آل عمران: 102)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور پختہ بات کرو“۔ (الاحزاب: 70)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ“۔ (التوبۃ: 119)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر نفس کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل کے لئے کیا (عمل) آگے بھیجا ہے“۔ (الحشر: 18)

ترجمہ: ”اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو“۔ (المائدۃ: 57)

اللہ تعالیٰ نے تمام عالم کو تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت فرمائی ہے۔اور ہم نے وصیت کی ہے تمہیں اور تم سے پہلے کتاب والوں کو کہ صرف اللہ سے ڈرو۔ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کو بہترین توشہ آخرت قرار دیا ہے اور تم زادِراہ اختیار کرو بے شک بہترین زادِ راہ تو تقویٰ ہے۔سو مجھ سے ڈرو اے عقل والو۔ (البقرۃ: 197) اللہ تعالیٰ نے میزان تقویٰ کو قائم فرمایا ہے ”بے شک تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہے“۔ (الحجرات: 13)

حقیقت تقویٰ

امام ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تقویٰ کی اصل حقیقت یہ ہے کہ بندہ اپنے اور اس چیز کے درمیان جس سے وہ بچتا ہے یا ڈرتا ہے کوئی آڑ یا رکاوٹ بنالے جس کے ذریعے سے وہ ہر ڈرنے والی چیز (گناہوں) سے بچتا رہے۔اور اس آڑ کا نام ہے ”تقویٰ“۔(جامع العلوم والحکم)

امام قشیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ”تقویٰ نیکیوں کا مجموعہ ہے۔اور تقویٰ کی بنیاد شرک سے

ڈرنا ہے پھر درجہ بدرجہ تمام گناہوں اور برائیوں سے ڈرنا ہے۔ پھر مشابہ امور اور پھر لایعنی کاموں سے پرہیز کرنا ہے۔ (رسالۃ القشریۃ)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ﴿اتقوا اللہ حق تقاتہ﴾ کا مطلب ہے کہ اطاعت کے بعد پھر نافرمانی نہ ہو! ذکر کے بعد بھول نہ ہو، شکر کے بعد کفر نہ ہو۔ (حلیۃ الاولیاء ص 265)

کسی شخص کا تقویٰ تین باتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ 1 جو چیز نہ ملی (غم نہ کرنا) اس پر توکل کرنا۔ 2 جو چیز ملی اس پر راضی رہنا۔ 3 جو پریشانی اور غم ملا ہے اس پر صبر کرنا۔

تقویٰ کا علم سے تعلق:

تقویٰ کی عمارت علم کی بنیادوں پر قائم ہوتی ہے جاہل شخص اچھا متقی نہیں بن سکتا۔ کیونکہ اسے یہی علم نہ ہوگا کہ گناہ و ثواب کیا ہے۔ سنت و بدعت کیا ہے؟

امام ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''تقویٰ کی اصل یہ ہے کہ پہلے علم ہو کس چیز سے ڈرنا ہے پھر اس چیز سے ڈرا جائے اور پرہیز کیا جائے۔ مثال کے طور پر اچھا متقی شخص سود نہیں کھاتا۔ بدنظری نہیں کرتا بلکہ گناہوں کی طرف دیکھتا بھی نہیں۔ بے گناہ کا خون نہیں بہاتا۔ فتنوں میں پڑتا نہیں ہے۔ اور یہ سب باتیں قرآن و سنت سے معلوم ہوتی ہیں۔ (جامع العلوم والحکم)

تقویٰ کے درجات!

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں! تقویٰ کے تین درجات ہیں ① دل، اعضاء اور جسم کو گناہوں اور حرام کردہ اشیاء سے بچانا۔ ② مکروہات اور ناپسندیدہ امور سے بچنا۔ ③ فضول اور لایعنی کاموں، باتوں سے اجتناب برتنا۔ پہلے درجے سے انسان کو زندگی ملتی ہے۔ دوسرے درجے سے اسکی صحت و قوت میں اضافہ ہوتا ہے اور تیسرے درجے سے خوشی و فرحت اور مکمل سکون ملتا ہے۔ (الزھد)

حصولِ تقویٰ کے ذرائع: آپ تقویٰ کی دو اقسام کر سکتے ہیں۔ واجب اور مستحب۔

واجب تقویٰ: وہ تقویٰ جس کا حصول بالکل لازمی ہے وہ فرائض اسلام پر عمل کرنے

اور محرمات و شبہات سے مکمل اجتناب کرنے کا نام ہے۔ اسلام کے فرائض درج ذیل ہیں۔ اللہ پر ایمان لانا، فرشتوں، کتابوں، رسولوں، آخرت، اچھی بری تقدیر پر ایمان لانا اور اس جیسے بڑے بڑے فرائض ہیں۔ اسی طرح بڑے بڑے حرام افعال، شرک باللہ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا ہے۔ ان فرائض کی ہلکی سی جھلک اس آیت میں موجود ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

ترجمہ: "الٓمٓ۔ یہ کتاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ متقی لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔ وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر جو (آپ ﷺ) کی طرف نازل ہوئی اور آپ ﷺ سے پہلے نازل ہوئی ہے۔ اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں"۔ (البقرۃ: 1-4)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "قیامت کے دن آواز دی جائے گی کہ متقی کہاں ہیں؟ یہ سن کر متقی لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوشیدہ نہیں ہوگا۔ معاذ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ متقی کون ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، متقی وہ لوگ ہیں جو شرک سے ڈرتے ہیں۔ بتوں کی عبادت نہیں کرتے اور خالص اللہ کی عبادت کرتے ہیں"۔ (ابن ابی حاتم)

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "تقویٰ یہ نہیں ہے کہ کوئی دن میں روزے رکھے اور راتوں کو قیام کرے۔ بلکہ تقویٰ یہ ہے کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اس کو چھوڑ دیا جائے اور جس چیز کو فرض قرار دیا اس کو ادا کیا جائے۔ اس کے بعد جتنے چاہے نوافل ادا کرے"۔ (الزھد الکبیر للبیھقی)

مستحب تقویٰ: مستحب تقویٰ اچھے کاموں کو کرنے اور مکروہ کاموں کو چھوڑنے سے پیدا ہوتا ہے اور متشابہات اُمور کو بھی چھوڑ دے اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ حرام امور میں نہ گر پڑیں۔

اہم ترین اسباب تقویٰ

① کثرت عبادت:

فرمان الٰہی ہے: ترجمہ: ”اے لوگو اللہ کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تم سے پہلے لوگوں کو بھی۔تا کہ تم اللہ سے ڈرنے والے بن جاؤ“۔ (البقرۃ: 21)

② عمل صالح پر مکمل مضبوطی اختیار کرنا:

فرمان الٰہی ہے: ترجمہ: ”جو ہم نے تم کو دیا ہے اسکو مضبوطی سے تھام لو، اور جو حکم (اس کتاب میں) ہے اسکو یاد رکھو تا کہ تم متقی بن جاؤ“۔ (البقرۃ: 63)

③ حدود شرعی کولاگو کرنا:

فرمانِ الٰہی ہے: ترجمہ: ”اور تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے اے عقل والو! تا کہ تم متقی بن جاؤ۔“ (البقرۃ: 179)

④ عدل کرنا:

فرمانِ الٰہی ہے: ترجمہ: ”عدل کرو یہ تقویٰ کے قریب تر ہے“۔ (المائدۃ: 8)

⑤ معاف کرنا:

فرمانِ الٰہی ہے: ترجمہ: ”اور اگر تم معاف کرو تو یہ زیادہ تقویٰ کی بات ہے“۔ (البقرۃ: 237)

⑥ تعظیم الرسول ﷺ:

فرمانِ الٰہی ہے: ترجمہ: ”بے شک وہ لوگ جو رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی آواز کو پست رکھتے ہیں یہی لوگ ہیں جنکے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے خاص کیا ہے“۔ (الحجرات: 3)

مختصراً تمام عبادات، عمل صالح اور اتباع سنت سے حصول تقویٰ ہوتا ہے۔

فوائد وثمرات

① دنیا وآخرت کی خوشخبری حاصل ہونا:

فرمان الٰہی ہے:

ترجمہ: "بے شک جو لوگ ایمان لائے اور متقی ہوئے۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی اور آخرت میں خوشخبری ہے"۔ (یونس: 64)

② مدد ونصرت خداوندی:

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ متقین کیساتھ ہے جو لوگ نیکوکار ہیں۔" (النحل: 128)

③ درست راستے کی ہدایت ملنا:

ترجمہ: "اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے فرقان (پیدا) کر دے گا"۔ (الانفال: 29)

فرقان سے تم حق و باطل میں فرق اور درست راہ کی راہنمائی حاصل کرسکو گے۔

④ گناہوں کی بخشش ملنا:

ترجمہ: "اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا تو اسکے گناہوں کو مٹا دیا جائے گا اور اجر وثواب میں اضافہ کر دیا جائے گا"۔ (النساء: 129)

⑤ کشادگی وآسانی پیدا ہونا:

ترجمہ: "اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا تو اسکے کاموں کو آسان کر دیا جائیگا" (الطلاق: 5)

ترجمہ: "اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا تو اللہ اس کیلئے (پریشانیوں) سے نکلنے کی راہ پیدا کردے گا۔ اور اس کو وہاں سے رزق ملے گا جہاں گماں بھی نہ ہوگا"۔ (الطلاق: 3-2)

⑥ عذاب سے نجات ملنا:

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ متقی لوگوں سے محبت کرتا ہے"۔ (مریم: 72)

⑦ باعزت ہونا:

ترجمہ: "اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ

متقی ہے“۔ (الحجرات:13)

⑧ **اللہ کی محبت ملنا:**

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ متقی لوگوں سے محبت کرتا ہے“۔ (التوبۃ:4)

⑨ **کامیابی ملنا:**

ترجمہ: ”اور اللہ سے ڈرو تا کہ کامیاب ہو جاؤ“۔ (سورۃ البقرہ:189)

⑩ **عمل صالح کا ضائع نہ ہونا:**

ترجمہ: ”بے شک جو تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو اللہ تعالیٰ ایسے نیکی کرنے والوں کو ضائع نہیں کرتا“۔ (یوسف:90)

⑪ **نیکیوں کی قبولیت:**

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ متقین کا عمل قبول فرماتا ہے“۔ (المائدۃ:27)

⑫ **جنت کا حصول ہونا:**

ترجمہ: ”بیشک متقین، جنتوں اور پانی کے چشموں میں رہیں گے“ (الذاریات:15)

⑬ **مختلف انعامات کا ملنا:**

ترجمہ: ”بے شک متقین کامیاب ہوں گے۔ باغات و انگور ہوں گے۔ ہم عمر کنواری دوشیزائیں اور لبالب جام ہوں“۔ (النبا:31-34)

⑭ **اللہ رب العزت کی قربت اور دیدار کا حصول ہونا:**

ترجمہ: ”بے شک متقین لوگ باغات اور نہروں میں رہیں گے اور ان کیلئے قدرت رکھنے والے مالک کے ہاں من پسند جگہ ہوگی“ (القمر:54)

⑮ **دل کی پاکیزگی اور سلامتی کا ملنا:**

ترجمہ: ”دنیا کے گہرے دوست قیامت کے دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔ مگر متقی لوگ دشمن نہ ہوں گے“۔ (الزخرف:67)

⑯ **اصلاح عمل اور مغفرت کا حصول:**

ترجمہ: ”اے ایمان والو! پختہ بات کرو اور اللہ سے ڈرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال

کو درست کر دے گا اور گناہوں کو معاف کر دے گا"۔ (الاحزاب: 71)

(17) صاحب بصیرت اور زود فہم ہونا:

ترجمہ: "بے شک اللہ سے ڈرنے والوں کو جب کوئی شیطانی گروہ ملتا ہے تو انکو فوراً (اللہ) یاد آجاتا ہے اور وہ دیکھنے والے بن جاتے ہیں"۔ (الاعراف: 201)

(18) غور وفکر کرنا:

ترجمہ: "بے شک دن اور رات کا بدلنا اور آسمانوں و زمین کی پیدائش میں بڑی کھلی نشانیاں ہیں۔ متقی قوم کے لئے"۔ (یونس: 6)

(19) اچھا انجام ملنا:

ترجمہ: "تم صبر کرو بے شک متقین کے لئے اچھا انجام ہے"۔ (ھود: 49)

(20) اللہ کی دوستی ملنا:

ترجمہ: "اور اللہ تعالیٰ متقین کا دوست ہے"۔ (الجاثیۃ: 19)

مومنوں کا گھر

جنت:

اے رحمٰن کے مہمانو! آؤ جنت کی طرف چلیں، یہ دیکھو تمام عالم اپنی اپنی قبروں سے اٹھ کر میدان حشر میں جمع ہو رہا ہے .... آؤ جنت کی طرف چلیں، یہ سلامتی والا گھر ہے۔ یہ نیک لوگوں کا گھر ہے۔ دیکھو یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" (مومنوں کو) غمگین نہیں کرے گی بڑی قیامت۔ اور ان سے فرشتے ملاقات کریں گے۔ اور (کہیں) گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

اور دیکھئے ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ کا ارشاد "اللہ کی قسم ہے۔ مؤمن لوگ جب اپنی قبروں سے نکلیں گے تو ان کا استقبال پروں والے سفید اونٹ کریں گے۔ ان اونٹوں پر سونے کے پالان ہوں گے۔ اور انکی لگامیں روشنی سے چمک رہی ہوں گی۔ ان اونٹوں کا ہر قدم حد نگاہ پر پڑے گا اور اس سفر کا اختتام جنت کے دروازے پر ہوگا۔ (ابن ابی حاتم)

اور دیکھئے کلام الرحمٰن کی طرف: ترجمہ: ”ہم قیامت کے دن متقی لوگوں کو گروہ در گروہ رحمٰن کی طرف جمع کرینگے۔“ (مریم:85)۔ ترجمہ: ”اور متقین اپنے رب کی طرف جمع ہوں گے جماعتوں میں اور جب (جنت کے دروازے) تک آئیں گے تو اسکے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ اور جنت کا داروغہ کہے گا، تم پر سلامتی ہو خوشی خوشی داخل ہو جاؤ ہمیشہ کے لئے“۔ (الزمر: 73)

جنت کتنی وسیع ہے!!

جنت کی وسعت و کشادگی اتنی ہے جتنی آسمانوں اور زمینوں کی وسعت اور خوشبو ایسی کہ ہزاروں میل دور تک جائے۔ فرمان الٰہی ہے ”اللہ کی مغفرت کی طرف دوڑے چلے آؤ۔ اور اس جنت کی طرف جسکی وسعت آسمان و زمین جتنی ہے۔ یہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔“ (الحدید: 21)

جنت کے دروازے:

جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ دروازوں کے کواڑ بہت وسیع ہیں۔ لیکن ایک دن آئے گا یہ دروازے اژدھام کی وجہ سے چرچرا رہے ہوں گے۔ ایک دروازے کا نام باب الریان ہے۔ یہ صرف اور صرف روزہ داروں کے لئے خاص ہے۔ ان دروازوں کے کنڈے، سرخ رنگ کے یاقوت سے بنے ہوں گے۔ (مفہوم حدیث مسلم)

جنت کے دروازے کے سامنے ایک بہت بڑا درخت ہے۔ اس کی جڑ کے قریب سے دو چشمے پھوٹ رہے ہیں۔ ایک چشمہ جنتیوں کے پینے کے لئے ہے۔ دوسرا ان کے غسل کے لئے ہے۔ ایک بار پانی پی کر انکے چہرے تر و تازہ ہو جائیں گے۔ پھر کبھی بھی نہیں مرجھائیں گے۔ غسل کے بعد کبھی میلے اور پراگندہ نہیں ہوں گے۔

(مجمع الزوائد، تفسیر المطففین: آیات 21 تا 28)

جنت میں داخلہ:

اے عزیز قاری ہم یہاں پر رسول کریم ﷺ کی ایک حدیث لکھ رہے ہیں جو جنت میں داخلے کی عکاس ہے۔ فرمان ہے ”جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے چاند کی

طرح چمک رہے ہوں گے۔انکے بعد والے تاروں کی مانند روشن ہوں گے۔ انکو کبھی پیشاب پاخانے کی حاجت نہ ہوگی۔ تھوک نہ آئے گا۔انکی کنگھیاں سونے کی ہوں گی۔جوؤں کا کوئی خطرہ نہ ہوگا۔جنتیوں کا پسینہ کستوری کی خوشبو لیئے ہوگا، خوشبو دار لکڑی سے دھواں لیں گے۔ خوبصورت آنکھوں والی حوریں انکی بیویاں ہوں گی۔انکے درمیان میں کوئی برے اخلاق والا نہ ہوگا۔سب کا اخلاق ایک جیسا ہوگا اور قد کاٹھ 60 گز کے برابر ہوگا جیسا کہ سیدنا آدم علیہ السلام کا تھا۔(مسلم:5063)

جیسے ہی وہ جنت میں داخل ہوں گے فوراً جنت سے استقبالیہ کلمات بلند ہوں گے پاکیزہ ترین فرشتے انکا استقبال کریں گے۔ فرمان الٰہی ہے:

ترجمہ: ''متقی لوگ اپنے رب کی طرف گروہ درگروہ جمع ہوں گے جب جنت کے پاس آئیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ جنت کا داروغہ جنتیوں کو کہے گا تم پر سلامتی ہو۔خوشی خوشی داخل ہوجاؤ اور ہمیشہ رہو۔جنتی کہیں گے تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ اور ہمیں اس زمین کا وارث بنایا۔ہم جنت میں جہاں چاہیں رہتے ہیں۔ پس اچھا ہے اجر عمل کرنے والوں کا۔'' (الزمر:73)

محلات میں کیا ہوگا؟

جنت میں بڑے پرشکوہ محلات ہوں گے ان کی تعریف کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ ان محلات میں پائی جانے والی نعمتوں اور خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا۔صاحب تکریم و انعام ذات باری ہے جس کا ارشاد ہے''اور بہشت میں جہاں آنکھ اٹھاؤ گے کثرت سے نعمت اور عظیم سلطنت دیکھو گے۔ ان کے بدنوں پر سبز ریشم اور اطلس کے کپڑے ہوں گے۔ اور چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور ان کا پروردگار، پاکیزہ شراب پلائے گا۔'' (الانسان:21)

اے عزیزم! اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوگا کہ صرف نبی کریم ﷺ ہی وہ واحد ہستی ہیں جو جنت کے محلات اور ان میں پائی جائے والی نعمتوں کا حال بیان کرسکتے ہیں۔تو لیجئے ہم

ایک طویل حدیث کا اختصار بیان کرتے ہیں۔فرمان رسول ﷺ ہے" جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا شخص جب جنت کے قریب ہوگا تو یکا یک اسکے سامنے موتیوں کا بنا ہوا محل آ جائے گا۔وہ سجدے میں گر جائے گا اس کو کہا جائے گا اپنا سر اٹھاؤ اور بتاؤ کیا بات ہے وہ کہے گا اے اللہ یہ میں نے کیسا محل دیکھا ہے؟ اللہ فرمائے گا یہ تیرا گھر ہے۔پھر اسکے سامنے ایک شخص آئے گا تو وہ جنتی اس شخص کے سامنے سجدے میں جانے لگے گا تو اس کو روک دیا جائے گا۔جنتی کہے گا میرا خیال ہے کہ تو کوئی بڑا فرشتہ ہے۔تو وہ شخص کہے گا میں تو تیرا غلام ہوں۔تیرے خزانوں کا خزانچی ہوں۔پھر اس کے لئے محل کھولا جائے گا تو اس کی چھت، دروازے اور تمام دیواریں موتیوں کی ہوں گی۔اسکے سامنے ایک سبز رنگ کا بالا خانہ ہوگا۔پھر اسی طرح کے مختلف رنگ والے بالا خانے ہوں گے۔ہر بالا خانے میں تخت اور خوبصورت بیویاں ہونگی۔ان بیویوں میں ادنیٰ ترین بیوی موٹی آنکھوں والی حور ہوگی۔اس حور پر ستر پردے ہوں گے لیکن ان پردوں کے پیچھے سے بھی اسکی پنڈلیوں کا گودہ نظر آئے گا۔یہ جنتی حوریں ایک دوسرے کا آئینہ ہوں گی۔اور پھر اس جنتی کو کہا جائے گا کہ حد نگاہ تک یہ سب تیری ملکیت ہے۔(صحیح الترغیب والترھیب:3/227)

درجات جنت:

اور جب اللہ کے تمام مہمان محلات میں آسودہ خاطر ہوں گے اور نعمتوں خوشیوں میں کھوئے ہوں گے تو جنت کے فرشتے تحفوں کے ساتھ آ کر مبارک باد دیں گے اور کہیں گے ,تم پر سلامتی ہو تم نے بڑا صبر کیا اب آخری گھر بہت اچھا ہے۔

جس طرح مومنوں کے دنیا میں اعمال مختلف درجات کے ساتھ تھے اسی طرح جنتیں بھی مختلف درجات کی ہوں گی۔بخاری و مسلم میں فرمان رسول ﷺ ہے:

ترجمہ:" بے شک اہل جنت اپنے سے اوپر والے بالا خانوں کو ایسے دیکھیں گے جیسے کہ دور افق میں چمکتے ستارے کو دیکھتے ہو۔انکے درمیان فاصلہ مشرق ومغرب جیسا ہوگا"۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا۔اے اللہ کے رسول ﷺ یہ تو انبیاء کرام

کا مقام ہوگا۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں اور انبیاء کے ساتھ ساتھ وہ مؤمن بھی ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی''۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِم)

سرزمینِ جنت:

اے عزیزم! کیا خیال ہے سرزمین جنت کے متعلق؟ کیا اسکی زمین سرخ، سفید مٹی والی ہوگی، یا اس کے کنکر خوش رنگ اور خوبصورت ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی ان سوالوں کے درست جواب تلاش نہیں کرسکتا۔ سوائے اسکے جو جنت میں کچھ لمحات ٹھہرا ہو جیسا کہ سرور عالم ﷺ تھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت فرمایا، یارسول اللہ ﷺ جنت کس چیز سے بنی ہے۔ فرمایا: ''ایک اینٹ سونے کی، ایک اینٹ چاندی کی اور ان اینٹوں کو جوڑنے والا سیمنٹ کستوری کا اور کنکر یاقوت اور ہیروں کے ہیں۔ مٹی زعفران کی! جو بھی داخل ہوا وہ ہمیشہ خوش ہوگا کبھی غم نہ چھوئے گا۔ ہمیشہ رہے گا کبھی موت نہ آئے گی۔ اسکے لباس پرانے نہ ہوں گے اسکا شباب فنا کے گھاٹ نہ اترے گا''۔ (جامع ترمذی، مسند احمد)

جنتِ عدن:

آپ جانتے ہیں، جنت عدن کیا ہے؟ یہ اولیاء اللہ کا مقام و منزل ہے ذرا سوچیے اس گھر کے بارے میں جس کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہو، وہ باغ بہشت جس کو اللہ تعالیٰ نے اُگایا ہو اور وہ نعمتیں جنکی آرائش اللہ نے کی ہو، ہم تفصیل کی تاب نہیں لاسکتے کہ ہم رجوع کرتے ہیں فرمان نبوی کی طرف ''اللہ تعالیٰ نے جنت عدن بنائی ہے ایک ایک اینٹ سفید موتیوں سرخ یاقوت سبز ہیروں سے بنائی گئی ہے۔ سیمنٹ کستوری کا، کنکر موتی کے اور مٹی عنبر کی ہے۔ پھر اس جنت کو گویائی کا حکم ملا تو بولی ''تحقیق مؤمن فلاح پاگئے''۔ (طبرانی)

خیمے اور بازارِ بہشت:

جنت میں خیمے بھی ہوں گے کیونکہ فرمان الٰہی ہے: جنت کی حوریں خیموں میں رہیں گی

لیکن ان خیموں کی انواع و اقسام شکل وصورت اور ڈیزائن وغیرہ کی تفصیل اس فرمان نبوی میں ہے" بے شک مومنوں کے لئے جنت میں جوف دار موتیوں کے خیمے ہوں گے انکی طوالت 60 میل ہوگی۔اور چوڑائی بھی یکساں ہوگی ان خیموں میں مؤمن کے گھر والے ہوں گے مؤمن ان کے پاس جائے گا اور ان خیموں کے رہائشی ایک دوسرے کونہیں دیکھ پائیں گے۔

اور اسی طرح بہشت میں بازار بھی ہوں گے۔بلکہ جو چاہوگے ملے گا۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے"اور تمہارے لئے جنت میں وہی کچھ ہے جوتمہارا دل چاہے گا۔اور جوتم مانگو گے "لہٰذا یہ بات عجب نہیں کہ کوئی مؤمن خاص کرتاجر حضرات، جنت میں بھی بازار کی خواہش کریں۔ان کا دل چاہے اور وہ چیز حاضر نہ ہو، ایسا تو کبھی بھی نہ ہوگا۔اللہ تعالیٰ ان مؤمنوں کے لئے نئے نئے بازار تخلیق کرے گا۔تمام انواع و اقسام کی چیزیں ان بازاروں میں موجود ہوں گی۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ پیارے نبی نے فرمایا:

ترجمہ:" بے شک جنت میں ایک بازار ہوگا مؤمنین جمعہ کے دن آیا کریں گے شمال کی جانب سے بادصبا آئے گی جو مومنوں کے چہروں اور لباس کو چھوئے گی ان کا حسن و جمال دوچند ہوجائے گا۔مؤمن گھر کو لوٹ آئیں گے۔ان کے گھر والے کہیں گے تمہارا حسن و جمال تو پہلے سے بھی بڑھ گیا ہے۔مؤمن کہیں گے تم بھی ہمارے بعد مزید خوبصورت بن گئے ہو"۔(رَوَاهُ مُسْلِم)

اشجار و انہار بہشت:

آیئے ہم تھوڑی دیر جنت کے درختوں باغوں اور باغیچوں میں چہل قدمی کریں۔چند لمحات ان نعمتوں سے لطف اندوز ہولیں۔دیکھئے یہ چار نہریں ہیں۔پانی کی نہر، دودھ، شراب اور شہد کی نہر بھی موجود ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورۂ محمد ﷺ میں تفصیل بتلائی ہے۔

ترجمہ:" اسکی مثال وہ جنت ہے جس کا وعدہ متقی لوگوں سے کیا گیا ہے۔اس جنت میں پانی کی نہریں ہیں جو بونہیں کرے گا۔اور دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ

بدلتا نہیں اور پینے والوں کے لئے لذیذ شراب کی نہریں ہیں اور خالص شہد کی نہریں ہیں"۔ (محمد:15)

اور آیئے حوض کوثر کی طرف، یہ ساقی کوثر ہیں جو اپنے امتیوں کو جام کوثر پلا رہے ہیں آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "اس دوران کہ میں جنت میں تھا۔ میں نے ایک نہر دیکھی اس کے دونوں اطراف خول دار موتیوں کے قبے بنے ہوئے تھے۔ میں نے کہا اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ فرمایا "یہ کوثر ہے۔ جو تیرا رب تجھے دے گا"۔ پھر جبرئیل نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا تو دیکھا کہ اس کی زمین سے کستوری کی خوشبو آرہی تھی"۔ (بخاری)

آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

ترجمہ: "کوثر کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے"۔ (ترمذی)

یہ تو نہروں کا ذکر تھا۔ آیئے! ہم باغوں میں درختوں کا احوال دیکھیں۔

فرمان سرور عالم ﷺ ہے:

ترجمہ: "بے شک جنت میں درخت بھی ہیں ایک سوار سو سال تک اس درخت کے سائے میں چل سکتا ہے"۔ (وہ پھر بھی ختم نہ ہوگا)۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِيُ)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "جنت میں ایک درخت ہے بہت وسیع و عریض ایک سوار سو سال تک اسکو عبور نہیں کرسکتا۔ جنتی ان درختوں کے سائے میں نکلیں گے وہ دنیا کی باتیں یاد کریں گے اللہ تعالیٰ ہوا کو چلائے گا تو بالکل دنیا کی طرح یہ درخت ہلنے لگ جائیں گے"۔ (جامع ترمذی اور مستدرک حاکم)

انواع واقسام کے کھانے:

جی ہاں! جنت میں کھانوں اور مشروبات کا دور بھی چلا کرے گا یہ دیکھئے سورۃ دھر میں فرمانِ الٰہی ہے:

ترجمہ: "اور جنتیوں پر چاندی کے برتنوں اور شیشے کے جاموں کا دور چلے گا۔ وہ چاندی شیشے کی طرح شفاف بھی ہوگی۔ اور پیاس کی ضرورت کے تحت اسے

اندازے سے ناپ رکھا ہے اور جنتیوں کو ایسے جام پلائے جائیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی"۔ (الانسان: 17)

فرمان الٰہی ہے:

ترجمہ: "اے میرے بندو! آج تم پر کوئی خوف نہیں ہے اور نہ ہی تم جنت میں غمگین ہوگے۔ جو لوگ ایمان لائے ہماری آیات پر اور مسلمان ہوئے۔ تم اور تمہاری بیویاں جنت میں خوشی خوشی داخل ہو جاؤ ان جنتیوں پر سونے کی پلیٹوں اور جام کا دور چلے گا اور (جنت) میں ہر چیز من پسند ہوگی اور آنکھوں کو بھائے گی۔ اور تم جنت میں ہمیشہ رہو گے"۔ (الزخرف: 71)

مزید فرمایا:

ترجمہ: "نوجوان خدمت گار جو ہمیشہ (ایک حالت) میں رہیں گے ان کے آس پاس رہیں گے یعنی آب خورے اور آفتابے اور شفاف شراب کے جام لے لے کر۔ اس سے نہ تو سرور ہوگا۔ اور نہ انکی عقلیں زائل ہوں گی۔ اور میوے جس طرح کے ان کو پسند ہوں گے اور پرندوں کا گوشت جس قسم کا ان کا جی چاہے"۔ (الواقعۃ: 20)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: "اہل جنت کھائیں گے پیئیں گے لیکن انھیں تھوک، پیشاب، پاخانہ، نہیں آئے گا۔ بس ایک کستوری کی خوشبو لیے ڈکار آئے گا جس طرح سانس لیا جاتا ہے وہ اس طرح سبحان اللہ۔ اللہ اکبر پڑھیں گے"۔ مزید فرمایا "جنتیوں میں سب سے ادنی ترین جنتی وہ ہوگا جسکے پاس ۱۰ ہزار خادم کھڑے رہیں گے ہر خادم کے پاس سونے اور چاندی کی دو طشتریاں ہوگی۔ ہر طشتری میں رنگین کھانے ہوں گے۔ ہر ایک طشتری سے وہ کھائے گا اور پہلی سے آخری طشتری تک اسے کھانے کی لذت محسوس ہوگی۔ پھر ایک کستوری والا ڈکار آئے گا اور سب کچھ ہضم ہو جائیگا"۔

(الترغیب والترھیب: 4/382)

زیورات و جواہرات:

کیا آپ جنت کے زیورات اور جواھرات کے متعلق جاننا چاہتے ہیں؟ آیئے قرآن میں اس سوال کا جواب دیکھتے ہیں۔

فرمانِ الٰہی ہے:

ترجمہ: ”ایسے لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے کی جنت عدن ہے جن میں ان کے (محلوں) کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں۔ان کو وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔اور وہ باریک ریشم اور اطلس کے کپڑے پہنیں گے اور تختوں پر تکیے لگا کر بیٹھا کریں گے“۔(الکھف:31)

مزید فرمایا:

ترجمہ: ”انکے بدنوں پر سبز ریشم اور اطلس کے کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے“۔(الانسان)

پیارے نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ”جنت میں داخل ہونے والا ہمیشہ خوش وخرم ہوگا کبھی غمگین نہ ہوگا۔اسکے کپڑے کبھی پرانے اور شباب کبھی فنا نہ ہوگا۔جنت میں وہ کچھ ہوگا جو کسی آنکھ نے کبھی دیکھا اور نہ کسی کان نے کبھی سنا ہوگا۔کسی کے دل میں اسکا خیال بھی نہ آیا ہوگا“۔(بخاری:3244،مسلم:2836)

تخت اور پلنگ:

اے میرے بھائی! جنت کی نعمتیں ابھی جاری ہیں ہم اس کو ضابطہ تحریر میں مکمل طور پر سمو نہیں سکتے بہرکیف احوال درج ہیں۔فرمان الٰہی ہے:

ترجمہ: ”اور آگے بڑھنے والے ہیں (انکا کیا کہنا) وہ آگے ہی بڑھنے والے ہیں۔ وہی (اللہ کے) مقرب ہیں۔نعمت والی بہشتوں میں بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے ہوں گے۔تھوڑے سے پچھلوں میں سے۔(جواہرات) سے جڑے ہوئے

تختوں پر، آمنے سامنے تکیہ لگائے ہوئے"۔ (الواقعۃ: 16)

مزید فرمایا:

ترجمہ: "(اہل جنت) ایسے بچھونوں پر جن کے اطلس والے استر ہوں گے۔ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے"۔ (رحمٰن) "اور بہت سے چہرے اس روز شادمان ہوں گے۔ اپنے اعمال کی (جزا) سے خوش دل۔ بہشت بریں میں وہاں کسی طرح کی بکواس نہ سنیں گے۔ اس میں چشمے بہہ رہے ہوں گے۔ وہاں تخت ہیں اونچے بچھے ہوئے۔ اور آبخورے (قرینے) سے رکھے ہوئے۔ اور گاؤ تکیے قطار کی قطار لگے ہوئے اور نفیس مسندیں بچھی ہوئی" (الغاشیۃ: 16)

حور عین! آیئے دیکھیں کہ جنت کی حوروں کے متعلق قرآن کریم کیا بتلاتا ہے:

ترجمہ: "ہم نے ان حوروں کو پیدا کیا تو ان کو کنواریاں بنایا ہے۔ اور (شوہروں) کی پیاریاں ہم عمر"۔ (الواقعۃ: 38)

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "اور نیچی نگاہ والی عورتیں ہیں جن کو پہلے کسی انسان نے ہاتھ لگایا نہ کسی جن نے۔" (الرحمٰن: 56)

مزید فرمایا:

ترجمہ: "بے شک پرہیز گاروں کے لئے کامیابی ہے۔ باغ اور انگور ہیں اور ہم عمر نوجوان عورتیں ہیں اور شراب کے چھلکتے جام ہیں"۔ (النبا: 34)

اور ہمارے پیارے نبی ﷺ نے بھی ہمیں حور جنت کے متعلق بتلایا ہے تاکہ ہم زیادہ ذوق وشوق سے جنت کے متلاشی بن جائیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح وشام، کا پہرا دینا، دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور ایک کمان یا ایک کوڑے کی مقدار کی سرزمین جنت دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور اگر اہل جنت کی عورت دنیا میں جھانک لے تو دنیا اس کی خوشبو اور روشنی سے چمک اٹھے۔ اور اسکے سر کا آنچل دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے۔" (رواہ البخاري)

مزید آرائش و آسائش:

جنت میں حورعین اپنی خوبصورت آواز سے جنتی کا دل بہلائے گی۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: حوریں اپنی خوبصورت آواز میں کیا گائیں گی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ترجمہ: "وہ اپنے رب کی تعریف، حمد و ثناء اور بڑائی بیان کریں گی"۔ کچھ لوگ دنیا میں گھوڑ سواری کے عاشق ہوتے ہیں وہ اگر مانگیں گے تو انہیں جنت میں اپنی پسندیدہ سواریوں سے لطف اندوز ہونے کا موقع ملے گا۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن ساعدۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے گھوڑوں کا بہت زیادہ شوق تھا۔میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے عبدالرحمٰن اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں داخل کیا تو تیرے لئے یاقوت کا گھوڑا ہوگا۔اسکے دو پر بھی ہوں گے۔تم اس پر جہاں چاہو گے اڑ کر جاؤ گے"۔(ابن ابی حاتم:3/270)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: "جب جنتی، جنت میں داخل ہوجائیں گے تو ایک فرشتہ ان کے پاس آئے گا اور کہے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم باہم ملاقات کرو"۔(حلیۃ الاولیاء)

پھر ایک دن جنتی اپنا اپنا انعام و اکرام حاصل کر کے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے کہ اللہ رب العزت جنتی کو اپنا دیدار نصیب فرمائے گا۔اور فرمائے گا ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ الرَّحِيمٍ﴾ ان تمام نعمتوں، برکتوں، خوش بختیوں کے علاوہ سب سے بڑھ کر بلکہ جنت سے بھی بڑھ کر انعام ہوگا "ہمیشہ ہمیش کی رضا و خوشنودی"۔

جی ہاں فرمان الٰہی ہے:

﴿وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ﴾

ترجمہ: "اور اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے بڑھ کر ہے"۔(التوبۃ)

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "بے شک اللہ عزوجل فرمائے گا۔اے اہل جنت جنتی کہیں گے اے اللہ ہم

حاضر و خوش نصیب ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم راضی ہو۔ جنتی کہیں گے۔ اے ہمارے رب ہم کیوں نہ خوش ہوں۔ ہمیں سارے زمانے سے بڑھ کر انعام ملا ہے اللہ فرمائے گا ''میں تمہیں جنت سے بھی افضل ترین چیز دیتا ہوں جاؤ میں تم سے ہمیشہ خوش رہوں گا کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔'' (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اے اللہ ہمیں بھی ان خوش نصیبوں میں شامل کرلے۔ آمین۔

شاہراہ جنت

اے مسافران جنت! آؤ تمہیں حقیقی شاہراہ جنت پر لے کر جاتا ہوں جنت کا راستہ بہت سادہ ترین الفاظ میں سرور عالم ﷺ نے بتلا دیا ہے:

① میں تمہیں ایک روشن دین پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے اس دین سے جو ہٹے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ (صحیح الترغیب والترھیب: 1/68)

② تم میں سے ہر شخص جنت میں جائے گا مگر جس نے انکار کیا وہ نہیں جائے گا۔ یا رسول اللہ ﷺ کون انکار کرے گا؟۔ فرمایا ''جو میری اطاعت کرے گا وہ جنتی ہے اور جس نے نافرمانی کی گویا اس نے انکار کیا''۔ (بخاری: 7280).

سوچئے! پیارے نبی ﷺ نے ان دونوں حدیثوں میں بڑا واضح اور خط مستقیم کی طرح سیدھا راستہ بتا دیا ہے تو آیئے ہم باہم بھائی چارے، محبت اور اتفاق کے ساتھ اسی راستے کے راہی بنیں۔ لیکن ٹھہریئے ہم مزید آگے بڑھنے سے پہلے دو اہم ترین پہلوؤں پر غور کر لیں راہ جنت پر چلنے والے چار معاملات کا خیال رکھیں، جن میں دو سے لازماً اجتناب کیا جائے اور دو پر لازماً عمل کیا جائے۔ ❶ شرک باللہ ❷ گناہ سے اجتناب ❸ ایمان باللہ ❹ عمل صالح۔

ان چاروں معاملات کی طرف کلمہ توحید ﴿لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ﴾ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں ہے سو ایک اللہ پر ایمان و یقین رکھا جائے۔ اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کی جائے۔ اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، آپ نے بتلایا ہے کہ کیسے اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کی جائے۔ اور رسول اللہ کے

ارشاد و بیان کے بغیر نہ عبادت ہوگی نہ ایمان۔لہٰذا ہمیں پختہ ایمان وعقیدہ رکھنا چاہیئے کہ ہمارا خالق وہ ہے جو خالق کائنات ہے دنیا کے نظام کو چلانے والا ہے، کائنات اسکی مشیت وحکمت کے بغیر چل نہیں سکتی۔اللہ کی قدرت وعلم سے اس نظام کائنات کا انتظام و اہتمام جاری و ساری ہے۔ہمارا اعتقاد ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی اسکی حکومت، خالقیت و مالکیت میں شریک نہیں ہے۔اگر کوئی شریک ہوتا تو دنیا جلد از جلد فنا کے گھاٹ اتر جائی۔اے نبی ﷺ کہہ دیجیئے اگر اللہ کے علاوہ کوئی اور الٰہ ہوتا تو دونوں بگاڑ پیدا کردیتے۔اللہ تعالیٰ عرش کا رب ہے۔اور پاک ہے ان صفات سے جو یہ بیان کرتے ہیں۔

جب ہمارا عقیدہ یہ ہوا خالق مالک ایک اللہ ہے تو یہ بھی عقیدہ ہونا چاہیئے کہ معبود ومسجود بھی ایک اللہ ہی ہے۔تمام عبادات اسی کے لئے ہیں یہ عبادت نماز ہو، دعا ہو، روزہ ہو، قربانی، زکوۃ نذر و نیاز، خواہ کچھ بھی صرف اور صرف ایک اللہ کے لئے ہونی چاہیئے۔

ہمارا اعتقاد ہونا چاہیئے کہ تمام انبیاء و رسل علیہم السلام لوگوں کو جنت کا راستہ بتانے اور عوام الناس کو ایک اللہ کی توحید و اتباع کی طرف دعوت دینے لئے آتے تھے۔اللہ تعالیٰ، فرشتوں کتابوں اور آخرت پر ایمان لانے کی دعوت دیتے تھے۔

عمل صالح میں پہلے نماز ہے ہم نماز مکمل طہارت، آداب و ارکان، اطمینان وسکون سے ویسے ہی ادا کریں جیسا کہ نبی اکرم ﷺ ادا کیا کرتے تھے۔آپ کا ارشاد بھی ہے تم نماز اس طرح پڑھو، جیسا کہ تم مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ (رَوَاہُ البُخَارِيَ)

ہم اپنے مالوں کی زکوۃ ادا کریں۔زکوۃ کے حقیقی حق دار ہمارے معاشرے کے فقراء مساکین محتاج مجاہدین فی سبیل اللہ ہیں۔ہم تلاش بسیار کے بعد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ان حق داروں کو زکوۃ دیں۔

رمضان کے روزے ہمیں، دل وزبان اور جسم کے گناہوں سے بچاتے ہیں روزوں سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے حج ادا کریں اور ہمارا حج حرام مال، فسق و فجور، لڑائی جھگڑے، گالی گلوچ سے پاک ہونا چاہیئے۔

والدین سے نیک سلوک کریں ان پر اپنا مال انتہائی ادب و احترام سے خرچ کریں۔

قول وفعل میں نرمی پیدا کریں والدین کے غلط رویے کے باوجود اف تک نہ کہیں۔اپنے قریبی رشتہ داروں سے صلہ رحمی کریں ان کے ساتھ اکثر وبیشتر ملاقات کیا کریں انکے احوال سے آشنائی رکھیں غریب رشتہ داروں کی مدد کریں پڑوسی اور مہمانوں سے حسن سلوک کا حکم اسلام نے دیا ہے انکا خیال رکھیں۔

مومن کی عزت کریں۔کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو گالی نہ دے۔ملے تو سلام کرے۔چھینکنے پر ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ پڑھیں۔کوئی پڑھے تو اس کو دعا رحمت دیں۔مومن فوت ہو جائے تو جنازے میں شریک ہوں۔بیمار ہو تو عیادت کریں۔کوئی قسم کھالے تو اسکی قسم کو پورا کریں۔کسی مسلمان کو کافر نہ کہیں اپنے قول وفعل میں میانہ روی اختیار کریں۔شرک اور اسکے مظاہر سے مکمل طور پر اجتناب کریں۔چند باتیں شرک کے متعلق درج ہیں۔

① یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے کوئی بھی کسی کو نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتا کوئی سفارش اور مدد نہیں دے سکتا۔اللہ کے علاوہ کوئی عطا نہیں کرسکتا۔ ② عبادت اللہ کے علاوہ کسی کی نہیں ہوسکتی ہم غیراللہ کی قسم نہ کھائیں غیر اللہ کے لئے ذبیحہ نہ کریں کسی ولی کی قبر کو سجدہ نہ کریں۔ ③ ہم کسی مزار پر، قبر پر، درگاہ پر کوئی دھاگہ تعویز نہ لٹکائیں کوئی ہم سے نقصان کو نہیں روک سکتا۔(ہر قسم کی قدرت طاقت صرف اللہ کے پاس ہے)ان خرافات سے دور رہیں۔ ④ ہم کسی کاہن ، نجومی جادوگر کی تصدیق نہ کریں کسی علم غیب کا دعوی کرنے والے کی تصدیق نہ کریں یہ سب جھوٹے ہیں غیب کا علم صرف اللہ کے پاس ہے۔ ⑤ ہم کسی حاکم ، استاد، ماں باپ کی اطاعت اس وقت نہ کریں جب وہ گناہ کا حکم دیں کوئی حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں کرسکتا۔

مذکورہ بالا پانچ اہم ترین عقائد پر عمل کر کے ہم نے جنت کی طرف بہت سا راستہ طے کرلیا ہے۔آیئے ہم مزید راستہ طے کرتے ہیں۔ ① ہم اپنے دماغ کی حفاظت کریں کوئی بری بات نہ سوچیں بگاڑ، فساد اور خرافات کو اپنے دماغ میں جگہ نہ دیں۔ ② اپنے کان کی حفاظت کریں کسی باطل، فحش کلام کو نہ سنیں ، جھوٹ ، غیبت ، چغل خوری اور کفریہ کلام کو نہ سنیں گانے بجانے سے پرہیز رکھیں۔ ③ ہم اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں، بدنظری نہ

کریں، غیر محرم اجنبی عورتوں اور کوئی بھی مسلمان پر یا کافر پاکدامن ہو یا گناہ گار کسی عورت کی طرف نہ دیکھیں اپنی آنکھوں کو جھکا کر رکھیں۔ ❹ ہم اپنی زبان کی حفاظت کریں کوئی بے ہودہ فحش اور جھوٹی بات کو زبان سے ادا نہ کریں۔ غیبت، گالی اور لعن طعن سے دور رہیں۔ ❺ ہم اپنے پیٹ کی حفاظت کریں کوئی حرام غذا یا مشروب استعمال نہ کریں ہم سود، مردار، خنزیر اور منشیات استعمال نہ کریں تمباکو، گٹکا اور سگریٹ سے دور رہیں۔ ❻ ہم اپنی شرمگاہ کی حفاظت کریں بیوی کے علاوہ کسی عورت خادمہ سے ہم بستری نہ کریں بلکہ زنا کے قریب بھی نہ جائیں۔ ❼ ہم اپنے ہاتھ کی حفاظت کریں کسی کو مارنے، قتل کرنے کی کوشش نہ کریں مال حرام کو نہ پکڑیں جوا نہ کھیلیں ہاتھوں سے کوئی غلط بات، جھوٹ اور باطل نہ لکھیں۔ ❽ ہم اپنے پاؤں کی حفاظت کریں کسی باطل فتنہ و فساد کی طرف چل کر نہ جائیں شر کو پھیلانے میں مصروف نہ ہوں۔ ❾ ہم اپنے وعدوں کی حفاظت کریں گواہی، امانت، اور ذمہ کو اس کے حق تک پہنچائیں اپنا وعدہ، قسم نہ توڑیں جھوٹی قسم اور گواہی سے اجتناب کریں۔ ❿ ہم اپنے مال کی حفاظت کریں فضول خرچی اور ناحق کاموں میں ضائع نہ کریں حرام راہ میں خرچ نہ کریں۔ ⓫ ہم اپنے گھر کی حفاظت کریں اپنے گھر والوں کی حفاظت کریں اپنے گھر والوں کی عقل جسم عقائد اخلاق اور تربیت کے متعلق غور وفکر کریں۔ ہر وہ چیز جو انکے اخلاق و کردار میں بگاڑ پیدا کرے اسکو دور کریں۔ کیوں نہ ہم خود اور تمام گھر والے راہ جنت کے متلاشی بن جائیں دیکھئے سامنے ہمیں جنت بلا رہی ہے ہم ہمیشہ اپنے رب سے دعا گو رہیں کہ اللہ ہمیں تمام گناہوں سے بچائے اور راہ جنت کا حقیقی مسافر بنائے۔ آمین۔

گناہوں کو حقیر مت سمجھئے

گناہوں کو چھوٹا، کم تر مت جانئے۔ گناہ چھوٹے ہوں یا بڑے گناہ تو گناہ ہوتے ہیں۔ ارتکاب گناہ میں بے پرواہی برتنا، بار بار وہی گناہ کرنا، ان صغیرہ گناہوں کو کچھ نہ سمجھنا، اپنے آپ کو تباہ کرنے کے مترادف ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''گناہوں کو چھوٹا نہ سمجھو، ایک قوم چھوٹی چھوٹی لکڑیاں جمع کر کے آگ

جلاتی ہے پھر اپنی روٹیاں پکاتی ہے گناہوں کو چھوٹا سمجھنا ، اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے۔" (مسند احمد)

یہ معاملہ بہت اہم ترین ہے اس مسئلے میں بہت غور وفکر کی ضرورت ہے امام ابن القیم فرماتے ہیں "یہ مسئلہ اہم ترین ہے لوگ کبیرہ گناہوں سے بچتے ہیں۔خوف کھاتے ہیں۔لیکن صغیرہ گناہوں میں بے پرواہی کرتے ہیں۔ان سے پرہیز نہیں کرتے۔آہستہ آہستہ ان صغیرہ گناہوں کا جم غفیر اکھٹا ہوجاتا ہے پھر کبیرہ گناہوں میں سے بھی خوف کم سے کم ہوتا چلا جاتا ہے"۔ (مدارج السالکین)

① کثرت صغیرہ گناہ سے ہلاکت و بربادی پیدا ہوتی ہے۔

② گناہوں کو حقیر یا چھوٹا سمجھنا آہستہ آہستہ کبیرہ گناہوں کی طرف راغب کردیتا ہے۔ گناہوں کا چھوٹا یا بڑا ہونا نہ دیکھئے بلکہ یہ دیکھئے کہ ہم کس کی نافرمانی کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کی تو پھر سوچئے کہ پکڑ ہوئی تو کیا بنے گا۔

خوش قسمتی سے ہم نے قرآن تھاما

ہم جن دنوں تعلیم اسلامی سے ناآشنا تھے اور زندگی کو صرف موج مستی کا سامان تصور کرتے تھے تو ان دنوں زمانے کے حوادث اور آندھیاں ہمیں اپنی مرضی سے اڑائے پھرتی تھیں۔شب و روز گانے ڈانس پارٹی اور لھو ولعب میں گذرتے تھے موسیقی کو روح کی غذا گردانتے حالانکہ ہماری روح روز بروز پہلے سے بدتر حالت میں جارہی تھی۔ہر روز فحش گانے سنتے اور غلیظ جنسی فلموں سے دل کو بہلاتے تھے۔فحش رسالے شیطانی خیالات کو مزید بڑھکاتے تھے۔قریب تھا کہ ہم غلاظت اور تباہی کی اندھیر نگری میں گم ہوجاتے کہ قرآن کریم نے ہمارا ہاتھ تھام لیا۔دل کی گہرائیوں میں قرآن کے آواز اور تفہیم اترتی چلی گئی۔پہلے روح کو یوں سکون ملا جیسے کسی نے جلتے انگاروں پر پانی ڈال دیا ہو۔پھر روح پاکیزہ اور دل پرسکون ہوگیا۔آنکھوں سے بے شرمی بے حیائی کی پٹی اترتی چلی گئی کتاب

اللہ کے نور اور ہدایت نے میری زندگی سنوار دی۔

اے میرے دوستو! تم سعادت اور خوش قسمتی کو تلاش کر رہے ہو تو آؤ قرآن کو پکڑ لو۔اسے اپنے دل کا نور اور آنکھوں کا سرور بنالو۔پاکیزگی ، اطمینان مسرت اور راحت صرف اور صرف قرآن میں ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے''ہم نے قرآن میں جو کچھ بھی نازل کیا ہے وہ مؤمنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے''۔

عورت اور نماز نبوی ﷺ

اے مسلمان بہن، نمازوں کی حفاظت کیا کرو،نمازوں کو مکمل اطمینان ، سکون ، ارکان و واجبات کے ساتھ ادا کیا کرو۔اللہ تبارک و تعالیٰ نے مومنوں کی ماؤں کو حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

ترجمہ:''اور تم نماز قائم کرو'' زکوۃ ادا کرو،اور اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو''۔
(الاحزاب:33)

یہ حکم امہات المومنین کے ساتھ ساتھ تمام مسلمان عورتوں کو بھی ہے۔نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے۔بلکہ یہ اسلام کا ستون بھی ہے۔نماز کو ہمیشہ چھوڑ دینا ملت اسلام سے نکلنے کا سبب بنتا ہے۔کوئی بھی مرد ہو یا عورت اسکے پاس اگر نماز نہیں دین اسلام بھی نہیں ہے۔

ترجمہ:''نماز کو بغیر عذر اسکے وقت سے تاخیر کر کے پڑھنا غلط ہے۔فرمان الٰہی ہے:
پھر انکے بعد ایسے لوگ آئے جنہوں نے نماز کو ضائع کردیا۔وہ خواہشات کے پیچھے پڑ گئے۔سو عنقریب وہ جہنم میں جائیں گے۔مگر جنہوں نے توبہ کی''۔ (مریم:60)

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں تمام مفسروں کا قول نقل کرتے ہیں کہ نماز کو اپنے وقت سے تاخیر سے پڑھنا نماز کو ضائع کرنے کے مترادف ہے۔

خواتین کے مخصوص احکام نماز:

① عورت پر اذان اور اقامت فرض نہیں ہے کیونکہ عورت کے لئے آواز کو بلند کرنا منع ہے اس بارے میں کوئی اختلاف بھی نہیں۔ (المغنی 2/68)

② نماز میں عورت کو چہرے کے علاوہ دیگر اعضاء ڈھانپنے چاہئیں پاؤں اور ہاتھوں میں علماء کا اختلاف ہے۔ چہرے کا پردہ اسوقت معاف ہے جب کوئی غیر محرم نہ دیکھ رہا ہو وگرنہ عام مردوں کے سامنے نماز میں، یا نماز کے علاوہ ہر وقت چہرے کا پردہ کرنا چاہیئے۔ نماز میں تمام سر کے بالوں کو چھپانا لازمی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''بالغہ عورت کی نماز بغیر دوپٹے کے قبول نہیں ہوتی''۔ (سنن ابو داؤد)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''عورت اگر اکیلی نماز پڑھ رہی تو بھی بغیر دوپٹے کے نہ پڑھے۔ وگرنہ گھر میں نماز کے علاوہ سر ننگے ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ نماز میں مکمل زینت کو اختیار کرنا لازمی ہے۔ کسی مرد و عورت کے لئے تنہائی میں بھی عریاں ہو کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے''۔ (مجموع فتاوی 22/113)

③ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک عورت و مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے۔ فرمانِ نبوی ﷺ ہے؛ ترجمہ: نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو''۔ یہ حکم مرد و عورت کے لئے یکساں ہے۔ (بخاری: 631)

④ نمازی اگر صرف خواتین ہوں تو ان میں کوئی ایک انکی امامت کرواسکتی ہے اکثر علماء کا یہی قول ہے اور حدیث نبوی سے دلیل ملتی ہے۔ (ابو داؤد، ابن خزیمہ)

اگر کوئی غیر محرم نہ سن رہا ہو تو امامت کروانے والی عورت اونچی آواز میں قرات بھی کرسکتی ہے۔

⑤ خواتین کے لئے جائز ہے کہ وہ مساجد میں آکر نماز ادا کریں۔ لیکن انکی گھر والی نماز انکے لئے زیادہ بہتر ہے فرمان نبوی ﷺ ہے ''تم عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع نہ کرو۔ اور انکے گھر انکے لئے بہتر ہیں''۔ (مسند احمد، ابو داؤد)

⑥ اگر خواتین مساجد میں آئیں تو ان امور کا خیال کریں۔ ❶ مکمل حجاب اختیار کریں ❷ خوشبو لگا کر نہ آئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے خواتین کو خوشبو لگا کر مساجد آنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابو داؤد) ❸ زیورات اور بھڑکیلے لباس پہن کر نہ آئیں۔

امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ایسے کاموں سے اجتناب برتا جائے جو حرام کاموں کی

طرف لے جائیں۔تہمت کے مقامات سے بچنا چاہیئے۔مردوں کا عورتوں کے ساتھ راستوں میں مخلوط ہونا کسی طریقے سے درست نہیں ہے"۔(نیل الاوطار 2/326)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں"خواتین کی نماز باجماعت کے متعلق چند امور اہم ہیں:

❶ جس طرح مردوں کو تاکیداً باجماعت پڑھنے کا حکم ہے خواتین کو ایسا تاکیدی حکم نہیں دیا گیا ہے ❷ خواتین کی جماعت میں ان کا امام درمیان میں ہوگا (خاتون امامت کرائے تو صف کے درمیان میں وگرنہ مرد امامت کروائے تو مصلیٰ پر ہوگا) ❸ اکیلی عورت امام کے پیچھے نماز پڑھ رہی ہو تو وہ الگ اکیلی صف میں کھڑی ہوگی۔ ❹ اگر مرد و خواتین اکھٹے باجماعت پڑھیں تو خواتین کے لئے سب سے آخری صف ہونی چاہیئے کیونکہ اختلاط مرد وزن قطعی حرام ہے۔

خواتین اور نماز عید:

اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم نماز عید فطر اور عید قربان کے لئے گھروں سے نکلیں۔کنواری ، بالغہ اور باپردہ تمام عورتیں نکلیں لیکن حائضہ خواتین نماز نہ پڑھیں۔مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔(ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

امام شوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:"اس حدیث نے ایک اصول قائم کر دیا ہے کہ تمام خواتین نماز عید کے لئے نکلیں جب تک کوئی شدید عذر نہ ہو انکے لئے یہی حکم ہے"
(نیل الاوطار 3/306)

خواتین کو نماز عید کے لئے نکلنے کا حکم شاید اس لئے ملا ہے کہ یہ موقع سال میں صرف دو بار آتا ہے اور دیگر نمازوں کی طرح نماز عید کا کوئی بدل بھی نہیں ہے جس طرح جمعہ کی دو رکعت کے بجائے گھر میں چار رکعت پڑھ لیتی ہیں اسی طرح حج بیت اللہ کی طرح باہر نکل کر مسلمانوں کے اجتماع اور دعا میں شریک ہونے کی سعادت بھی مل جاتی ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں"امام شافعی اور دیگر سلف صالحین فرماتے ہیں کہ خواتین نماز عید کے لئے آئیں تو بناؤ سنگھار اور میک اپ کر کے نہ آئیں۔امام شافعی ایسی خواتین کا نماز عید کے لئے آنا ناپسند فرماتے تھے۔(المجموع 5/13)

خواتین سادگی کو شعار بنائیں۔بھڑکیلے اور خوشبویات میں معطر لباس پہن کر عبادت کے لئے نہ آئیں بلکہ اس حالت میں تو بازاروں و پارکوں میں بھی نہ جائیں۔ جوانی بذات خود ایک بڑا فتنہ ہے اور اگر میک اپ، بے پردگی، ہو تو فتنہ دوچند ہو جاتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں:

ترجمہ: ''اگر رسول اللہ ﷺ کو خواتین کی موجودہ حالت کا علم ہو جاتا تو آپ عورتوں کو مساجد آنے سے منع فرما دیتے۔جس طرح بنی اسرائیل کی خواتین کو منع کیا گیا تھا''۔ (رواہ البخاري ومسلم)

مگر خواتین کو روکا نہیں گیا لہٰذا آج بھی نہیں روکا جا سکتا کیونکہ مساجد میں آنے کی اجازت قیامت تک ہے۔

خواتین اور رمضان المبارک

رمضان کے روزے ہر مرد و عورت پر فرض ہیں:

ترجمہ: ''اے ایمان والو تمہارے اوپر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں''۔ (البقرۃ:183)

جب ایک عورت بلوغت کی عمر تک پہنچ جائے تو اس پر روزے فرض ہیں وہ اب روزہ چھوڑے گی تو بہت بڑے گناہ کی مرتکب ہوگی۔ایسے چھوڑے گئے روزوں کی قضاء اس پر لازم ہے۔رمضان کا چاند نظر آنے پر روزہ رکھنا فرض ہو جاتا ہے۔لیکن مرد و عورت اگر اس قدر بوڑھے ہیں کہ روزہ رکھنے کی تاب نہیں تو وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو اپنے معیار کے مطابق کھانا کھلا دیں۔فرمان الٰہی ہے:

ترجمہ: ''اور جو استطاعت رکھتے ہیں تو ایک مسکین کو بطور فدیہ کھانا کھلا دیں''۔ (البقرۃ:164)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ اجازت اس بوڑھے شخص کو ہے جو اب شفا کی امید نہیں رکھتا۔ (رواہ البخاري) ایسا مریض جو دائمی بیمار ہو وہ بھی اسی کے حکم میں شامل ہے۔
خواتین کو بعض حالات میں روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے اور بعض حالات میں رخصت

ہے۔ وہ حالات درج ہیں:

① حیض ونفاس:

حیض اور ولادت کے بعد (نفاس) والے ایام میں روزہ رکھنا منع ہے اسکے بعد قضاء دینا فرض ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ''ہمیں روزہ کی قضا دینے کا حکم تھا لیکن نماز کی قضا کا حکم نہیں تھا۔ (رواہ البخاري ومسلم)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں: ''حیض کے ایام میں خون نکلتا رہتا ہے ان حالات میں روزہ رکھنا بدن کو کمزور کرنے کا سبب بن سکتا ہے اسی باعث ایام حیض میں روزہ منع ہے''۔ (مجموع الفتاوی 25/251)

② حمل ورضاعت:

ایام حمل اور دودھ پلانے کے دنوں میں بھی روزہ کو چھوڑنے کی رخصت ہے۔ پھر ماں دیکھے کہ اب بعد میں روزہ رکھنے سے بچے کو نقصان ہوسکتا ہے اور ماں بھی کمزور ہے تو علماء کہتے ہیں کہ وہ ان روزوں کا فدیہ (ایک مسکین کا کھانا) دے دے (فتاوی 25/318)

③ بعض عورتوں کے ایام حیض کے علاوہ دنوں میں بیماری کی وجہ سے خون آتا رہتا ہے جس کو ''استحاضہ'' کہتے ہیں۔ ان ایام میں بھی روزہ رکھنا فرض ہے۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''مستحاضہ عورت روزہ کو چھوڑ نہیں سکتی۔ کیونکہ اسکا کوئی وقت مقررہ نہیں ہوتا۔ اور یہ روزے کے منافی بھی نہیں ہے''۔ (فتاوی 25/2)

④ حاملہ اور حائضہ عورت قضاء روزوں کو جلد از جلد ادا کریں۔ اگلے سال کا انتظار نہ کریں۔ شوہر کی موجودگی میں اسکی اجازت کے بغیر نفلی روزے نہ رکھے جائیں۔ البتہ رمضان کے روزوں کے لئے کسی کی اجازت ضروری نہیں ہے۔

⑤ رمضان کے دوران حیض ختم ہونے پر مذکورہ عورت اگلے دن سے روزہ رکھنا شروع کردے چھوٹے ہوئے روزوں کو بعد میں قضاء کرلے۔ اور دوران روزہ حیض شروع ہونے پر روزہ افطار کرسکتی ہے۔ یہ روزہ شمار نہیں ہوگا۔

اجر و ثواب کے دروازے

زیرِ نظر مضمون میں اجر اور گناہوں کو مٹانے کے چند اہم ترین طریقے درج ہیں ہر وہ مسلمان جو ایک اللہ کی عبادت کرنے والا ہو اور شرک نہ کرتا ہو تو وہ ان طریقوں سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ زیرِ نظر تمام احادیث رسول ﷺ صحیح ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

① توبہ: ''جو شخص توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس وقت تک اسکی توبہ کو قبول فرماتا ہے جب تک مغرب سے سورج طلوع نہ ہو'' (رَوَاهُ مُسْلِم: 2703)

ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں ''اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتا ہے۔ جب اس بندے پر (موت کا) غرغرہ نہ بجنے لگے'' (الترمذی: 3537)

② طلبِ علم کے لئے نکلنا: ''جو شخص علم کے لئے کسی راہ پر چلے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے''۔ (رَوَاهُ مُسْلِم: 2699)

③ ذکر الٰہی: ''کیا میں تمہیں بہترین عمل کی خبر نہ دوں۔ جو تمہارے مالک کو زیادہ پسند ہو۔ اور تمہارے درجات کو زیادہ بلند کرے۔ بلکہ سونے چاندی کو خرچ کرنے اور دشمن سے قتال کرنے سے بھی بہتر ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی۔ کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ ہمیں ضرور خبر دیجئے۔ آپ نے فرمایا ''ذکر الٰہی''۔ (جامع ترمذی: 3374)

④ نیک کام کی راہ نمائی کرنا: ''ہر نیک کام صدقہ ہے اور نیک کام کی راہنمائی کرنا تو عمل کرنے کے مترادف ہے''۔ (رَوَاهُ الْبخاري: 10/ 74)

⑤ اللہ کی طرف دعوت دینا: ''جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دے۔ تو اس کو اتنا اجر ملے گا جتنا اسکے پیروکاروں کو ملے گا۔ اور عمل کرنے والوں کے اجر میں کمی نہ آئی گی۔ (رَوَاهُ مُسْلِم: 2674)

⑥ نیکی کا حکم، برائی سے روکنا: ''جو شخص برائی کو دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے تبدیل

کرے۔ اگر طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے اس کو برا کہے۔ اگر طاقت نہ ہو تو پھر دل سے برا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان کی نشانی ہے"۔ (رَوَاهُ مُسْلِم :49)

⑦ قرآن کی تلاوت کرنا: "قرآن کو پڑھا کرو۔ بے شک یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا"۔ (رَوَاهُ مُسْلِم :49)

⑧ قرآن کو سیکھنا اور سکھانا: "تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن کو سیکھتا اور سکھاتا ہے"۔ (رَوَاهُ البخاري :9/66)

⑨ سلام کرنا: "تم جنت میں نہیں جا سکتے جب تک تم ایمان نہ لاؤ۔ اور اس وقت تک تمہارا ایمان نہیں جب تک تم باہم محبت نہ کرنے لگو۔ اور تمہیں باہم محبت کروانے والی چیز کی خبر نہ دوں۔ تم سلام کو پھیلاؤ"۔ (تمہاری محبت بڑھ جائے گی) (رَوَاهُ مُسْلِم :2566)

⑩ مریض کی عیادت کرنا: "جو مسلمان صبح کے وقت کسی مسلمان مریض کی عیادت کرے تو اس پر 70 ہزار فرشتے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں یہاں تک کہ شام ہو جائے۔ اور اگر شام کے وقت عیادت کرے تو صبح تک 70 ہزار فرشتے دعائیں کرتے ہیں۔ اور عیادت کرنے والے کے لئے جنت میں باغ بھی ہوگا"۔ (جامع ترمذی:969)

⑪ اللہ کے لئے محبت کرنا: "بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ "میرے لئے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنے سائے میں جگہ دوں گا۔ کیوں کہ آج میرے سائے کے علاوہ کوئی جگہ نہیں ہے"۔ (رَوَاهُ مُسْلِم :2566)

⑫ دین کے کاموں میں مدد کرنا: "جو کسی تنگ دست پر آسانی کرے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی کرے گا"۔ (رَوَاهُ مُسْلِم :2699)

⑬ عیبوں پر پردہ ڈالنا: "جو بندہ کسی پر پردہ ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (اسکے گناہوں) پر پردہ ڈالیں گے"۔ (رَوَاهُ مُسْلِم :2590)

⑭ صلہ رحمی کرنا: رحم نے اللہ تعالیٰ کے عرش سے لٹک کر دعا مانگی ہے "اے اللہ جو شخص مجھے ملائے تو اسے ملا اور جو مجھے توڑے تو اسے توڑ دے۔ (رحم سے مراد رشتے ناطے

ہیں)(رَوَاہُ مُسْلِم :2555)

⑮ اچھا اخلاق: ”رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ جنت میں زیادہ کون سی چیز لے جانے والی ہے آپ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور اچھا اخلاق قائم کرنا“۔
(رَوَاہُ مُسْلِم :2607)

⑯ سچ بولنا: ”سچ کو لازم پکڑو۔ بے شک سچ نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جانے والی ہے“۔(رَوَاہُ مُسْلِم :2607)

⑰ غصہ کو پی جانا: ”جو شخص اپنے غصے کو دبائے اور وہ غصے کو نافذ کرنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکو تمام عالم کے سامنے بلائے گا۔ اور اس کو موٹی آنکھوں والی حور کو پسند کرنے کا اختیار دیا جائے گا“۔(جامع ترمذی:2021)

⑱ مجلس کا کفارہ ادا کرنا: ”جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور بہت زیادہ اس مجلس میں بے کار باتیں ہوں۔ تو مجلس کے اختتام سے قبل یہ دعا پڑھے تو یہ مجلس میں کی گئی باتوں کا کفارہ بن جائے گا۔ ﴿سُبحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْكَ﴾(جامع ترمذی:3/153)

⑲ صبر کرنا: ”کسی مسلمان کو، کوئی غم، پریشانی، دکھ، چوٹ لگے یا کوئی کانٹا بھی چبھے تو اسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس مسلمان کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے“۔(رَوَاہُ البخاري :10/91)

⑳ والدین کی نافرمانی کرنا: ”وہ شخص برباد ہوگیا، برباد ہوگیا۔ جس نے بڑھاپے میں اپنے والدین کو یا ماں باپ میں سے کسی ایک کو پایا۔ پھر (انکی خدمت کرے) جنت میں داخل نہ ہوا“۔(رَوَاہُ مُسْلِم :2551)

㉑ بیواؤں، مساکین کی خدمت کرنا: ”بیواؤں، مساکین کی خدمت کے لئے دوڑ دھوپ کرنے والا شخص مجاھد فی سبیل اللہ ہے۔ اور اس کو ہمیشہ روزہ رکھنے اور ہمیشہ قیام کرنے کا ثواب ملے گا“۔(رَوَاہُ البخاري :10/366)

㉒ یتیم کی کفالت کرنا: ”رسول اللہ ﷺ نے شہادت اور درمیانی انگلی کو بلند کر کے فرمایا ”میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے“۔(رَوَاہُ البخاري :10/365)

(23) وضو کرنا: ”جو شخص وضو کرے۔اور اچھا وضو کرے۔اسکے تمام گناہ، اسکے جسم سے نکل جاتے ہیں۔حتی کہ اسکے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں“۔(مسلم:245)

(24) وضو کے بعد دعا کرنا: جو شخص اچھا وضو کرے اور درج ذیل دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت کے تمام دروازوں کو کھول دیتا ہے کہ جس سے چاہے داخل ہو جائے ﴿اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِيْنَ﴾ (ترمذی)

(25) مساجد کی تعمیر: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے مسجد بناتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت میں اسکی مانند گھر بنائے گا“۔(رَوَاهُ البخاري :450)

(26) مساجد کی طرف جانا: ”جو شخص مساجد کی طرف صبح یا شام جائے تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت میں میزبانی تیار کرے گا“۔(رَوَاهُ مُسْلِم :669)

(27) جمعہ کی نماز پڑھنا: ”جو شخص اچھا وضو کرے۔پھر جمعہ کے لئے آئے، خاموش رہا اور کان لگا کر جمعہ سنا تو اگلے جمعہ تک اور تین دن مزید (10 دن) تک اسکے گناہ معاف ہو جاتے ہیں“۔(رَوَاهُ مُسْلِم :857)

(28) قبولیت کی گھڑی: ”جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ کوئی بھی مسلمان حالتِ نماز میں اللہ سے اس وقت دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اسکی دعا کو قبول فرماتا ہے“۔(مسلم:852)

(29) زبان کی حفاظت کرنا: ”جو شخص مجھے زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی ضمانت دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں“۔(رَوَاهُ البخاري)

(30) بیٹیوں کی پرورش کرنا: ”جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں۔وہ ان کی اچھی پرورش کرے۔ان پر رحم کرے۔تو ایسے شخص پر قطعی طور پر جنت واجب ہے“۔(مسند احمد)

(31) حیوانات سے اچھا سلوک کرنا: ”ایک شخص نے ایک پیاسا کتا دیکھا۔کہ وہ شدید پیاس سے زمین چاٹ رہا تھا۔آدمی نے اپنے موزے اتار کر اس میں پانی بھر کر کتے کو پلایا۔کتے نے اللہ کا شکر ادا کیا۔تو ایسے شخص کو اللہ نے جنت میں داخل کر دیا“(بخاری)

32 عورتوں کے لئے حکم نبوی: ''کوئی عورت پانچ وقت نماز پڑھے۔ رمضان کے روزے رکھے۔ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے۔ اپنے شوہر کی اطاعت کرے۔ تو وہ جنت کے کسی بھی دروازے سے داخل ہونا چاہے تو داخل ہو جائے''۔ (صحیح ابن حبان)

33 دستِ سوال دراز نہ کرنا: ''جو شخص مجھے ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے مانگے گا نہیں تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں''۔ (سنن ترمذی، نسائی۔ صحیح)

دل کی پکار

یہ دعوت ہے اپنے آپ کے محاسبے کی۔ اپنے نفس کے محاسبے کی۔ روز و شب گزر رہے ہیں۔ لیل و نہار کے صفحات پلٹ رہے ہیں۔ اور جو دن، گزر جاتا ہے پھر کبھی لوٹ کر نہیں آتا۔ ہر شخص اپنے آپ کا محاسبہ کرسکتا ہے۔ قبل اس کے کہ موت آ کر اس کا محاسبہ کرے۔ ہر گزرتا دن، ماہ، سال، انسان کے لئے وعظ و نصیحت اور عبرتوں کا سامان لے کر آتا ہے۔ کوئی ہے جو عبرت پکڑے۔ اپنے آپ کو راہِ ہدایت پر لانے کی کوشش کرے۔ دیکھو یہ لیل و نہار تیزی سے اور بغیر خبر دیئے گزر رہے ہیں۔ صرف اس وقت پتا چلتا ہے جب کوئی نیا سال شروع ہو جاتا ہے۔

یہ سوال ہے اور بڑا اہم سوال کہ ہم نے آخرت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ ہم نے اللہ تعالیٰ کے حضور جا کر کونسا ثواب، اجر اور بدلہ لینا ہے۔ ہماری امیدیں آرزوئیں پوری ہوں گی کہ نہیں۔ کیا آج ہم نے موت اور قبر کو تھوڑی دیر کے لئے یاد کیا۔ کیا ہم نے کچھ حصہ قرآن کا پڑھا۔ کیا ہم نے اللہ کا ذکر کیا۔ کیا ہم نے نماز سے سکون اور خشوع حاصل کیا۔ کیا آج ہم نے جنت کا سوال کیا۔ کیا عذاب قبر اور جہنم سے پناہ مانگی؟ کیا ہم نے اپنے گناہوں کی بخشش مانگی؟ کیا برائی سے بچنے کی کوشش کی یا برے دوستوں سے دور رہنے کا وعدہ کیا۔ کیا ہم نے اپنے دل کو بغض، کینہ، نفرت، غیبت اور جھوٹ سے پاک کیا۔ کیا ہم نے اپنی قیمتی چیز اللہ کے دین کی مدد کے لئے خرچ کی؟؟

یہ وہ سوال ہیں جنکا جواب ہم آج ہی تلاش کر لیں تو بہتر ہے۔

الحمد للہ آج (04/07/2008) کو ترجمہ مکمل ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ میرے اور میرے والدین و اھل وعیال کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ اسی طرح شیخان عبدالحنان سامرودی حفظہ اللہ وعبدالواحد سیال آبادی حفظہ اللہ نے مفید مشورے دیئے۔ مہتمم الجامعہ عزیز الدین صاحب حفظہ اللہ نے علمی ماحول دیا، اللہ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ کتاب ھذا کی نشرواشاعت کرنے والے بھائیوں کے لئے اور تمام معاونین کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کی توفیق عطا فرمائے۔ انکے تمام اعمال صالحہ کو قبول فرمائے۔ اس دین کی نشر اشاعت کو ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین۔

از خلیق الرحمٰن قدر

خطیب واستاذ جامعہ دارالحدیث رحمانیہ کراچی

تمت

اسلام کی عمارت کوڈھادینے والے دس اُمور

① شرک کرنا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور غیر اللہ کے لئے ذبح کرنا، ایک مسلمان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شرک کرنے والوں کو معاف نہیں کرے گا۔ اور اس کے علاوہ جس کو چاہے گا معاف کردے گا۔'' (النساء:116)

② اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان واسطوں اور وسیلوں کو مقرر کرنا اور ان سے دعائیں مانگنا بھی شرک ہے، مشرکین کا عقیدہ تھا، ترجمہ: ''یہ لوگ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔'' (یونس:18)

③ جو شخص مشرکوں کو کافر نہ کہے یا ان کے کفر میں شک کرے یا ان کے مذہب کو اچھا سمجھے تو ایسا شخص خود بھی کافر ہے۔ (البقرۃ:121-120)

④ جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ رسول اللہ ﷺ کی ہدایت سے بڑھ کر کسی اور کی ہدایت و رہنمائی یا کسی انسان کا حکم، رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر ہے۔ تو ایسے لوگ کافر ہیں۔ (مفہوم آیت النساء:65)

⑤ رسول اللہ ﷺ کی شریعت کو ناپسند کرنا یا اس سے بغض ونفرت کرنا بھی کفریہ فعل ہے اگرچہ ایسا کرنے والے نیک اعمال بھی کرتے ہوں۔ فرمانِ الٰہی ہے:

ترجمہ: ''یہ (سزا) اس لئے ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دین کو ناپسند کرتے ہیں۔ سو اس لئے اللہ تعالیٰ نے انکے اعمال کو ضائع کردیا۔'' (محمد:9)

⑥ جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین کو یا ثواب وعتاب (جیسے حدود میں ہاتھ کاٹنے اور زنا ہونے پر سنگسار کرنے کی سزا وغیرہ) کے ہونے پر مذاق کرے، طنز کرے، تو وہ کافر ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ: ''اور اگر ان سے پوچھا جاتا ہے کہ (یہ کام کیوں کرتے ہو) تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو کھیل رہے تھے اور مذاق کررہے تھے۔ فرما دیجئے کہ کیا اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول ہی مذاق کے لئے ہیں؟ اب کوئی معذرت نہ کرو، تم نے اپنے ایمان کے بعد کفر کرلیا ہے۔'' (التوبۃ:66-65)

⑦ جادو کرنا: جو جادو کرے یا اس فعل سے راضی ہو جائے وہ کافر ہے۔

⑧ مسلمانوں کے خلاف مشرکوں کی مدد کرنا: ترجمہ: ''اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ یہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔'' (المائدۃ:51)

⑨ جو اعتقاد رکھے کہ بعض لوگ نبی کریم ﷺ کی شریعت سے خارج بھی ہو سکتے ہیں، یعنی ان کیلئے یہ جائز ہے تو ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے۔

⑩ اللہ تعالیٰ کے دین سے اعراض کرنا، منہ پھیرنا، نہ سیکھنا، نہ عمل کرنا۔

ناشر: دائرہ نورالقرآن